

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ نہین
اعتماد کیا ہے مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا ہے مین نے اُس خبر کو مگر بطریق راستی سے تاکہ ثابت کرون
مین ہمسین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن ہر ایک کے سبب سے تاکین اہل بغض و منکرین سنت اور
فرض کی اسواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ کے اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام وغیرہ
مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری اُنکی کہ تحقیق کوشش اور
جہاد کیا اُنھون نے اور صبر لایا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو
اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اُنھون نے کسرے اور قیصر اور جلاوطن کر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا
اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ
عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعون کے جو اِن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان
وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُسکے ساتھ اسّی ہزار
فوج تھی رومیون اور عرب اور متنصرہ اور قوم دومیہ سے پس جب لکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کہ طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل فرما کر عشق ولادون بن سجال کو ساتھ بیس ہزار لیران توم و دیکھے اور بھیجیں اسکے واسطے کشتیاں غلے اور کھانے کی پس جب دیکھا یزید بن ابی سفیان نے حال اور جانا انھوں نے کہ ہمیں قیمت ہے انکو قیصاریہ پہلے لکھا انھوں نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عامل علی جیش الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فانا سیرنا الی قیصاریہ وہی مدینۃ المدایا بالخلق کثیرۃ الخیر ولیس الیہا سبیل وان قسطنطین ابن الملک ہرقل قد استعد بالعدد وقد بعث قیصر عشق وولادون بن سجال فی عشرین الفا من الدوستیۃ والمراکب تردد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام والذخیرۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حبیب النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ میں پہنچا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا انپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہاں سے آیا ہے سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اسکی انتہا کو فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی درخواست میں اور ابھی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپکے پاس تشریف لے آئے ہوئے حضرت عمر اور معانقہ کیا آپسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونوں صحابی پس کہا حضرت علی نے کہ اے امیر المومنین کیونکر ہے حال تمھارا پس کہا حضرت عمر نے کہ میں اللہ کی طرف سے ساتھ نیکی و بہتری کے ہوں اور میں اس سے درخواست اعانت کی کرتا ہوں اس کام میں جو اسنے مجکو سپرد کیا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر ضائع اور رایگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریا سے فرات کے تو البتہ خود پوچھونگی اس سے پس عمر اور پڑھا خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیصاریہ شام میں ہیں پس یک مجھسے آیا ہے پس کہا حضرت علی نے کہ تم مسلمانوں پر کچھ رنج اور غم نکرو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب اسکو فتح کریگا ہم نے تو یہ جانا ہے لشکرین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اسکو [illegible] بیان کیا ہے راوی نے تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دو ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا انھوں نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سواروں کو ہمراہ عرب بن غنم کے اور باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ لشکر [illegible] اہل حمص سے تھے اور سالم نے گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور [illegible] ان لوگوں کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑوں اقسام [illegible] پانسو بار [illegible] ریشمی اور انگو پس جب تمام ہوئی صلح انکی اور منظور اور حاضر کی انھوں نے وہ چیز جسے [illegible] تھے وہ شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو دستاویز صلح کی اور مقرر کیں ان پر شرطیں انکے [illegible] ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار اسلام شہر میں پس کھینچا انھوں نے شہر میں خط [illegible] حلب نے قنسرین اور انکی عہد کا اپنی جانب کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب سے دو شخص [illegible] بھائی تھے اور وہ رہتے تھے شہر میں اور اسوقت تک شہر قلعہ میں داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک [illegible] وقت تھا

نام یوقنا تھا اور باپ اُن دونوں کا مالک ہو گیا تھا شہر حلب اور اُسکے اطراف و جوانب کا تا حد گھاٹی پہاڑوں و حد فرات کے اور بیرون
حلب کا وہ مالک تھا کہ کسی نے اُس سے جھگڑا نہیں کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈرنے کے اُسکی برائی اور اُسکے بڑے مکر اور فریب سے اور لوگ روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اس سے نہیں لیتے
تھے بوجہ دور رکھنے اپنی حکومت اور حیثیت کے اور اس وجہ سے کہ وہ جنبش میں لایا تھا لوگوں کو اپنے قصد سے اور ارادے سے کہ
وہ جوان کم سن تھا اور اس خیال سے کہ وہ مالک ہو جاوے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیروں کے اور کثرت اور شدت
بہادری بندوں کے پس جب در آیا وہ اسکو قسم میں خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو واسطے شہر
سے استوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہروں میں پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا اُسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع
اور دلیر جنگ کرنے والا امال کا اور آگے آنے والا لڑائی میں تھا کہ نہیں ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا او
چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے قصد لشکر طرف کا کیا ہی کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کی طرف میل کیا ہی تو نے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی
اور نہ چھوڑونگا میں انکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آویں اور دکھا دونگا میں عرب کو یہ امر کہ میں اُن بطارقہ میں سے
نہیں ہوں جنکا سنا اہل عرب نے کیا ہی اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور مزامیر کو اور نہیں تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیر
اور مضبوط کرنا صومعوں اور لباس اور کپڑے دینا اور قسیسوں اور راہبوں کا اور مشغول ہوا انکے کاموں میں پس جب پہونچی ان دونوں بھائیوں کو
خبر فتح حاضر اور قنسرین کی نزدیک غلبہ و قہر اور آزار دے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام میں اُترے ہیں اور لشکر انکا معرات اور عواصم اور بقاع
سے حدود تک مار دھاڑ کرتا ہی پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اُس سے کہ میں چاہتا ہوں اس امر کو کہ خلوت کروں
تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کروں تجھسے اور آگاہ کر دوں تجھکو اپنی رائے سے اور اطلاع حاصل کروں تیری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے
اُسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوے وہ دونوں اور چھپایا انکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونوں اپنے باپ کے ایک گھر میں جو قلعہ میں تھا پس جب
بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہیں دیکھا تو نے اُس چیز کو جو اتری اور آئی
بادشاہوں پر ان عرب بھوکے اور ننگوں سے اور اُس خبر کو جو آئی اہل شام پر انکے ہاتھوں سے مار ڈالنا اور لوٹ لینا اور زبردستی لے لینے کو
اور نہیں اترتے ہیں وہ کسی شہر پر شام کے شہروں سے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہیں اُسکو اور مالک ہو جاتے ہیں تاکہ لوگوں کے پس انکے ساتھ کس طرح کے
کرنیکا تو مجھکو مشورہ دیتا ہی کہ گویا میں انکے سامنے ہوں اور پہونچ گئے ہیں وہ ہم پر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی بتحقیق تو نے مشورہ طلب کیا
مجھ سے اپنے کام میں پس میں نصیحت خالص کرونگا تجھکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو کہ تو میں سن میں تجھ سے چھوٹا ہوں اور لڑائی کے کاموں کو
تجھ سے کم جانتا ہوں پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورے کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا حال اور
جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ میں تجھکو خیرخواہ جانتا ہوں پس تیری کیا رائے ہی پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہی کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے
پاس اور اگر تجھکو منظور ہو تو میں خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر انکے پاس جاؤں پس خرچ کر اور دے تو انکو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اسنے صلح کی درخواست کر تو انکے واسطے ایک مقدار مال کی مقرر کیا کرے تو انکو ہر سال مین جب تک انکے واسطے غلبہ ہے پہنچے جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اسپر اور کہا مسیح تیرا برا کرین کیا بری اور عاجز راے ہی تیری اور تیری مان نے تجکو [illegible] قسم سکھایا ہی
اور مجکو بادشاہ اور لڑنے والا نہین پیدا کیا ہی اور راہبون سے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا انکی مسور اور زیت اور ترکاری ہی
اور وہ گوشت نہین کھاتے ہین پس لعنتیون کو نہین سمجھاتے ہین اور انکو لڑائی مین لذت اور رغبت ہی اور نہ لوگون سے پہچانا جاتے ہین اور مین تو
بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور میرے نزدیک بیچ مین سواے لڑائی کے اور کچھ نہین اور منسوب کر تو بادشاہون کو جو عجز کی سختی ہو تجھپر اور کیونکر
ہوسکتا ہی کہ سپرد کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیدیوین ہم رسی اپنی جانون کی انکے ہاتھ مین بدون لڑائی بھڑ کے پس جب سنا یوحنا نے یہ کلام
اپنے بھائی کا بسبب اسکے کلام سے مشتعل ہوکر متعجب ہوے اور کہا اس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اسلام ہو کہ تیری موت نزدیک
آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی اور دور دیکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانون کو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اسنے یرموک مین انکے ساتھ بھیجا کیا تھا اور اس قوم کو سپر غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور اعانت کر تو اپنی
ہلاکی پر پس جب سنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اسنے یوحنا سے کہ تونے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تونے
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تونے کیا ہی اور نہین مین ملایا جاسکتا ہون علاوہ برین مین تو ایک کو بھی
اُن لوگون سے جنکا تونے اہل شہر [illegible] وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اسنے اپنے شہر کو اور غلبہ اور قہر مسلمانون کے بیش از لڑائی کے
سپرد مسلمانون کے کردیا ہو اور مین نے مال اسی واسطے بھیجا کیا ہی کہ اسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کرلیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو انپر اور غلبہ دیوینگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاونگا
مین انکے پیچھے حجاز مین اور سیاہی لگا دونگا سب بادشاہون پر اور پھرونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہوکر اور ہرقل مجھے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آونگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اسکو اسواسطے کہ مین جمع کیا ہی
اسمین توشہ اور رکھا ہو جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین بیچ گرمی اور سردی تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو عرب
کی طرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بیدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام کے کہ جسمین تو
بلاتا ہی مجکو صلح کی طرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر نیز انکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطان
نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کرکے دکھایا تھا اسکو برے کام کو پس جب سنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اسنے کہ تجکو مجھسے بات
چیت کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تاآنکہ رجوع کرے تو میری راے اور مشورے کی طرف اور ہووے انتہا کا تیرا میرے کلام کی جانب
پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا بھیجا گیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ارمن اور متنطرہ وغیرہ سے اور اپنے پاس
بلایا انکو پس جسکسی نے ہتھیار نہ پایا تھا اسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو انمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا انپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا انسے
کہ وہ لوگ بہت تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت انکی جدا اور متفرق ہوگئی ہے بعض انمین سے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہوگئے ہین
اور بعض مصر کی طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر پس اسکے

کر ادھر اور بیٹھیں وہ اسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا اور ایک بلند برج کی طرف اپنے لیجا رہے تھے جسکا نام کرمیان الکنیس تھا اور جو بہت مضبوط تھا
اسکے اکثر اہل حصار نے اور بیچ گر گیا اسکو واسطے کہ بانی شہر کا اور اسلیے نہ بچا ویسے وہ شہر کو ٹوٹا اور تباہ ہو گیا اور روانہ ہوا
ابو عبیدہ ساتھ اپنے ساتھیوں کے بقصد حمص نے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور جاسوس اسکے پاس آئے بارہ ہزار سلح تھے سو اسکے پیچھے
پیچھے اور نظر پہنچے گئے اسکے نشان اور صلیب کی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ ہر جماعت کی تھی اور اسکے گرد اکثر ریشمی کپڑے تھے
نے بیان کیا ہے کہ واقدی نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین میں بعد اسکے کہ فتح کیا تھا اسکو ساتھ صلح کے بیان کیا ہے کہ آیا اسکے پاس
خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جس میں حکم کیا تھا انھوں نے کہ بھیجو واسطے ہمارے وہ کسی قدر لشکر اپنی ہمراہی کا پاس شام کی
کے لیس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سواروں کو اور وصیل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی جلد کا لیس کیا انھوں نے ایک سردار ایسا کہ
جسکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنے والے تھے اور جس وقت قائم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو
نہیں ڈرتے تھے لشکر کی تعداد سے تھوڑے ہوں یا بہت اور متوجہ کیا انکا لشکر سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا انسے کہ ای کعب لڑو ایسے
ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ کی طاقت تم میں ہو اور جیا وا کہ پاس کثیر ہے اور در یا فت کرنا اسکے حال کو اور تجارت پیچھے ہیں بھی تم کو جنگ کا
روانہ ہوئے کعب بن ضمرہ بار دو ہزار اور ابو قنا نے اپنے لشکر کے آگے پانی کے واسطے جاسوس بھیجے پس خبر دی اسکے جاسوسوں
نے یہ کہ مسلمانوں کا لشکر آیا ہے اور انکی تعداد بہت تھوڑی ہے کہا انسے کتنے ہیں پس لشکر میں جاسوسوں نے کہا کہ ہزار سوار ہیں اور وہ
اترے ہیں جبل کے پاس پیچھے ایک سبزی کے ساتھ ابو عبیدہ کے لشکر سے ابو قنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے
یہاں تک پہونچا وہ ساتھ مسلمانوں کے اور مسلمان اترے تھے اپنی جگہ میں ایک پانی کی نہر پر اور ایک پانی بلاتے تھے وہ اپنے گھوڑوں کو
پیدل ہو کر تھے پس نہیں تھا انکو خبر ناگہاں کہ ابو قنا مع اپنے لشکر کے آگیا ان کے سامنے پس جب سامنے آیا انکے ابو قنا اور طلب آگے بھی
پکارا بعض مسلمانوں نے بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑوں پر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے
تھے اور سامنے ہوئے لشکر ابو قنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا انھوں نے اسکے لشکر کو پانچ ہزار کی تعداد میں ابو قنا نے اپنے لشکر کے دو حصے
کیے تھے نصف اسکے ساتھ اور نصف لگائے مین تعاقب میں کہا کعب بن ضمرہ نے ابو قنا اور اسکے لشکر کو پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف اور کہا
انسے کہ ای مددگاران دین خدا میں نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنوں کے لشکر کا اور وہ پانچ ہزار ہیں اور وہ تمہارے واسطے بجا مال غنیمت کے
ہیں آیا تمہیں مقابلہ کریگا ایک تم میں کا انکے پانچ نفر سے مسلمانوں نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو
اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور پکارا ابو قنا نے اپنے لوگوں اور غلاموں اور بطارقہ کو اور حکم کیا انکو حملہ کا مسلمانوں پر
پس ان سبھوں نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانوں نے اور نیزوں اور تلواروں میں دونوں جماعتیں اور دراز لڑائی اور لڑے اہل موت کی لڑائی اور
یقین کیا تھا انھوں نے غلبہ اور فتحیابی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا اور لشکر کا غبار اور وہ پانچ ہزار تھے مسلمانوں کے پیچھے سے اور حملہ کیا انھوں نے ساتھ
مسلمانوں کے مسعود بن عون الحجبی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا میں اس لشکر میں جسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور موجود تھا میں جس وقت بھڑ گئے دونوں لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ نکلا

لشکر کاٹنے میں پیچھے پیٹھ پھرائی دیا وہ لشکر بھاری بتوں کی طرف اور بھنبھناہٹ آوازیں گھوڑوں کے سموں کی بلند تھیں پر نہیں تھا ہمکو کچھ قیمت
تو اپنا وہ لشکر ہم پر سپر یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا لیے اسکے کہ یقین کیتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور بھر گئے تھے ہم دونوں سے کچھ بیچ میں پس پھر ہمکو پڑتا
پس پیچھے ہو گئے مسلمان تین گروہ میں ایک گروہ نے شکست کھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی لشکر کاٹنے کے قصد کیا اور ایک گروہ
بن ضمرہ کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اسکے ساتھی پرستش کرنے والوں صلیب کی لڑائی میں مسعود بن عون نے بیان کیا ہو کہ واسطے
اللہ کے تھی نیکوکاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بڑے بلا میں اور صبر کیا تھا انھوں نے اپنی جانوں کو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے انمیں سے اسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا کاٹنے والے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بیآرام تھے مسلمانوں کے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداگرد تھے ساتھ نشان کے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد صلعم یا نصر اللہ انزل
معاشر المسلمین اثبتوا فانما ہی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے انکے پاس یہانتک کہ اکٹھا ہو گئے وہ گرد انکے پس گنا کعب بن ضمرہ نے انکو اور
زخم ظاہر تھے انمیں اور مارے گئے مسلمانوں سے ایک سو ستر آدمی پس گنے میں انمیں سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم یحیبی اور زمر بن عامر العیاضی اور حازم بن نبہان
اور سہیل بن سلیم الیحلی اور رفاعہ بن حصن الحضری اور عامر بن ذر الحضری اور قیس بن طالب الحضری اور یحیی بن دارم الحضری اور عیان بن سیف الحضری
اور لجام بن ضمرة الحضری اور عکلوس بن ماجد الیشکری اور سنان بن عروہ اور سعید بن عقلج اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک میں ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ میں ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہو کہ قسم ہے خدا کی کہ قسمت
کیا ہمنے سعید بن عقلج کے قتل پر اور انمیں چالیس زخم دیکھے ہمنے کہ وہ سب انکے سینے میں تھے اور کوئی زخم انکی پشت میں نہ تھا لیکن چودہ رئیس تھے مگر
یہ کہ کوئی شخص نہیں مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اسنے بہتوں کو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بددلی مشرکین میں جس وقت کہ دیکھا انھوں نے ثابت قدمی
مسلمانوں کو انکی تھوڑی تعداد اور بار مارا جانا اپنے ہمراہی لوگوں کا لیس قصد کیا انھوں نے شکست کھانے کا لیکن ثابت قدم کیا انکو یوقنا نے اور کہا اسنے
کہ سختی ہو تمپر نہیں ہیں عرب مگر مثل مکھیوں کے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہیں تو پھر جاتی ہیں اگر اپنے حال پر چھوڑے جاتے ہیں تو امید طمع کرتے ہیں
اور جسوقت دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگوں کو جو انکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوئے وہ پس اترے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک
زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے منہ پر اور اسکے نتھنوں پر اور وہ گھوڑا انکے پاس اکثر لڑائیوں میں موجود
رہا تھا اور جہاد کیا تھا انھوں نے اسکی سواری میں سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکا نام ہلال رکھا تھا پھر سوار ہوئے اسپر اور ٹھہر
آگے مسلمانوں کے اور دیکھتے تھے مقتولین کی طرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام میں اور نشان انکے ہاتھ میں تھا اور راہ دیکھتے تھے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے انکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اسکا انھوں نے نہیں دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ
بن الجراح کو باز رکھا تھا انکی طرف کی روانگی سے اہل حلب کا اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانوں کے
اکٹھا ہو گئے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب کے بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت
قبول کی ہے اور انکی ذمہ داری میں داخل ہوئے ہیں اور بعض نے انمیں سے انکے دین کی طرف رجوع کیا ہے اور جو شخص انسے لڑا وہ زیانکار ہوا
پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ چلو تم سب واسطے اسکے پاس طلب کرو انسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کریں ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیویں انکو

وہ چیز جو پہلے تھی ہوتی تو ہونگے لیکن اگر صحابہ ہونگے مسلمان یوقنا البطریق پر تو ہونگے ہم چیونٹی بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور وہ بحالت سلامتی کے تو ہمکو آگاہ کرینگے ہم کو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسونسے اور روانہ ہوئے وہ اُسی راہ سے جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین میں ٹھہرے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے لفظ نعون اور عرب کے معنی تھا اس کلمہ کے معنی امان ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام میں تھے یہ کہ نعون کے معنی رومی بخت میں امان کے ہیں پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اسیر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تم سے اللہ تعالیٰ اُسکے خون کا قیامت کے دن اور تم اس سے بری ہو نگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانون نے اُنکے پکارنے کو دوڑے اُنکی طرف اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانونکے واسطے اور اہل عرب میں ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں اللہ سے یہی امید رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اگر وہ مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا میں اُنسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیون کا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کے وقت اور آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز میں کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے کامون سے مدد اور غلبہ دیے گئے ہیں یہ لوگ پس جب سنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہیں کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے اُن کامون کے اور ہم وہ لوگ ہیں کہ نہیں مدد کیے گئے ہیں ہم اللہ اور رسول اللہ کے دین کو اور نہیں بصیری کرتے ہیں ہم مار ڈالنے دشمنون سے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہیں اور وہان کے تاجر اور رئیس ہیں اور ہم آئے ہیں بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کریں حالانکہ ہمنے سنا ہے کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہے اُسمین وہ چیز جو برسون کے کھانے کو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہیں ہے پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمھاری لڑائی کے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اُنھون نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اسکے روانہ ہوئے ہیں اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اسواسطے کہ وہ تیزی کرنے والا ہے بغاوت میں اور نہیں راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز کیا جاتا ہے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال وانگی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلاک واللہ کعب مع من معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش ہورہا اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہیں ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوئے ہیں ہمارے پاس بہت لوگ گانوؤن اور زمینون کے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین اور

ہونگے ہم مددگار تمھارے اسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ بحالت امن اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگ جاینگے لوگ شہر
اور چلے جاینگے وہ شہر اپنے شہرون کو اور شہر ویران ہو جاویگا پر خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو نہین باقی رہیگا کوئی شخص مدد تمھارے لیے اگر
کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اسکی گفتگو سے پس کہتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اسکی طرف اور کسی وقت کہا انہین سے
ایک مرد نیک قدیم زمانہ کا وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ اے سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین
اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا
عمل کرینگے ہم اسپر اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اسکو پس کہا اُسنے کہ اے سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہے اپنے انبیا پر انا الرب الرحیم خلقت الرحمة

واشتققتها قلوب المومنین الی الارحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبنی وجدنی

ومن تخاف لمعوفا الله یوم القیامة وسلبت له فی رزقه وبارکت له فی عمره وکثرت له ماله ونصرته علی عدوه ومن شکر احسانی

فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت تندہی اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم
ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس وصف ابو عبیدہ بن الجراح اسکے کلام سے اور پڑھا آپ نے اس آیت کو ان اللہ

یحب المحسنین پھر کہا انھون نے صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فہذا واللہ اسم نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی ہدایته لنا پھر
متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون کی طرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور انمین روساے مہاجرین و انصار تھے
اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور بہبود خواہ ہین اور میری راے یہ ہے کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم انکے ساتھ اور خوش
کرو اُنکے دلون کو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے
ساتھ سودا دینے کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد مسلمانون مین سے
کہ نیک خیال رکھے تمکو اللہ تعالی اے سردار ان لوگون کا شہر حلب سے نزدیک ہے اور ہم نہین مطمئن ہین اس سے کہ انمین اس قسم سے ایسے ہون کہ قصد
وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کامون پر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے اور نہین آئے ہین قوم مگر بہ ارادہ مکر اور فریب کے کیا نہین
دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق انکا نکلا ہے بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہم سے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہے اس امر مین کہ انھون نے
کعب بن ضمرہ اور انکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد
کر تو اللہ تعالی پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار اور ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور ہم انسے صلح مین شرط خیر خواہی مسلمانون کی کرینگا پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب اور کہا
اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین اسقدر مجھکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہے اُنھون نے کہا کہ اے سردار شہر قنسرین کا ہمارے شہر سے
پہلے ہے اور لوگ اُسمین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف ہے لوگون سے بسبب ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لے لیا ہے ہمارے
مال اور لڑکون کو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہے اور باقی رہ گئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہے اور ہم سوال
کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نیکی کرو تم ہم سے اور نیکی کرو ہم سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اسقدر مال کو بھی صلح مین دو مجھے انھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے

دیا ہے اُنکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آویں تمھاری سرزمین پر
تو اعانت کرو تم ہماری ساتھ رسد کے اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے لشکر میں اور نہ چھپاؤ تم کسی خبر کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنوں سے اور
نہ چھپاؤ تم کسی جاسوس کو جو بھیجیں ہمارے تلاش کرنے کو ہماری خبروں کو اور اگر پہونچے بطریق ہمارا شکست تمھارا تو باز رکھو تم انکو قلعہ پر چڑھ جانے سے
انھوں نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باز رکھیں ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے اس کی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہیں ہے اور ہم تم سے اس امر کا اقرار
نہ کرینگے جسکو ہم نہ کر سکیں اسواسطے کہ اس امر میں ہمکو طاقت نہیں ہے اور نہ اسکے لشکر اور مددگاروں کے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہیں ابو عبیدہ رضہ بن الجراح
نے کہا اگر تمھارے امکان میں نہیں ہے تو نہ باز رکھنا تم انکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تم پر اللہ تعالے کا عہد اور قسمیں ہیں اس امر کی کہ نہ تم اس بات کو دل سے
اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمیں دلائیں انکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی ان لوگوں نے اپنے مردوں اور اولاد اور
عورتوں اور غلاموں اور سب گھروالوں کی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انسے کہ تمنے قسم کھائی ہیں اور ہمنے تمھاری قسموں کو
منظور کیا پس اگر کوئی تم میں سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانے گا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اس سے پس واجب ہوگا اسپر
قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اسکے مال و اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالے اسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری
شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہے پس باقی نہ رہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم لینگے مال تم سے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے
بیان کیا ہے کہ راضی ہوئے اہل حلب ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کی شرائط پر اور رہن لیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے عہد انسے اور لکھ لیے نام انکے اور ارادہ کیا قوم نے
پھر جانیکا اپنے شہر کی طرف پس کہا انسے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کروں میں تمھارے ساتھ اس شخص کو تمھارے ساتھ جاوے
تمھاری جائے پناہ تک کہ وہ جب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مرد پست قد
نے کہ اے سردار ہم اسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہیں اور ہم کسی کو اپنی ہمراہی کے واسطے نہیں چاہتے ہیں پس چھوڑا انکو ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح نے انکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور انکے ساتھیوں کے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پھرے اہل حلب اسی رات کو شہر کی طرف پس ہوگئی صبح اور نہیں پہونچے وہ شہر میں پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا انکو بعض گبر یوقنا
بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہیں اور آیا وہ گبر انکے سامنے اور پوچھا انسے کہ تم کہاں سے آتے ہو اور کیا کام کیا ہے تمنے پس سمجھے وہ لوگ اس گبر کو
اہل حلب سے آگاہ کیا انکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے انکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اس گروہ کا اور احوال
پوچھا انسے پس آگاہ کیا انھوں نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوئے وہ لوگ اس امر سے اور روانہ ہوا وہ گبر تنہا اکیلا آیا یوقنا کے پاس اور
وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا انکو اور وہ جانتا تھا کہ میں مسلمانوں پر قابض ہو گیا ہوں اور منتظر فتح کا تھا
کہ اسی وقت وہ گبر آیا پس کہا اس گبر نے کہ اے بطریق تو غافل ہے اس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہے اور گویا تو مسلمانوں کے سامنے ہے اور
گویا مالک ہو گئے ہیں وہ قلعہ کے اور لے لیا ہے انھوں نے مال اور مار ڈالا ہے عورتوں کو پس جب سنا یوقنا نے اس خبر کو جو گبر نے بیان کی
ڈرا وہ اپنے قلعہ کے واسطے کہ مالک اسکے ہوجاوینگے مسلمان اسکی غیبت میں پس توڑ دی سنتے اپنے اوپر اس امید تحیانی کو جو کعب بن ضمرہ اور انکے
ساتھیوں پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانوں سے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل میں لڑائی کو اور جانتے تھے ہلاک ہوتے

کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ مین اُس دن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور انکا کھیت تھا
مین اُنکے ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا اور ملول کیا مجھکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور با وصف مروت کے مین اللہ تعالی سے
بیچ کشود کار کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا وہ اُس نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس دیکھی اس امر نے ہمیں اور برابر لڑائی جاری رہی ایک دن
اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہنچا اور ہم درمیان
یاس اور امید کے تھے اور مین امید رکھتا تھا رات قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اُس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر جسکا کہ
دفعتہ دشمن کے لشکر نے جنبش کی پیچھے کنارے ہٹے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہے یہ مگر کمک آن ملی ہے انکے شہنشاہ
کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہے یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہے عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین پہنچا تھا مین اس کلمہ کو تا انکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُنہنے اپنی جگہ کو اور پھرا اپنی پشت کی طرف
ایسا ہے جیسے محمد اللہ حمد شاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہے اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُنکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہین
جیسے مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنون کا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو
اے کعب کیونکہ تم ہماری طرف آیا ہے کافی ہے تمکو جو اتر چکی ہے ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور رخصت دو ہمکو مشقت و سختی سے اور انکا پیچھا چھوڑو ہمارے واسطے
فرشن کو اور آرام دو ہمارے گھوڑون کو کہ نہین پھیرا ہے اللہ تعالی نے دشمنون کو ہم سے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا
مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیری خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے
صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانون کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ
نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہے ہمپر شکر کرنا اس خبر پر جو فتح کی ہے اللہ تعالی نے ہمپر اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو
کعب بن ضمرہ کے ساتھ مین ہلاک ہوئے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اُس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی کی تھی اس امر کو کہ
اُنکا حاکم لوقنا روانہ ہوا ہے مسلمانون کی طرف اور مین کوئی اثر اور نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے
ساتھیون کو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہے خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانون کے
پس کیا کام کرنے کا تمھارا ارادہ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگون کو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا
مسلمانون نے اور روانہ ہوئے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا انکہ آئے خالد بن الولید
مسلمانون پر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تاکہ نگہبانی کرین پس جب آگئے قریب اُنکے خالد بن الولید اور نشان فوج کا
دیکھے اُنھون نے پکارا مسلمانون کو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل شیرون
ڈکارنے والون کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑون پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے
خوش ہو تم کہ نشان مسلمانون کا ہے جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ اُنہین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس
جب دیکھا اُنھون نے کعب بن ضمرہ کو صحیح اور سالم پس حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشون کو اور

مسلمانون نے نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدل گئی خوشی انکی ساتھ رنج کے اور کہا لا حول ولا قوة
الا باللہ العلی العظیم اور رلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمہارے اور کون شخص اُٹھا ہے تم سے پس کہا کعب
بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انہین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے
اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ مہیا کرنے والا اسباب کا کاش ابو عبیدہ
مارے جاتے انکے آگے اور وہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانون کو کہ کھودین انکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر
رکھا گیا انکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کر گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ
یوم القیامة ودماؤہم علی اجسادہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم یتلألأ فیدخلہم الجنة بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہاے
مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جاویگا وہ کیفیت صلح قوم کی
پس ڈالی جاویگی قوم اُسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس چاہیے ہم کو یہ اُنہین کہ وجہ اسکی ہے یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم اُنکے سو واسطے
کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اسی وقت کوچ کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے ارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے
اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا کہ انکے [illegible] کہا اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہے تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہو گئے تم مددگار انکے
ہمپر انھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے تھے کہ وہ غالب ہو گئے ہین [illegible] تمپر تحقیق وہ راضی ہونگے
مسیح ہمارے کا موت سے پس قسم ہے حق مسیح کی کہ [illegible] تم سب کو مارڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے
اور انکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کرون مین اسی سے پس [illegible] انھون نے
اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامون سے کہ [illegible] میرے پاس انکو تاکہ مارڈالون مین انکو پس تحقیق خبر دی ہے مجھکو فلان بطریق نے انکے
حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا اُنسے [illegible] کر دیا تھا اُسنے مجھکو اُنسے پس ناگہان جا رہے غلام یوقنا کے اہل حلب اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے انکو
اُنکے فرشون اور گھرون کے دروازون پر اور سنا یوحنا نے شور وغل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہے وہ
اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مارڈالے گئے ہین پس پکار کر اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنے [illegible] نرم ہو اور ایسا نہ کر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہوگا
تجھپر اور مسیح دشمن کے مارنے سے ممانعت کی ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالے جاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے کہ
انھون نے مصالحہ کیا ہے عرب سے شہر کے [illegible] اور ہو گئے ہین وہ مددگار انکے ہمپر پس یوحنا نے کہا کہ اس امر مین انپر کوئی [illegible] نہین ہے انھون نے اپنی بہتری کا
ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ وہ لڑائی کے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے حق مسیح کی کہ [illegible] نہ چھوڑونگا [illegible]
برانگیختہ کیا ہے اور مین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کی طرف اور قابض ہو گیا اُسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اسکو
پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کی طرف کہ نکالا ہے اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنے سر کو آسمان کی طرف
اور کہا اللہم اشہد علی انی مسلم انا برئ مما عمل الذین ہؤلاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی پھر کہا نے

بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ مجھکو کرنا ہو پس اگر ہو تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام اپنے بھائی کا اور مصالحہ
اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس انگیختہ کیا غصے نے اسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے
بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس بعض داد رسی کرتا تھا اور سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین
جواب دیتا تھا انکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنمین آواز چلانے کی اور بلند ہوا شور و غل اُنکا اور گھیر لیا تھا یوحنا کے لشکر نے
شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہوگئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اسی وقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی انکو اعانت کہ دفعتہ دکھائی دیے
انکو نشان اسلام کے اور گرد نشانون کے بہادر اور دلیر موحدین کلمہ توحید کہتے ہوے اور خالد بن الولید انکے آگے اور ایک جانب اُنکے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب کو اور انکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ بن الجراح کو اے سردار
گئے اور ہلاک ہوے قسم ہے خدا کی ہماری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پھر للکارا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور
نشان تھے ہاتھ مین ہمارا ڈالا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم اے گروہ گبرون کے ہمارے اہل صلح کے پاس سے پھر کچھ طرح سے
دکھائی انہین تیزی کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خرچ کیا انھون نے تلوارون کو گبرون مین پس جب دیکھا
یوقنا نے اس حالی کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنی سب بطارقہ کے محسن بن عمرو العدوی نے بیان کیا ہے کہ کشایش دی اور
دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب جلانے گبرون کے
حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی
راہ لی پس جسنے پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کی طرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا
تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیون کو مار ڈالا البتہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اسکے سبب سے پس جب مار ڈالے گئے
وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا انھون نے بیان کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے سب
حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھاگا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے اور داخل ہوا
وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے ڈھلوہمیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوارون پر اور رہا یا
اُسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے
کہ کہو تو اُنسے کہ کس واسطے تمنے انکو قید کیا ہے اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے
انکا چھپا رکھنا ہمنے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے
سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب دیکھو گے تم جسمین اور جو باعث تمہاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمہارا حال یکسان
جانتے ہین پس تمھارے بطریق نے پناہ لی ہے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ تبلاؤ تم ہمکو تاکہ لڑین ہم اس راہ سے پس
اگر فتح کریگا اللہ تعالی اسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمھاری قوم سے بعوض تمھارے اچھے

کلام سنکے ہمارے ساتھیون کیا انھون نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کر لیا ہی قلعہ کی راہون کو
اور دشوار گذار کر دیا ہی اُنکو اور اُن راہون کو ہم نہین جانتے ہین پس اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک مرد مسلمانون سے اور
کہا اُسنے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیر خواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی خدا کی کہ ہم اُسکی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نکرینگے اور نہ چھپاوینگے ہم تم سے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانتے ہین پس کہا اور
خوش رکھو تم اپنے دلون کو ہمسے پس قسم ہی خدا کی ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اُسی وقت متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح خالد بن الولید اور
مسلمانون کی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجھکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس بن عمر غسانی تھا
اور وہ واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار ملک شام کی
اُس سے پوشیدہ نتھی پس کہا اُسنے دعا دیکر کہ اے سردار مین ان شہرون کا حال جانتا ہون اور اپنی رائے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ بیان کر تو اے بیٹے عمر غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیر خواہ مسلمانون کا ہی پس کہا اُسنے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو
کہ اللہ غالب ہی اور بزرگ نے فتح کیا ہی تمھارے ہاتھون پر شام کے شہرون کو اور ہلاک کیا ہی گمراہ اور انکے حامیون کو اور باقی لشکر انکا
اکھاڑ کے پیچھے ہو اور [illegible] پہاڑ اور تنگ [illegible] ہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین سبب اسکے کہ بھگا دیا
اللہ تعالی نے اُنکو اور [illegible] باقی نہین [illegible] دل کہ لڑین بقوت انکے مسلمانون سے پس گھیر لو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
[illegible] کو اور خراج کو کہ اُنکے پاس تشنہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور کہا کہ
قسم ہی خدا کی سچ کہی ہی اور مین ہمکو دیتا مشورہ دیتا ہون تم یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی اسکو ابھی فتح کر دے
اسواسطے کہ مجھکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر یگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہوجاوینگے رومی ہمارے اور
قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات سچی کہی ہی پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پاپیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑون سے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑون سے اور مل گئے غلام اور سادات
سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے مسروق بن مالک اللبوی نے
بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مینے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے
لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے کہ جیسی الٹی ہی اُس چکی کو جبکہ وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم انکی طرف ابتدا کے لڑائی مین اور پکارتے تھے
دلیران مین اور رئیسان پس بعض ہمین سے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف راہ نتھی پس
جب پہونچے قلعہ کی طرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلوانیان اور عرادات کو اور رہا ساتھی میرے بہت نزدیک مین کے تھے
پس چلا ہی پھر ہم پشتون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی
خواری واسطے مسلمانون کے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر توڑ ڈالے

بعض کے پہنچ لوگ مارے گئے قتلے گئے پتھرون سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام انکے یہ ہین عامر بن الاسلع الربعی اور مروان بن عبید الربعی اور مالک
بن حزعلی الربعی اور حسان بن حنظلۃ الربعی اور سلیمان بن رفاع العامری اور عطاء بن سالم الکلابی اور سراقۃ بن مسلم بن جعد العدوی
اور عاصم بن فالح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سعید العدوی اور سعاد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو
اس دن مارے گئے ہین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے سروق
بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم خدا کی بعد اس سانحہ کے ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی
شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم انکو حلب کی لڑائی مین پس اُسی وقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ یکجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد انکے اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ اے لوگو لڑے تم انسے آج کے دن بحالت غفلت و ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدون کو اور باندھو تم خستگی
اُن لوگون کو جو زخمی ہوے ہین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اٹھانے مسلمانون کے
اور نازل ہونے سختی کے انپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ
مکر اور فریب کرونگا مین انکے ساتھ پھر اترونگا مین انکے لشکر کی طرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ چن لیا
یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا انکو اترنے کا پس اترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اس جماعت کثیر نے بجانب لشکر
مسلمانان کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارون مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اسنے ایک کنارہ انکے لشکر کو کہ
ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ انکی اور اسطرف مسلمان بادیہ نشین کے مثل مراد اور بنی کعب و عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہے کہ ہم
اس رات مین ہتھیارون سے برہنہ و مطمئن اور بیدار تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے ہم
مگر رومیون کی آپس کی بول چال سے اور تحقیق ناگہان در آئے وہ ہم پر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا انھون نے گرد اور غبار کو
اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا انھون نے ہم مین تلوار کو پس تھا مرد گرامی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا
اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اسنے نجات کو اپنی ذات کے واسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہان سے آئے ہین سختی مین ڈالا گیا ہے اور کیونکر رہائی پاویگا
اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر یعنیا ورب الکعبۃ اور وہ دوڑتے تھے
بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آپڑا ہم پر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہم ہلاک ہوگئے پس اُسی وقت سوار ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگون کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب پہنچے اور ملگئے اسمین پس آواز دی
اور کہا اسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کی واسطے کہ عرب ہم تک
پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ لیا انھون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیون کے سوا انکے جو معرکہ کی
جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے ہم مین سے اور اکثر انمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض انکے بعضون کی اور طلب کرتے تھے
قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پیچھے لیا اس جماعت سے قریب ایک سو مرد کو اور رکھا انمین تلوار کو

اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کردیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور طلوع ہوا
آفتاب بلایا یوقنا نے ان پچاس آدمیون کو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانون سے اور مشکین انکی باندھی تھین پس نزدیک انکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے انکی
طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین انکی اور وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سب کے سب مار ڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سردار ابو عبیدہ کی طرف سے
ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے حفاظت [illegible]
رومیون سے اور آمادہ ہوئے انکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانون کے جس وقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا [illegible] کرنے لگے ہین
علاوہ برین جاسوس اُسکے دن رات اسکو خبرین پہونچاتے تھے اور یہ جاسوس اُسکے عرب متنصرہ تھے پس اُس حال مین کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا
اور گرد اُسکے بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا انکو محصور ہونے نے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جب کسی
ایک کو اُسکے ہمراہیون سے دیکھتے اور پہچانتے تھے اسکو پکڑ کر مسلمانون کے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے ساتھیون سے اپنے کام اور اس
امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب و مکر مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجھکو
عرب کے ساتھ مکر و فریب کرنا منظور ہے تو اسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجھکو کیا حال معلوم ہے اُسنے کہا کہ اہل عرب
کے واسطے رسد کے پہونچانے والے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب جانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہان کے لوگون سے اور رسد اور دیہات
عرب کا انھین لوگون سے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے انکے باربردارون اور خچرون اور جانورون کو اور انکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پہنے ہوئے
پوستین بیٹھے ہین اور انکے ہاتھون مین برچھے ہین اور کچھ نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین
پس جب سنا یوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے اکہتر سوار کو اپنے روساے قوم سے اور کہا اُسنے کہ درست کرو تم اپنے سامان کو
پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کرونگا مین عرب کی راہون کو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُسنے واسطے
پوشیدہ دروازے کو اور روانہ کیا اور جاسوس انکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی
حال مین تھے کہ ملا انکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا انھون نے
چرواہے کو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب بلند ہوا تھا اور وہ
قریب ایک سو کے ہین تیر اور گھوڑون پر اور انکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین ارادہ لانے رسد کا اُس جنگل سے پس کہا اُس سے
کہ تو مع ان جانورون کے کیونکر انکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسی وجہ سے ہم لوگ اُنسے
نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو سپہ سالار تھا ان اکہتر سوارون کا کہ جانا ہے حال صلح اس جنگل کے لوگون کا جس سے ہم بیخبر تھے پس
حکم کیا ہے مسیح ہمارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت وہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے
بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے یہ عرب گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیون کے اور نہین متعرض ہوے وہ چرواہے سے یہانتک کہ
صبح کے قریب پہونچ گئے مسلمانون کے نزدیک اور مسلمانون پر ایک شخص سردار تھے جنکا نام منادش بن ضحاک الطائی تھا پس جب دیکھا منادی نے

گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوئے وہ بجانب مسلمانون کے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد زنان عرب کے یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے
ہمارے سامنے آیا ہے پس لازم ہے جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ ہو نصیب تم کو بہشت پس حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس آیا انپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور
لوگون کے پس شہید ہوئے کئی مسلمانون میں سے انپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے سناوش بن ضحاک اور غیلان بن یاسر اور غطریف بن ثابت اور
نجیع بن عاصم اور کہلان بن مرو اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شبیہ بن الاشلع اور منہال بن المشکر اور نجام بن عقیل
اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور سناوش بن شالیط اور ربیعہ بن فاریع اور عمرو بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور
عقال بن جابر اور سالم بن خثاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فاتح اور سعید بن عامر اور یہ سب قبیلہ حضرموت سے تھے اور منجملہ ایک سو کے تیس آدمی
مارے گئے اور باقی بھاگ گئے رومی جانور ہمارے اور زاد جو کچھ مسلمانون کے ساتھ تھے اور رہے مسلمان بحالت شکست اٹھانے کے پس اُسی وقت
متوجہ ہوا بطریق اپنے ہمراہیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ گراؤ تم بوجھون کو اونٹون سے اور بار ڈالو انکو سیر دن کی ٹولون سے اور لے لو ان
جانورون کو جنپر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ رہو کیونکہ پہاڑ زمین عرب کی آنکھون سے ہے اور اسی وقت آوینگے یہ گروہ عرب کے مثل بھیڑ کے
پس سختی ڈالینگے ہم تاانکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیٹھ رہو جاوینگے پس اُسی وقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف
اور گرادیا اُس چیز کو جو اُنکے پشتون پر تھی اور نیزے ملے اُنکے سینون پر اور لیا ان جانورون کو جنپر رسد تھی اور چڑھے بجانب پہاڑ کے ایک
کانون میں جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن رات کا انتظار کیا کرتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبانون کو
کہ نگاہبانی کرتے تھے انکی عرب کے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہے کہ میں مسلمانون کے گروہ میں تھا جبکہ مارے گئے سناوش بجابیہ سے
اور ہم لوگ تھوڑے سے تھے اور آپڑے سختی میں قتل لاتا ہوا گروہ رومیون کے پس جب دیکھا ہمنے انکی کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھ قلت اپنی تعداد
کے پھرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا میں مسلمانون کے لشکر میں اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے پیچھے تھے پس ملے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ
تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی سو سخت ہے یا ہے گئے قسم ہے خدا کی سناوش اور مارے گئے انکے ساتھ بہت لوگ شہسوار انکے
اور زبید سے اور لیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ میں ڈالا ہے
اللہ تعالے نے رومیون کو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک
بڑے بطریق کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان و لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئے
پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگون کو اور لے لیا انھون نے جو کچھ ہمارے ساتھ
جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمہین سے یہ کام ہوگا
اور تمہین باسامان ہو ایسے کامون کے واسطے اور میں اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالے پر اور تمپر با انکے میں طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالے سے
سواروں میں سے نکلو تم اپنے ساتھ مسلمانون میں سے جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگون کا جنھون نے مار ڈالا
ہمارے لوگون کو اور طلب کرو لاشین اُنکی مگر تم اُنکو پہچان نہین سکوگے ہون شاید کہ جاؤ تم اور لے لو بدلا مسلمانون کا اور جاؤ تم اس امر کو کہ میں نے مصالحہ کیا ہے
جنگل کے لوگون سے اور میں نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس مت کھینچو انکے قتل کی راہ کو پس نہ غیر کرو

اور مجھ وتم اللہ تعالیٰ سے انکے معاملے مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس چلے گئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوے اور
سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا انھون نے کہ جاتا ہون
اُس کام کی طرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا
اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤ گے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہے
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالیٰ کے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ بات یہی ہے ولیکن لے لو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے
اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ مین پس دیکھا انھون نے مردون کو کہ پڑے ہوے ہین اور گرد اُنکے
جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے انسے پس جب آئے خالد بن الولید
انکے پاس شور اور فریاد کی قوم نے انکے سامنے اور ڈال دیا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو انکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں خوش رہین ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی
خالد بن الولید نے انسے بعلی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی انھون نے اصل امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے
ساتھیون پر انھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار بد بخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے
جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین انھون نے کہا کہ
یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے انکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر
انکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہے انھون نے ہماری راہ سے تاکہ ڈر آوے اُنپر رات پس پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کرو تم
باگون کو پس ایسا ہی کیا انکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید انکے آگے تھے اور لے لیا ساتھ ایک کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان انکے پیچھے
جاتے تھے پہنچے اسی راہ پر کہا خالد بن الولید نے اس معاہد سے کہ آیا سوے اس کے اور کوئی راہ بھی انکے قلعہ مین جانے کی ہے اسنے کہا نہین
پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس بتحقیق فتحیاب ہوگے تم انپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی انکے جنگل مین اور وہ امید رکھتے اور راہ دیکھتے تھے
بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اسی وقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑون کے سمون کی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور
لشکر اُسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا انکو چلنے مین پس اسی وقت نکلے خالد بن الولید گاڑھے سے اور ایک
بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے انپر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواستگاری
سواے انکے بطریق ہی کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اسکا اور مارا اسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اسکو
دو آدھے کرکے اور رکھا مسلمانون نے انمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے انکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی انمین سے کسی نے
اور لے لیے جانور انکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکل کر راہ دیکھتے تھے مسلمانون کے آنے کی پس جب قریب آگئے
خالد بن الولید اور ہمراہی انکے اور تھے انکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کہی انھون نے اور جواب دیا انکو ابو عبیدہ

بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمۂ تکبیر کے اور رکھنے خالد بن الولید اور انکے ساتھ زیادہ تین سو سے قیدی اور بہات سمجھے سے یا
کچھ کم مقتولین کے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنے عوض مین مال دینگے پس کہا خالدؓ
بن الولید نے کہ بہتر ہے کہ ہرگز نہین انکی مار نا سامنے اہل قلعہ کے کیا ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سنا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے یہ کلام خالدؓ بن الولید کا حکم دیا انھون نے سب قیدیون کی گردنین مارنے کا پس ماری گئین گردنین انکی اور اہل قلعہ دیکھتے تھے انکے اس امر کو
دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین انکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور ا
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امید وار ہوتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے
اونٹون اور چار پایون کو اور بہتر یہ ہے کہ تم حکم کرو اپنے لوگون کو پاسبانی اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین سے ہر راہ مین تاکہ
دشمن ہوکر نکلنا انکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہوسکے بہت پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالیٰ اے ابا سلیمان
تمہارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون کو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے اپنے
ہمراہیون کی طرف اور بلایا عبد الرحمنؓ بن ابی بکر صدیقؓ اور ضرارؓ بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور مسیبؓ بن مسروق کو
پس متفرق کردیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا انکو لینے اور ضبط مین رکھنے راہون کا جو تھا پس ایسا ہی کیا انھون نے اور شدت کی انھون نے اسکے اور تنگ گیری مین
تا اینکہ اگر اڑتی انکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ انکے گھیر لینے کا رہو مین کہ
اور بیقرار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگون کو کوچ کرنے کا اور ارادہ کیا دور پڑنے کا اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین
اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع کسی حسب کرنے کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور ہوگئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے
کسی مکر اور فریب کو کہ بہم پہنچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور تھا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے دروازے کو اور ابو عبیدہؓ
بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ
جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ تم ہمارے لشکر مین
اور آزمایش کرو تم لوگون کے کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے جاسوسون پر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگون کو گشت
کرنے کا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کرلیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون
پس اُسی حال مین کہ خالدؓ بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک قسم کا کمل تھا جسکو وہ
اُلٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا
اُسسے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان
کرنے کا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالیٰ نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب سنا خالدؓ بن الولید نے کلام اُسکا
قبضہ کرلیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ اے دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو دشمن کا جاسوس ہے اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے
خالدؓ بن الولید اُسکو لیکر بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ اے سردار بتحقیق متعجب کیا ہے مجھکو اس شخص کے کام نے اسواسطے کہ مین نے اسکو

سواے اس دن کے اور کبھی نہیں دیکھا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں قوم غسان سے ہوں اور پرستش و عبادت کنندگان صلیب سے ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ
اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمایش کروں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی
ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہے ورنہ عرب متنصرہ ہے خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ اے برادر عربی اٹھ کھڑا ہو اور دو
رکعت نماز کی پڑھ اور تھوڑا قرآن شریف کو بآواز بلند پس جانا اس شخص نے کہ کیونکر ادا کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ تو
قسم ہے خدا کی جاسوس ہے پھر پوچھا اسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اسنے کہ میں جاسوس ہوں تب پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا ہے اسنے
کہا نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں کہ میں ایک انمیں کا ہوں اور دو شخص پھر گئے ہیں بجانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچا دیں یوقنا کو اور میں
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو ان دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ آگاہ کر تو
مجھکو کہ دو کاموں میں مارے جانے یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہے کہ سواے اسکے تیرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ
میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر
چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے اس قلعہ کو اس حال سے کہ نہیں گذرتا تھا انپر کوئی دن مگر یہ کہ گر پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی
ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھنے میں امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے
اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا ابا عبیدۃ لو علمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرۃ متعلقی فضنی جیدی علی اخوانی المسلمین وحالی لیلی ولا نہاری الا قلبی
عندکم وعسکرکم قائم بما بینکم خیر لا رسول فان عقلی طائر وفکری وکانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمۃ والسلم یا ابا عبیدۃ نکبت نائبا عنکم فانی والی لکم قلق
علیکم کقلق المراۃ الجنۃ علی ولدہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط انکے پاس پڑھا اسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانوں کو
بلند آواز سے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانان کے ہر گاہ امیر المومنین تمھارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمھارے کاموں سے راضی ہیں پس تحقیق اللہ تعالی
اور بزرگ مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب
من عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
واعلم یا امیر المومنین ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شننا الغارۃ علی العواصم وقد فتح اللہ مدینۃ حلب صلحا وقد
عصی من فی قلعتہا وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کادنا مرارا وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائہ بالمرصاد وقد اردت الرحیل عن محاصرتہا الی البلاد التی بین
انطاکیۃ وحلب وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اسپر اور بھیجا اسکو دو
شخصوں کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے ایک انمیں سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے سعد بن حیان الیشکری سے تھے پس
روانہ ہوے وہ دونوں دریا نکالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی انھوں نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی انھوں نے

چلے مین یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حجاز کو مکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تبوک کے پس جب پہونچے
دونون وہان سامنے آیا اُنکے ایک سوار گھوڑے پہ اور زرہ پہنے تھا اور خود اسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوئے تھا
رکاب مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین پایا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے ان دونون کو قصد کیا انکی طرف کا
پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جبیران سے کہ ہوشیاری ہو تمھارے دشمن پہ آیا ہنین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنے آگیا ہے
اُنکے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جبیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نہ چاہیے
اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے شریعت محمد بن عبداللہ
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو
اور کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب
امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو اُسنے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے
جو ہم تمھین ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے
ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے
تم دونون کو جنگل کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے
پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اُسی وقت دکھائی دیے گروہ اونٹ آگے ہوئے
اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے پس خوش ہوئی
قوم اس حال سے اور روانہ ہوئے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جبیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے مسجد شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمر کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوگئے
اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور اللھم اکف المسلمین شرہ و شر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگون مین
الصلوٰۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوئے لوگ پڑھ کر سنایا انکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا انکہ آئے
اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے روان اور سبا اور مارب سے دراں حالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت
عمر رضہ سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام کے حضرت عمر رضہ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اُنھون نے کہا کہ ہم سب
قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے
پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواریون کو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اُنسے
حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایک سو چالیس ہین حضرت عمر رضہ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام اُنھون نے کہا کہ عرب ہین
اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے انکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسی وقت بلایا حضرت عمر رضہ نے عبداللہ
اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سواری موین ہاتہی اور لادلیوین اپنا سامان توشہ اور کھانے کا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے اشترات
دو سیپر کیا انہون لوگون کو اور کہا اُنسے کہ تم رہو کو رحمت کرے اللہ تعالےٰ تپر بجانب اپنے بھائیون کے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے
پہر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک مع رسالک فسرنی
ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم ومن قتله الله من الشهداء وانا ماذکرت من النصر فکتب لی البلاد التی ما بین حلب وانطاکیه فکلا الفتحتین
انهما فانه ایرانی اتترک رجلا قد اخذت دیاره وطلبت مدینه ثم ترحل عنه تبلیغ الخبر الی جمیع النواحی انک لم تقدر علیه لا وصلت الیه فیضعف
ذکرک بما ذکره بما صنع ویطمع فیک من لم یطمع ویجتری علیک اجناد الروم وجمیع من فی الشام ما شهم وعامتهم ویرجع الیک جنود شہاد نکات
فکانی ابرک فایاک ان تبرح حتی یحکم الله وهو خیر الحاکمین فبث الخیل فی السهل وسعته وادفعها فی المضائق والجبال ومن المعرات
الی حدود الفرات ومن حولک منهم فاقبل صلحه ومن سالمک سالمه والله خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین قد نفذت کتابی هذا واهل مشایخ الیمن
حتی راهب نفسه لله تعالی ورغبتی الجهاد فی سبیل الله منهم عرب وموالی وفرسا ورجالة والمدد یاتیک متواترا انشاء الله تعالی
پہر لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتہ جعدہ بن حیران تھے اور قوم سلمان کوشش کرتے تھے
اپنے چلنے مین اور سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبد اللہ بن قرط اور انکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی
رومیون کا تا انکے پوچھا انہون نے حال قیامگاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر انکا کہان ہے پس کہا اُنسے عبد اللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان
مع سردار انکے قلعہ حلب کو گھیرے ہوئے ہین اور اُسمین ایک شخص معززین روم سے ہے اور اُسکے ساتہ کفار ان ہمراہی اُسکے مین
کہ پناہ لی ہے اُسنے اپنے اُس قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ اے ابن قرط کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتہ مصالحہ نہین کرتے مین جیسا کہ
اُنکا اور ساتھیون نے صلح کیا ہے پس کہا عبد اللہ بن قرط نے اُنسے کہ اے گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے
کسی کو بڑا بہادر اس شخص سے یقین تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگون کو اور زمین پر گرادیا دلیرون کو اور وہ آپڑتا ہے مسلمانون کے
اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانون کے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پہر جاتا ہے اپنے قلعہ
کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین طلب تلاش رسد لانے والون کے جاتا ہے پس جا پڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے اُنکو اور
لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پہر پلٹ جاتا ہے اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور
سبب اُسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ ان لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبد اللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلام بنی طریف اولاد کندہ سے تھا جسکا نام دامس تھا اور
کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا نخل ہوئے
درخت کے تھے اور جس وقت سوار ہوتے تھے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور وہ
بڑے شہسوار اور شجاع تھے کہ مشہور ہو گیا تھا ذکر انکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ انکا بلاد کندہ اور
حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض بحرین اور ڈرایا تھا انہون نے جنگل والون کو اور لوٹ لیا تھا مال آباد گاؤن کا اور

باانیہمہ نہین پاتے تھے اُنکو سہیل گھوڑے اور اہل عرب جسوقت اُنکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ اور
شجاعت سے پس جب سنا اوس ابو الہول نے ذکر یوقنا اور اُسکے کامون کا مسلمانون کے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوے
وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اُنھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہو اے برادر عرب پس قسم ہے خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کی ہے
کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اُسکو میرے ہاتھون پر پس جب سُنا عبداللہ بن قرط نے کلام ابو الہول کا دیکھا اُنکی طرف گوشۂ چشم سے
براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہے تیرے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہنچیگا تو
اُسکو اور ایسی چیز کی نہ پاؤگے اُسکو افسوس ہے تیرے اوپر کیا نہین سُنا ہے تو نے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اُسکو
گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیون سے لڑتے ہین و باانیہمہ کوئی کچھ اُسکا نہین کرسکتا ہے تحقیق کر اور فریب کیا ہے اُسنے لوگ
اور غالب ہو گیا ہے زمین کے زیر دستون پر پس جب سُنا اوس ابو الہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط کا خشمناک ہوئے وہ اور کہا کہ
قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے مجھپر بجا لانے واسطے خوف اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تجھی سے پیشتر اُسکے پس اے جماعت عرب
تم لوگون کے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان لوگون سے جو موجود ہین میرے
گھروالون سے اور اُس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامون سے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے ہین سینے کتنے لشکر توڑ ڈالے
راہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مین نے اور کتنے گروہون کو ہلاک کردیا ہے مین نے اور کتنی جگہہ تاخت و تاراج کی ہے مین نے اور ڈرانے والی
جگہون مین رہا ہون مین اور بہت لوگون کو مار ڈالا ہے مین نے اور بہت مالون کو لوٹ لیا ہے مین نے اور بہت جنگلون کو قطع کیا ہے مین نے اور کسی نے
مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کیا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار
اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنے والے بہادر کی پھر پوچھا عبداللہ بن قرط نے ابو الہول کو حالت خشم اور غصہ مین اور بڑھے وہ آگے لوگون کے
اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی ترحم کرو تم اپنے نفس کو واسطے کہ قسم ہے خدا کی ایسے مرد کو کلام کرنے والے ہو
اُنکی دور اُس سے نزدیک اور امر سخت ہے پر آسان ہوجاتا ہے اور تحقیق وہ شخص مشہور ہے کہ نہین ڈراتے ہین اُسکو لوگ اور نہین خوف کرتے ہین
اُسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے ابتدائے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اُسکو جو بھاگتا ہے پس کہا
عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور صفت کو اور مین امید رکھتا ہون اوس امر کی کہ کرے اللہ تعالی
اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار اپنے مسلمانون کے پھر کوشش کی یہانتک کہ پہنچے اُنکے آگئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پاس
اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پہچانتے ہوتے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہنچے سب قوم مسلمان
آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارون کو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور بلند کیا اپنے نشانون کو اور تکبیر کہی سبھون نے اور
درود بھیجا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہہ سے اور استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور سلام کیا اُنپر اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اُتری ہر قوم اپنے مکانون پر گرد قلعہ کے اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باانیہمہ وہ حرارت کو
بھیجتا تھا مسلمانون کی طرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور بہت بھاگا نہین اٹھتا تھا وہ مسلمانون سے دن کو اور نہین نکلتا تھا

اپنے قلعہ سے نگرانت کو اور اکثر نکلتا اسکا حالات غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب آئے جہاتے والے مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا
انھون نے قوم کو اور وہنہیں اور رہبان اور کندہ اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئے واسطے بنی الرھا کی
طرف جنکے پاس وہ اترے تھے اور کہا انسے کہ تم قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنے والے سے ہو انھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے جو واسطے اس لئے کہا کہ
دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان ہے کہ نہ دشمن ہے جو دباوے تمکو اور نہ لشکر تمھارے سامنے ہے
جو خوفناک کرے تمکو پس خوف تمھارا کس وجہ سے ہے اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہے انھون نے کہا کہ اے ابو الھول مالک اس قلعہ کا گر نہیں
بدفال ہے کہ امیدوار رہتا ہے ہماری غفلت اور رہتا آزمودگی کا اور آپڑتا ہے ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا ہے وہ ہمارے لوگون کو اور
آتا ہے ہماری امن کی جگھون مین پس اس حالت مین کہ وہ اس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اسی وقت ایک شور واقع ہوا
اطراف لشکر مسلمانون مین پس اٹھ کھڑے ہوئے واسطے اس کے ایک نکال لیا تھا انھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور
طلب کیا اس جانب کو جس طرف آواز سنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس یوقنا تھا جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور دبا یا تھا انسے
غفلت کو مسلمانون سے پس جب دیکھا واسے رومیون کو جا پڑے انکے دلیرون کی بیچ مین اور وہ شعلہ نار جنگ کے بڑھتے تھے اور مارتے تھے انکے منھون مین
اپنی تلوار کو اور انکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طے سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اس چیز کو جو اتری اسپر
فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اسکے لوگون سے مارے گئے اور وہ اس حملہ کرتے تھے انپر اور پیچھا کیا انکا حاصل قلعہ تک اور قوم کندہ
انکے پیچھے تھی پس پکارا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے پیچھا نہ کرے انکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا
لوگون نے کہ اے ابو الھول سو اس قسم دیتے ہین تمپر اور پیچھے پھرنے کی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس پھرے واسطے اپنے قیامگاہ کی طرف
اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہون کی جانب اور قوم کندہ مبتلائے آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوئے
رومیون کی بلا کی اور مارے جانے انکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی انھون نے یکجا ہوئے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور
رئیس انکے پس ذکر کرتے تھے آپس مین رات کے سانحہ کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو تحقیق دیکھا
مین نے رات کے وقت قوم کندہ کو کہ مبتلائے آزمایش نیک ہوئے تھے اور دلیری اور ثابت قدمی کی تھی انکے دلیر لوگون نے اور
دور کیا انھون نے ہم سے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری
اور مدد دی لوگون کو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سنا تھا انکو کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک
کوشش کی واسطے ابو الھول نے اور نہین دیکھا مین نے اس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اٹھ کھڑے ہوئے ایک شخص ہوا قوم
کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن مرداس بن بکر الکندی تھا پس کہا انھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی امیر کو
واسطے ابو الھول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واسطے ایسے شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگون کو
اور ڈراتے ہین دلیرون کو اور رسوا کرتے ہین بہادرون کو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفون کو نہین ڈراتی ہے انکو جماعت اور نہین

دشوار گذرتا ہے اُنپر تاخت وتاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا تمنے سنا ہے کلام سراقہ بن مرداس کا اسکے غلام اُسکے
باب میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو جو بھیجتے ہیں اپنے کلام میں اور تحقیق میں نے سنا ہے ذکر انکا اور آگاہ کیا گیا ہون میں
انکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہے مجھکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر الہری ہے اس امر سے کہ اس نے تاخت کی تھی اُنپر تنہا اور وہ کنارہ دریا کے
اور روانہ ہوئے ایسا امر اور قریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش میں لائے تھے وہ اُنکو اس کرنے تا اینکہ تنہا لے لیا تھا تمام جلہ کو اور جو کچھ مین تھا
اور جلہ میں سترآدمی قوم مہرہ کے تھے اور وہ اس سے طلب کرتے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُنسے وا اُنکی
برائیوں اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور چارپایوں کے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اُنکے کہ اور وہ
پوچھتے تھے انکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور درست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا اس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنے کے
قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نکلا اُنمین سے کوئی شخص اس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ وہ اس آگاہ تھے شہرون کی زمین ہموار اور پہاڑ
اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب ناامید ہوئے اس اپنی قوم سے آگئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس دیکھا
قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ نے اس کی حیثیت سے کہ نکلے ہیں وہ اپنے خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہے آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور
کہا اُنسے کہ کہان تک جاؤگے اے ابوالہول اور یہ کیا چیز ہے جسکو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہیں پس کہا ابوالہول نے اُنسے کہ میں ارادہ کرتا ہون
تاخت کا بنی شعر پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا میں اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہیں پہچانا ہے ہمنے
زیادہ تر تعجب میں ڈالنے والی تمہاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعر اور سترمرد ہیں ایسے شخص کہ ارادہ کرتے تاخت کا اُنپر ہوے
وہ اپنے ساتھ کچھ لشکرون کو نہیں سنا ہے ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی
خاص کے حضار ہے اور جعفر مولی کے اُنکا نون میں رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور وہ اسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال
اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اسکو دیتے تھے کہ نہیں بڑھاتے تھے اُس مال کثیر کو اور اسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہیں ہوتے تھے
اور نہ صبر کرتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے واسطے کہ قسم ہے خدا کی جو تم گمان
کرتے ہو اور وہ جھوٹھ ہے اور قریب تر جانوگے تم کہ میں نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے
پس پھیری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوئے وہ اس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور
کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ اکیلے دن
اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیر اسواری کو بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان سے اور باندھا اسباب کو اور باندھی
اُسکی باگ اُسمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی ہوئی چرتی تھی پھر چھپ بیٹھے وہ درمیان پتھرون کے اور تھے قریب قوم سے اور وہ
ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آگئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی
آگ روشن کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم پر اور اُس زمین میں درخت طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختوں میں تاکہ نہ چرے وہ پس نہیں قوت تھی آواز اُسکے چرنے اور
کف نکالنے کی پس جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے شتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمیں سے ازار دلق کو اور لے لیا درختوں کی شاخوں کو
اور لیلیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور ڈالتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھروں کے پھر ڈالتے تھے اُسپر
ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیاں اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھروں کے دروازوں اور خیموں کے پھر لٹکایا اُنھوں نے اپنی
تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمیں متفرق کردیا تھا کپڑوں کو لکڑیوں پر اور قصد کیا
گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیموں کے اور فکر کی اُنکے کام میں کہ کیونکر مکر اور حیلہ کریں اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے
نکلنے تک پھر روانہ ہوئے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ میں تھی پس جب نزدیک ہوئے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہے بلا
کی تمھاری میں ابوالہول ہوں پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور بیسے گئے تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتے تھے کہ اے آل طریف
اے آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانوں میں بھول گئے اپنے تئیں مرد اُنکے اور چلائیں عورتیں اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکے
سامنے سے ہو کر گھوڑوں سے بجانب پہاڑ کے اور دہس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے
اُنکی طرف درانحالیکہ وہ لڑتے تھے دہس سے اور امید کی تھی اُنھوں نے بسبب اسکے کہ اُنکو تنہا دیکھا تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہیں دیکھا پس بطلب اُنکے
ہوئے پس دہس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنسے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد کو بعد ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی
اور سختی کو چاہا اُنھوں نے کہ سبقت کر جاویں وہ دہس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ دوڑا دیں اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دہس نے اُنکی طرف کہ نزدیک
ہوئے ہیں وہ اُن لکڑیوں سے جنپر شلواریں اور کپڑے تھے ڈرے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اسید کرینگے اُنمیں اور واقف ہو جاوینگے
دہس کے مکر اور فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے تاکہ سبقت لیجاویں اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہوگئے آگے اُنکے
پھر آئے وہ لکڑیوں کی طرف درانحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگوں سے اور وہ کہتے تھے اے آل طریف اے آل کندہ
آگئی ہے تمپر قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگوں نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس بڑھایا قوم نے اپنی نگاہوں کو وقت آواز دینے دہس کے اونچی زمین
کی طرف پس دیکھا ان لکڑیوں کو جنپر کپڑے تھے اور نہیں شک کی اُنھوں نے اس امر میں کہ وہ مرد ہیں پس شکست اُٹھائی اُنھوں نے درانحالیکہ
پھرنے والے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دہس کہ اے قوم قسم دیتا ہوں میں ہر مرد پر تمسے اس مرد کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ
اُترے اپنے مقام سے پس میں کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھری قوم مہرہ اپنی پشتوں کی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے
اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لے لیا تھا اسقدر اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے
ابوالہول بجانب گروہ کے پس نہیں پایا اُنمیں مگر غلاموں اور لڑکوں اور مردان زنان پیر کو پس حکم کیا دہس نے غلاموں کو نزدیک جانے
اور لینے اونٹوں کا پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے اور رکھا اسباب کو اونٹوں کی پشت پر پھر مشکیں باندھیں غلاموں کی اور اُٹھا لیا جو کچھ
گروہ میں تھا اور روانہ ہوئے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور جمع کر لیا اُن لوگوں نے اور گذرے اور گئے مثل ہوا کے تند
اور لے لیا شلواروں اور کپڑوں کو پھر آملے لوگوں میں اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ پہنچے اپنی قوم کے گروہ میں پس تعجب کیا عرب نے اُنسے اور

اور قلعے کاموں کے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا تھا خالد بن الولید سے متوجہ ہو کر رفیقہ بن امس الکندی کی
طرف اور کہا اُنسے کہ بلاؤ تم بہت پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سنوں میں کلام اُنکا اس کے پیچھے نہیں ہوئی تھی کہ رفیقہ لائے اُنکو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھوں نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے عجیب اور
غریب تمہارے حالات سُنے ہیں اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق ان کاموں کے ہو سو واسطے کہ تم سخت ہو لوگوں سے اور جان تو اس امر کو کہ تم اور
تمہاری قوم لڑائی تھی زمین مصر میں یہاں نے تھے تم پہاڑوں اور قلعوں کو اور تحقیق ڈر گئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر
بڑی سختی کو پس تم ہی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس طریق پر جو قلعہ ہے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو میں نے
تاخت کی ہے قوم بحرہ پر اور کئی مرتبہ لیا ہے میں نے انکے مالوں کو اور پہاڑ انکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہیں اور یہ پہاڑ نہیں
مضبوط اور باز رکھنے والا ہے ان پہاڑوں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تمکو گرامی دیکھتا ہوں پس کیا کہتا ہے تمہارا دل
بیچ لینے اس قلعے کے اب میں کہی امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب میں آیا تھا تمہارے یہاں
ساتھ گروہ کے دیکھا تھا میں نے اثنا راہ میں ایک خواب کو کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے وقت دامس نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا میں چلا ہوں بیچ نشان قدم کے زمین پر دوڑایا میں کوشش کرنے لگا میں واسطے
طلب اپنی قوم کے اور گویا میں جدا ہو گیا ہوں اُنسے و سبقت کر گئے ہیں وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھوں نے
ایک قوم پر پس اس حال میں کہ میں کوشش کرتا تھا اپنے چلنے میں پہونچ گیا میں اُنکے پاس پس پایا میں نے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ
متحیر ہیں نہ آگے بڑھتے ہیں نہ پیچھے پھرتے ہیں پس پکارا میں نے اُنکو اے قوم تمہارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے
پس کہا اُنھوں نے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ میں کہ نہیں ہے ہمارے واسطے اُسمیں کوئی جگہ
گذرنے اور نکلنے کی پس کہا میں نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ میں پس کہا اُنھوں نے
افسوس ہے کہ نہیں راہ ہے اُسمیں پس کہا میں نے کہ کیونکر ہے اُنھوں نے کہا کہ اُسمیں ایک بڑا اژدہا ہے کہ نہیں گذرتا ہے اسپر کوئی
مگر یہ کہ ہلاک کرتا ہے وہ اُسی کو اور بہت مردوں اور دلیروں کو کھا مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس کہا میں نے کہ اے قوم کیوں
تم سب اُسپر ناگہان نہیں ڈرتے ہو پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی سو واسطے کہ آگ نکلتی ہے اُسکے سانس اور
دم لینے سے [illegible] اُسمیں ہے پس کہا میں نے اُنسے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُسکی پشت کے
پیچھے سے پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی بسبب بڑائی اُسکے ڈیل کے پس چھوڑا میں نے اُنکو اور
تلاش کیا میں نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا میں نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس ڈر آیا میں اُسمیں پس نہیں
مالک ہوا میں اُسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر میں نرمی کرتا تھا اپنے کام میں تا آنکہ آیا میں بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا میں نے اُسکو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تعجب کی اُنھوں نے میرے نشان قدم کی پس نہیں
پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھوں نے اژدہے کو مارا ہوا پس چھٹے وہ بہ پیار پر میرے

بے ڈرے اپنے دشمن سے بیدار رہوا میں ڈرتا تھا لیکن میں خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تم نے اور
بہتر ہوگا اور اس کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانوں کے اور زیانکاری ہے واسطے دشمنوں کے
پس کہا دامس نے کہ اے سردار یہ کیونکر ہے پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر
اللہ اکبر فتح اللہ و نصر دینا تا با نصر آگیا ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے وہ تا کہ سنے وہ اور جو شخص مجھسے نزدیک ہے پس سنے وہ
سو واسطے کہ بیچ بیان خواب اس کے عبرت ہے اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہے اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے
ہوئے انکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکے کلام کے پس جب یکجا ہوئے مسلمان اور آئے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے
تحقیق اللہ پاک و برتر نے کہ اسی کے واسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہمسے اپنی کتاب میں غلبہ کا ہمارے دشمنوں پر اور
فتحیابی کا ہمارے مطلب میں اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو اپنے انبیاؤں سے خلاف نہیں کرتا ہے اور میں نے یہ نذر کی ہے
کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا میں لوگوں کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور اب
گذرا ہے میرے دل میں اور در آیا ہے یہ امر کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ پر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور سب قوت
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے
پکڑا ہاتھ دامس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تیرے بیان کر تو اپنے بھائیوں سے جو دیکھا ہے تونے خواب میں پس اٹھ کھڑے ہوئے
دامس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ میں نے یہ باتیں دیکھی ہیں اور بیان کیا انسے تمام خواب اول سے آخر تک پس فارغ ہوئے
وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھوں نے کہ اے سردار تحقیق سنا ہم نے قول اس کا
پس تعبیر اسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھوں نے ذکر کیا ہے
کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا انھوں نے
اور ناگہاں ڈر گئے وہ اس سے پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہونے کو انکے دونوں ہاتھوں پر کہ خوش ہونگے مسلمان
اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھوں نے کہ اے سردار
پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھوں نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر میں
پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانوں کی
طرف نگاہبانی میں رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ میں روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب تمھارے
دشمنوں کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور امر سوا اس تجویز کے سو واسطے کہ میں نہیں چھوڑتا ہوں کوشش کرنے کو
رائے زنی اور مشورہ کرنے میں ان لوگوں سے جنپر اعتماد رکھتا ہوں اے گروہ پس کہا مسلمانوں نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالیٰ تمھاری
رائے کو اے سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنوں پر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہوئے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہوں کی طرف اور مصروف ہوئے

کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیمارداری
کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور وہ باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُنسے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رای ہی اور کون حیلہ و فریب تمھارے
نزدیک نکالا اللہ ہی پس کہا دامس نے کہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہون کو اور باز رکھتا ہی آنے والے و طلب کرنے والے کو نہ فائدہ کریگا اُسکے
لوگون مین محاصرہ کرنا ہمکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سوا اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین
امید اُسکے پورے ہونے کی اوپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای دامس کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ
بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے مین برائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری اور نیکوئی اُسکے ہاتھ مین
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری رای ہی
کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب اسباب کے اور اترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی
اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اُسکے پورے کرنے کی اللہ غالب و بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالے نے
اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر و بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے
وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو
اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو
اُس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین کے
بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپس مین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین ہو سکے
کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رائے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانون پر پتھر اور تیرون کو اور ایک دن اور رات اسی طرح کرتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے
سینتالیس دن اور باوجود اسکے دامس ابو الہول سب مکر و فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہین پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے آئے
دامس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مینے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان خدا کے
پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ سے فتحیابی اور
غلبہ کی اپنے دشمنون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کی ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رؤسا قوم سے
تیس مردون کو اور حکم دو تم میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنے کا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رای پر ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردون کو مشہور ان مسلمین سے تھا انکی جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
بن الجراح اور کہا اُنسے کہ ای گروہ مسلمانون کے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

حکم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مینے اسوجہ سے انکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور
نہ وہ بڑے سوار کار آزمودہ بہت لڑنے والے ہین جو خصومت کرنے والے ہین اگر کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات شک کرے کہ مینے سردار کیا ہے
ایک غلام کو از روے باخبر جاننے کے اور مین قسم خدا کی کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے سپرد ہوتا تو مین سب کے پہلے ساتھ تمہاری جماعت مین جاتا
اور مین اللہ تعالیٰ سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمہارے ہاتھون پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انہون نے
کہ نیک حال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہ نہین رکھتے ہین تمہاری نسبت ایسی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبون کے تمہارا کلام پہلے ہی
ہمارے دلون مین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمہارے مطیع اور تمہارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم ہمپر کسی گرے پڑے حبشی بریدہ کو تو ہم تمہاری راے
اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی ہماری اور نگاہبانی مسلمانون کی اور ہم مطیع حکم مین اللہ
کے اور تمہارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہوے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا انکے کلام پر اور دعاے خیر کی دی انکو اور شکریہ بیان کیا انکا اور کہا انہون نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل
مجھسے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور مرد متقی ہے پس روانہ ہو تم ساتھ
ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا
اپنے غلام کو روساے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلے سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا انہون نے
کہ اے دامس انکے سوا اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسی وقت کوچ کرجاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ پہلے ایک فرسخ کے
فاصلہ پر پس اترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک انسے ہوسکے اور مقرر ہین
تمہاری طرف سے ایسے دو مرد جنگی عادت نیک اور ہونے خیر خواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو اور انکے تلاش کرتے رہین وہ ہمارے حالات
اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہوے اور ہون وہ دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے پاس ہون پس جسوقت دیکھین وہ
دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنون پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری پہونچا دین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین
اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ دونون شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات انکے واسطے موجب بہتری
اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہے ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے ان لوگون کی طرف جو انکے ساتھ تھے
اور خیبرہ وہ سردار تھے پس کہا انہون نے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ مین جب تک کہ لوگ
پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنے کو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے تلاش کرنا
کسی جگہ پوشیدہ رہنے کا جسوقت بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور رہے شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال کے تیر
اور کمان ساتھ ہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہوگئے وہ لوگ دامس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوے دامس اور رہیا اپنی رہ کو لٹکا لیا
اپنے خنجر کو کپڑون کے نیچے اور رہے لیا انہون نے توشہ دان کو اور چلے انکو ساتھ لیکر تاانیکہ جب چھوڑا انہون نے لشکر کو چھپاتے تھے اپنے تئین اور
چلتے تھے یہانتک کہ آگئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونے کا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے دامس کے دروازہ پر واقدی

رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگون کو بعد اسکے آراستہ کیا لوگون کو جیسا کہ بیان کیا
اُسنے پس اُسنے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرنے والا پس جبکہ ہوا یہ اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ
کرتے ہوئے پس خوش ہوئے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپس مین اور بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھون نے کہ عرب بھاگ گئے اور
شور و غل کیا مسلمانون نے ہجرت اور ہر جگہ سے کوچ کرتے ہین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ رضی
بن الجراح معہ اپنے ساتھیون کے یہانتک کہ پوشیدہ ہو اور دور ہوگئے وہ طلب سے اور بہت خوش ہوئے رومی اس معاملہ سے اور آئے وہ اپنے
بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہے
پیشتر اسکے کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا دربار رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادہ سے اور اسی حال مین رہے
وہ باقی دن یہانتک کہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اسی وقت متوجہ ہوئے دامس اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ کون شخص جاویگا بجانب قلعہ کے پیشتر اسکے کہ وہ لاوے
ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تاکہ دریافت کرین ہم اُس سے
کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا دامس نے
اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہے جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہو اپنی جان پر اور بڑا جانتا ہو موت کو اور مین تمھارے
عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوئے پس غائب رہے ایک ساعت اور
اُسی وقت لائے وہ اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ اے جوان مردو تو تم اسکو اور سوال کرو اس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ چھوڑو تم اپنی بات
اور پھر غائب ہوا دامس یہانتک کہ لائے دو دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش پر پھر غائب ہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر تھے
پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پھر چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا اُنمین
کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر کیا وحشی ہے لغت اُنکی اور زیادہ ہوا تو ملامت گبرون کا پس چھوڑا
دامس نے اُنکو اور روانہ ہوئے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوئے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا
اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس مار ڈالے گئے دامس یا
یا گرفتار ہوگئے اور نہین چل رہی ہوا معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانے کا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے
کہ اُسی وقت آئے اُنکے پاس دامس اور پیچھے تھے اُنکے ایک گورے آدمی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بوسہ لیا اُنکا
اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنے کا اور کہا اُنھون نے کہ اے دامس تحقیق بُری باتین کین ہمارے دلون نے ہمسے تمھارے باب مین اور سخت گذرا ہمپر
دیر کرنا تمھارا پس جنھون نے روکر کہا تھا تم کو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا تھا تم سے تو روانہ
ہوا یہانتک کہ نزدیک ہوگیا مین شہرپناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو ملامت کرتے تھے اپنی لغت مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے

قوم سے یہ سبب اسواسطے تھا کہ میرا مطلب اس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین نکلا مین کسی کو تا اینکہ نا امید ہوا اور
قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اسی وقت سنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اسکی طرف تاکہ
دیکھوں مین کہ وہ کیا ہے پس اسی وقت مین اس مرد کے پاس تھا اور تحقیق گرا دیا تھا اسنے اپنے تئین اس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے
پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہے پس نزدیک ہوئے مسلمان اس سے اور کلام کیا پس نہین
کلام کیا اسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اسکو تو پیر اسکا اکھڑ گیا تھا اور اسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانوں نے واسطے وامس کے کہ اس
شخص کے واسطے کوئی امر ہے اور تم مین کوئی ایسا نہین ہے جو اسکے کلام کو سمجھے پس ہو تم اپنی روش پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے
اس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوئے وامس انکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور انکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا اس نے اپنے عمامہ کو اسکی گردن مین اور اسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اسکو سامنے اپنے ساتھیوں کے پس کہا
مسلمانوں نے اس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہے یا قلعہ کا اسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہوں پس کہا وامس نے اس سے کہ تو رومی ہے اسنے کہا
کہ نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہوں پس کہا اس سے کہ آیا کوئی شخص ہو سکتا ہے تجھ سے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم
چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ برائی کے اسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ
راہ نہین جانتا ہوں اور اگر جانتا مین تو نہ سمائی ہے میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہے میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوئے وامس اس سے اور اسکے کلام سے اور کہا اس سے کہ سوال کر تو ان قیدیوں سے کہ آیا ہے کوئی شخص انمین شہر کے
لوگوں سے اسواسطے کہ ہمارے انکے بیچ مین صلح ہے پس سوال کیا اس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اسنے وامس سے کہ ان قیدیوں مین
شہر کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین انکو پہچانتا ہوں وامس نے کہا کہ تو سوال اور دریافت کر ہمارے واسطے اس
مرد سے کہ کس وجہ سے اسنے اپنے تئین شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اس سے اور متوجہ ہوا
وامس کی طرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والوں پر بسبب انکی صلح کرنے کے تم سے اور انکو دھمکاتا تھا پس جب
پھر گئے عرب اترا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اسنے ہمارے رئیسوں کو اور چڑھایا اسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اسنے
اسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے طلب
کشود کار اور نجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہوں پس اگر تم لوگ
عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہوں پس شاد ہوا اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوائے مسلمانوں کے اور لوگ ہو پس مانگو تم
مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا وامس نے اس عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے
کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہے اور ہمسے تجھکو کوئی برائی نہ پہونچیگی اور ارادہ کیا وامس نے اس امر کا کہ دکھادے
وہ اس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اسکے دشمنوں کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور مارین گردنین انکی اور نہین چھوڑا
سوائے اس شہری کے پھر رہا کر دیا اسکو اور متوجہ ہوئے وامس اپنے توشہ دان کی طرف اور نکالی اسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈال دیا اسکو اپنے بدن پر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیون سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالی سے اور بھروسا کرو اسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامون مین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل
کرنے والا ہون اس قلعہ کی فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگون نے کہ اے مرد اسی چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے
قوت مگر بسبب اللہ کے برتر اور بزرگ کے پھر اٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ جلدی کرنے والے تھے اور واسی انکے آگے تھے اور بھیجا دو
شخصون کو اپنے ساتھیون سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو انکے حال سے اور کہین آپ سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے
لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونون شخص اور چلے واسی مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ
تاریکی رات کے اور واسی انکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے انکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل اور ڈھال ملکی کی پشت
پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے تو ٹھہرتے تھے روئی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان انکے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے
اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک پہونچے وہ قلعہ سے پس سنی
انھون نے آواز نگہبانون اور لوگون کی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس واسی مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے
گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اس برج سے چھوٹا نہ تھا پس
کہا واسی نے مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور تحقیق اس قلعہ مین بسبب شدت
نگہبانی اور بیداری رومیون کے پس کس کام کرنے کی رائے دیتے ہو تم ہمکو اور کیا تدبیر ہے تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانے کی تاکہ پہونچ جاوین ہم
قلعہ کے بیچ مین پس کہا اسے قوم نے کہ اے واسی تحقیق سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم اور
تمہارے ساتھ ہین پس جس امر مین تم بہتری مسلمانون کی دیکھو گے پس نہ پھیرینگے ہم اس سے اور قسم ہے خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہے ہمپر
پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمہارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہے پس نہین ہے ہم مین کوئی ایسا کہ پھیر دیگا وہ اور نہ
پھیرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارون کے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیون کی رضامندی مین پس کہا واسی نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے
کامون کو اور مدد دیوے وہ تمکو تمہارے دشمنون پر پس جبکہ خواہش اور آرزو تمہاری یہی ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اس کام کو واسی نے
بیان کیا ہے کہ ہم سب اٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور مل گئے اس سے رات مین کہا واسی نے آیا ہے کوئی تم مین ایسا جو قدرت
رکھتا ہو چڑھ جانے کی اس قلعہ پر پس کہا انھون نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کے واسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے
پس کہا واسی نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا واسی نے انمین سے سات شخصون کو جو مثل شیرون جست کرنے والے کے تھے
کہ تحقیق مشقت اختیار کی انھون نے اٹھا لینے اس برج کی اپنے شانون پر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے اپنے ذمہ لیا واسی نے
ایک شخص کو انمین سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے
بوجھ اور قوت کو واسی پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی
ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا واسی نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے کے شانون پر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہوجانے کا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹوان پس ہر شخص نے آستین سے سہارا دیوار کا لیا تھا
پھر کھڑے ہوئے دامس سب کے پیچھے اور اُسی وقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس پہونچ گیا وہ دیوار پر اندر کی طرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لے لیا
مرد مسلمان نے اُسکے ایک ہاتھ اور دونون پانون کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے
ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے
اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈال دیا اُنکو اپنے ساتھیون کی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھون پر
وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے
اپنے ہمراہیون کے ساتھ تا اینکہ پہونچے دامس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامون کو اور بعد یگر نے اعانت کی اُنکے چڑھا لینے مین تا اینکہ پہونچ گئے
دامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا دامس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نہ کرے
تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوئے دامس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران دربان
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے تپلیان سونے اور چاندی کی تھین اور بطریق اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا
اور وہ موتی آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور بیشک اُنپر چھپر کا جاتا تھا پس آئے دامس اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والون سے اور اگر ہم ناگہان درآوینگے اُنپر نہ بتدبیر ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے
بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان درآوینگے ہم اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے
پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھون پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہو اور اگر سوا اسکے
دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مددون کو پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نہ کرینگے اور تحقیق
درآئے ہین ہم گھرون کے قلعہ مین اور نہ نجات دیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر شدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سنا دامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُسنے کہ
رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازے کے نگہبانون کو اور کھول دون تمھارے واسطے دروازے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ
مین دو دروازے تھے اور اُن دونون کے بیچ مین دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازون کو اندر کی طرف سے اور لوگ وہان بارہ آدمی
ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے دامس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کی طرف سے پس
دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھودا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوئے دروازے کے
اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوئے پس اُسی وقت کھینچ لیا دامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھول دیا
اُن دونون دروازون کو جو ایک اُنمین کا باہر کی طرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کی طرف تھا پھر چھوڑا دونون دروازون کو پھرے ہوئے

اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور ہو گئی صبح پھر کہا انھوں نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ تحقیق میں نے کھولدیا تمہارے واسطے
دروازوں کو اور مارڈالا میں نے لوگوں کو جو وہاں تھے پس لو تم دروازے کو اور حفاظت کرو اسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس تحقیق قوم
غافل ہوئی تلواروں کی اور بعض تمہارے خبردار کئے ہیں اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھوں نے اپنی تلواروں کو
میانوں سے اور لٹکا لیا ڈھالوں کو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہر گئے
انھیں کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیروں نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی اور کہا اپنی
لغت میں کہ ہائے مصیبت کیونکر ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض عیسیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب یا کبیر اور بعض نے اُسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو نہیں اور چلایا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونوں گروہ نے اور ظاہر کیا
انھوں نے سامانات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہو گئے تیر اور کام کیا اُسوقت تلواروں نے اور
جاری ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور در آئین رومیونپر مصیبتیں اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانوں کی ابن
اوس الفہری نے بیان کیا ہے کہ ڈرتا میں لوگوں سے اور خصومت کی سختی میں نہ بزدلوں سے پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوم کو سخت شدید اور
لڑنے والے کو اُس سے اور تحقیق شمار کیا تھا میں نے اُنکے بدن میں بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخموں کو اور تھے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے رنج میں اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہونچ گئے تھے اور بچاتا تھا بعض ہم میں کا بعض کو اور یقین
ہو گیا تھا ہمکو اپنی سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ سدان اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم میں سے اوس بن عامر الجرمی اور
ابو حلقہ بن سراقہ الحمیری اور تارج بن مسیب التیمی اور مزارہ بن شداد الغنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبدالدار سے اور ہلال
بن یعرب النخشعی اور اشیمہ بن فاتح الدارمی اور اسود بن طاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویوں کے عولیم بن خارج سے جو ساتھ اُسکے حلب کے قلعہ میں تھے روایت کی ہے کہا عولیم نے کہ جب مارے
گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیوں سے اور باقی رہے ہم میں سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیوں نے ہمپر جماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بند
کے اور مایوس ہو گئے تھے ہم لوگ اپنی جانوں سے کہ اُسی وقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت ایکہزار
سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین ہوئے اور ملول تھے
ہم لوگوں پر اور درپے تلاش ہماری خبروں کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ میں تھے پس پہلے انھیں سے ملاقی ہوئے وہ دونوں
ہمراہی ہمارے جنکو دامس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونوں نے خالد بن الولید کو ہم لوگوں کے چڑھ جانے سے قلعہ پر پس
متوجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا انھوں نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی میں پس جب بلند ہوا
شور خالد بن الولید کے آنے کا شور کیا آپس میں رومیوں نے اور چھوڑا انھوں نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیواروں پر اور دیکھا
انھوں نے اُس لشکر کو جسمیں خالد بن الولید تھے اوس نے بیان کیا ہے کہ جب سنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانوں کی مضبوط ہو گئے
دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور ملا ہمنے اُنپر ہاتھ رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور

گرفتار کر لیا ہمنے بہت لوگون کو انمین سے پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے
اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے
لغوث لغوث پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان انکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ
بن الجراح ساتھ جماعت شہسواران مسلمین و دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھالیا ہے تلوار کو انپر سے اور موقوف کیا ہے ان سے لڑائی کو
بانتظار تمہارے آنے اور تمہارے حکم دینے کے اپنی رائے سے انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست
پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا انپر اسلام کو
پس سبقت کی سب سے پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق انکا یوقنا رحمۃ اللہ تھا اور تبعیت کی یوقنا کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے
اسکے سرداران اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا انکو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے
انہین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انپر اور معاف کر دیا انکے جرائم کو اور لیلیا
انسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے
بڈھے مردوان اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جنکا شمار نہین ہو سکتا ہے پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسمین سے پانچوین حصہ کو واسطے
بیت المال کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ واسل ابو الہول اور انکے مکر اور فریب کرنے کا اور
علاج کیا انھون نے واسل کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہو گئے واسل اور ساتھی لوگ انکے جو زخمی ہوئے تھے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا انسے کام مین پس کہا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
اور اسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے ہاتھون پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر
انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیون کی اور کرسی انکی عزت کی ہے اور اسمین باقی ملوک انکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا اچھی نیک
اندیشی تم لوگون کی ہے پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین
کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمہاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمہارے دشمنون پر اور یہ امر نہین
ہے مگر اسوجہ سے کہ تمہارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور نبی تمہارے بالفرور وہی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین
جنکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور تحقیق ذکر کی ہے اللہ تعالی نے صفت انکی اپنی
انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور وہ جدا کرنے والے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے مان باپ جاتے رہینگے
اور انکے دادا اور چچا انکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان یہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے روز
لڑتے تھے اور آڑے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو ہماری رسد کے لوگون پر پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین نے سنا تھا کہ تم

عربی نہیں جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہاں سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اے
سردار اس حال سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہاں یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد دیے گئے تم لوگ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تم سے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس دیکھا
مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھی مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس گویا مین سوال کرتا ہون
کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ او تعلیم کر دیوے مجھکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین
میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا مین در حالیکہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اٹھ کھڑا ہوا اور گیا مین
اپنے بھائی یوحنا کے گھر کی طرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُنکی کتابون کا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہے
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہے قوم یہود نسبت اُنکی طلب اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُنپر اور لیے قلعے اور شہر یہانین اُنکی اور مار ڈالا اُنکے دلیرون کو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہے کہ اللہ
تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب اور متابعت کرنے والون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہے
یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہاں حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہے الم یجدک یتیماً فاوی ووجدک ضالاً فھدی ووجدک
عائلاً فاغنی فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی حالانکہ
وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اُسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین
ووجدک ضالاً فی تیہ محبتنا فھدیناک الی مشاھدتنا وایضاً سھل لک الوصول الی منازل المکاشفۃ ووفقک للوقوف فی مقام المشاھدۃ و
ایضاً وجدک ضالاً فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فاوٰک الی سواحل الحق وقربک الی ظل حقائق الصدق وایضاً افکرت تقلبک علی
عید الاعتبار وتھت فی قیعان الاستخبار طامحالعیون لاستتار متھیئا بساعات الوصول والتلاق ولکن لیس لک متاخیر ولامعک
متاخرۃ الحسنات لک لوائح الرضے وکشفنا عن واضح الفضا اما علمت یا عبد اللہ انہ لاکثر عند المومن اوفی من العلم ولامال
اربح من الحلم ولاحسب افضح من الغضب ولاقرین ازین من العقل ولارفیق اشر من الجہل ولاشرف اعز من التقے
ولاکرم اوفر من ترک الھوے ولاعمل افضل من الفکر ولاحسنۃ اعلے من الصبر ولاسیئۃ اخزے من الکبر ولادولۃ

للین مشفق الرفق ولا داراوجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دلیل انصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اشقی
من الجمع ولا حیوٰۃ اطیب من الصحۃ ولا معیشۃ اہنأ من العفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا زہد خیر من القنوع ولا حارس احفظ من الصمت
ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور کہا کہ
ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اسنے اس مضمون
کو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑ لی تمھارے دین نے میرے دل مین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب ہی
لڑونگا مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبد اللہ
مشورہ دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کس طرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط
ہی اور قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہانکا میرے چچا کا بیٹا ہی جسکا نام داؤد ہی اور سخت اور مضبوط ہی
اور لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اسکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور ارض العواصم کو
اور برائی پہونچاویگا وہان کے لوگون کو اور کبھی گرفتار کر لیگا انکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اسپر کرنا چاہیے
پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اسکو پورا کرے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا انھون نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ مین نے تجویز
کی ہی کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیون کا پہنے ہون اور مین انکو ساتھ
لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایک ہزار سوار تیز رو گھوڑون پر ہون اور مین
آگے لشکر کے جمعیت ایک سو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تم سے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی در پی طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا
ہمکو داؤد پس حاکم وہانکا بالفور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا
مین اسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب در پی طلب میرے ہین اور جب
وہ یہ حال مجھسے سنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہمسے ایک
گانون مین جسکا نام میرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے اور رکھینگے تلوارون کو اپنے دشمنون پر
پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیون کے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

[illegible]

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا انھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا ان دونون صحابی نے
کہ امین الامۃ یہ قصد ہی اسکا اور شبہہ نہین ہی شرط یہ کہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ان ربک لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے ایا نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھر مین اپنے دین سے تمھارے
دین کی طرف مگر یہ کہ نکل گیا اور دور کر دیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے
اور نہین باقی رہی میرے دل مین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات آنکے معاینہ کیے پس اگر تم لوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس
چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجھکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا آخر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای عبداللہ اگر تم خیرخواہی
کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نہ کروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس نیت کرو تم
راستی کی تا کہ نجات حاصل کرو تم اسکے سبب سے کیونکہ ہمارے دین کی راستی اور نیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر تحقیق
مومن صادق کی تعداد وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اسکا اسقدر ہی جو چھپاتے چھپانے کی جگہ کو اور گھر اسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ
ہول ورنہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک و دولت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ
نیست ہونے والا ہی اور جسکے تم درپی طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم
اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور مبرا ہو گئے ہو گناہون سے مثل اس لڑکے کہ نکلے تھے تم اپنی مان کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو

الدنیا سجن المومن والقبر منقبہ والخلوۃ حلیۃ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ والقدانیسہ الذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ

والحیوۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت غنیمۃ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ

والعبادۃ حرفتہ والجنۃ دارہ اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی محبت ثلثۃ عاقل لیس معقول عنہ دموتل الدنیا

والموت لیطلبہ و باقی قصور والقبر مسکنہ اور تحقیق فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعًا واعطی

اربعا التفسیر ذلک فی کتاب اللہ عزوجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ بقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان

اللہ عزوجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی

الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عزوجل یقول واستغفروا ربکم انہ کان غفارا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے
عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین ان رومیون سے محبت رکھتا تھا جو داخل ہوے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے آنجن

کوئی بڑا سخت کوشش کرنے والا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنے والا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا سے قسم ہے خدا کی

کہ خیر خواہی کی تھی اُسنے مسلمانوں کی اور جہاد کیا تھا مشرکین میں اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون میں کیا تھا جو کسی آنکے

ابنا سے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور

فارغ ہوئے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور پہنائین انکو زرہین اور کپڑے رومیون کے اور

ہر دس آدمی انمین ایک قبیلے سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نہد اور خزاعہ اور سنبس اور نمیر اور غفار اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور

تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طی کے خزعل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور

سنبس پر مسروق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا انھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندۂ

خدا کے جسنے ہبہ کیا ہے اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہے جسکو مین نے سردار کیا ہے تمپر پس اطاعت

کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی پر قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی

نے بیان کیا ہے کہ لباس پہنا اور سوار ہوئے اور روانہ ہوئے یوقنا آگے آنکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہو

اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا آنکے ایکہزار سوار کو انکی قوم سے

پس کہا انسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہے کام اسکا پس جب پہونچو تم

قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر

رکھے تمکو پس روانہ ہوئے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے سیرہ گانون

مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والون سے پس پوشیدہ ہوئے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے خزعل بن عاصم سے روایت کی ہے کہ کہا خزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ بھیجا تھا اسکو

ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ آنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوئے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم

پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمھارے لغت پوشیدہ

نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے اعزاز پر

پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوئے یوقنا حالانکہ آنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے

بسلسلۂ راویون کے اکوع مازنی سے روایت کی ہے کہ کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے آنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت

روانہ ہوئے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم سیرہ گانون مین بانتظار صبح ہونے کے اور اسی وقت دیکھا ہمنے اپنے

پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب ہے اور واپس

آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اسکو گاڑے کی جگہہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اس چیز کو

جو یہ شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کون لوگون سے
ہی اسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اسنے کہا کہ میرا نام طارق بن عثمان ہی پس کہا مالک
اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو مجھسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ
چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانون پر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا
طارق نے کہ تم بارادہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آگئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے
کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا دادیس کا جاسوس تمھارے پاس سے اور نام اسکا عصمہ بن عرفطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے
اس مشورہ کو جو مکر اور فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اسنے اسی وقت ایک رقعہ اور
باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اسی دن قبل
تمھاری نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام نوقا بن شامس ہی بطلب کمک کے
تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے نوقا کو پیام اسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اسکے
سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اسکے مقابلے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک
پس پایا انھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی
تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی انکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب
متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سواے ان لوگون کے جنھون نے اطراف اسکے شہر سے اسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آگئے
یوقنا تو نہین وہم دلایا اسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا
کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا انکی رکاب کو اور تھی اسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قبضہ سے زیادہ روان تھی اور جب
نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اسنے
یوقنا کی رکاب کو پس اسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گرے وہ سر کے بل اور آپڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی انکو یہانتک کہ قابض ہو گئے انپر اور باندھ لیا انکو پس جب ہوے یوقنا رومیون کی قید مین
تھوک مارا دادیس ملعون نے یوقنا کے منھہ پر اور کہا یوقنا سے کہ بتحقیق غضب کیا تجپر صلیب نے جس وقت چھوڑ دیا تو نے دین اسکا
اور رجوع کیا تو نے اسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو مالک جہیم کے پاس بھیجونگا پس لیویگا وہ تجکو دم
انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دادیس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانون کا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا مع
ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا انھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاطاً کی انھون نے اور انکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بہ انتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی
رات گذری تھی انھون نے آواز لگامون و آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیار دان کے پس نہین کلام کیا انسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑھے
مین آگیا لشکر اور اسی وقت دوڑ گئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھومے گرد انکے مثل گھومنے چکی کے اور گھیر لیا
مسلمانون نے انکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا انکو پھر مضبوط باندھا
انکو اور لیلیے کپڑے اور لباس انکے پس پہن لیا ان کپڑون کو اور بلند کیا انکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک
اشتر اس متنصرہ کی طرف اور کہا اس سے کہ آیا ہوسکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ کے اور دین اللہ کے نبی کے
اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور سچ کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمانی کے پس کہا طارق نے
کہ بجا اول میرا تمہارے پاس اور تمہارے دین پر ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے
بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مینے سنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم اسکو پس کہا
مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی اِلّا مَن تابَ وعمل صالحاً اور تحقیق قبول
فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو
قتل کیا تھا اور اسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سنا غسانی نے یہ کلام کہا اسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمد رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اس سے کہ اے عبد اللہ
مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اسکی مدد کو پس کہا
غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی مین بھیجو تم
میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری
مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اسکے مالک اشتر نے
اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی انکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا انھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارون پر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے
پھر خاموش ہورہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سندی نے کہا ہی واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ وادریس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاوِن کو ساتھ تحفے
اوہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاوِن یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاوِن پاس یوقنا کے
ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اسنے
یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اسکے لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور

اور ایمان لایا اور کلام نیک کیا ہی ۱۲ قصہ لاوِن پسر ادریس حاکم اعزاز کا ۱۲

صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس دہ آئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل کے بیچ اور چھپایا اُسنے اس امر کو تا اینکہ
واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی ماں سے پس کہا اُسکی ماں نے کہ اے میرے بیٹے خوشی رکھ تو اپنی آنکھون
کو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ کر دیگا وہ تیرا اُسکی
بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سنا اُسنے کلام اپنی ماں کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب اور محاصرہ کیا انھون نے
قلعہ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس پھیر آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض ہوگیا اور بس بیٹا اُسکے
چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس کہا اور بھیجا اُن سبکو اپنے بیٹے لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر
کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ دانا تھے بیچ علوم دین کے واسطے اگر وہ حق کو اُن
عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُنکا مقابلہ نہ کر سکے اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے
اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونے کے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راہ اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ
دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے
اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی دلی محبت کو اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا
وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا کہ اے چچا مین نے ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیون
کا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان
زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل و تسبیح ہے اور
مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنے کو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے
نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے
یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا
اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ
و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا
نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو
اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو بدون
مردے کے اور پایا اپنی ماں اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا
اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس
کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے پس خوف
کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ پورا ہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور طلب کریگی قوم مسلمانون پر

جماعت رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مارڈالیگا وہ تجھکو پس حملہ کیا جسنے اور سخت گیری کی اسپر پیشتر تجھسے پس سبب
دیکھنے تیری عقل اور فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور انکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا
انکو حقیقت حال سے اور بلند کیا انھون نے آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ انکی تکبیرون سے اور دہشت کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی پس
لڑے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون سے اور اسی وقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چپ ہو اور کان
لگایا انھون نے آواز پر اور جانا انھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا انسے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے
اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب قادر برتر
اور بزرگ کے پس اسی وقت چھوڑدین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کرلیا نیزون کو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازے
پر اور پائی آہٹ انکی لاون بن وادرس نے پس حکم کیا اسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا غلامون نے
بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے انسے کہ حاکم برادران ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آیا مالک اشتر اور ہمراہی انکے اعزاز مین اعلان کیا
انھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اس معاملہ کو جو در آیا تھا ان پر اور
جانا انھون نے کہ ہم ہلاک ہونگے پس پھینک دیا انھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے الغوث الغوث پس اٹھا لیا مالک
اشتر نے تلوار کو انکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور شکریہ ادا کیا
یوقنا اور انکے ساتھیون کا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اسکا پس کہا مالک
اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ہیا اسبابہ ۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے ابو لبابہ بن المنذر
سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادرس کا کیا تھا کہ میں اول انکار کرتا ہون اس حال سے اور
مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابو لبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے اپنے بوجھ اور ہتھیارون کو اور لیجا لیا مالک اشتر نے قیدی اور
مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا انھون نے اس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا انپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اسنے انکو اور یہی حال ابو لبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا
کوئی اعزاز مین اٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر در آنحالیکہ چلتے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا انھون نے
وادرس کو اور کہا انھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اسکو قتل کیا ہے اور وہ مجھسے سن مین
بڑا ہے اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اسکو مالک اشتر نے اور کہا اس سے کہ تو نے کیون اسکو قتل کیا ہے حالانکہ وہ
تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سنا ہے کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مارڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمہارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس بادہ سن کا ہی اور
ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکہہ دیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایک دن اُسکے نزدیک
بیٹھا تھا اور سواے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا
مین نے اُس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہو گئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہو گئے ہین اور شکست
دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور شاد یا ہی نوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے
اسواسطے کہ کوئی گروہ اُنسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کر دیا اُنکو باوجود اُنکے ضعیف ہونے کے پس آیا
پڑھا ہی تونے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم نوناؤن مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور
تحقیق آگاہ کیا تھا ہمکو ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اس حال کے اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک
ہوجاوینگے اُسکے تخت گاہ تک اور میں نے سنا ہی کہ اس قوم کے نبی نے یہ فرمایا تھا و بیشتلی الارض فرایت مشارقہا و مغاربہا و سیبلغ ملک امتی ما زوی
لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین
لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق بشارت دی ہی اُنکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس چاہا مین نے
اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر ہونے اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا
مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھی قیدیون کو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع
کیا اُنکے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اس وجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ مار
ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑ دون یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور پھیرون مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ وہی
دین حق ہی اور نہین کچھ شک نہین ہی پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین
واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ بیٹی کی تھی اُسنے مجھے اس کام مین پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ اے
لڑکے کسواسطے تونے یہ کام کیا لاوقا نے کہا کہ بسبب محبت تمہارے دین اور تمہارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجکو اللہ تعالی نے اور توفیق دی تجکو پھر
باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانون کو جنکو ابو عبیدہ بن
الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے
واقع ہوئی اور یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ دار یس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد تقرر
کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنایم
کے جو شمار کیا اُنھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو بتیا تیس مرد
بڈھے اور راہب تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر

نے ایک شبہ جسے راہب کو جو خوشنما پیری میں اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہے گمان میرا پس تحقیق راہب یہی ہے جسکا حال ابو عامر
لاوی نے مجھسے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کیا یہ وہی ہے جسکا حال تُنے مجھسے بیان کیا تھا تو لوقا نے کہا ہان پس کہا
مالک اشتر نے اُس شخص سے کہ ہرگاہ ہے تو علما اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہے تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے
اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین شیخ نصیحون سے اس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری ہے اور بوجھ ہے تا ہی پس کہا
اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھریگا تو ہمارے دین کی طرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے
چند مسائل کا جنکو پایا ہے مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سنون اُسکو پس جب چاہا قس نے
کلام کرنا ساتھ ان مسائل کے واقع ہوئی آواز اور غلغلہ کے پس متوجہ ہوئے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا
اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین کہ مسلمانون کا کیا حال ہے اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور
بیوفائی کی ہے پس اُسی وقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون پر اور ہوشیار ہو جاؤ
اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گرد کو بیچ اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُس گرد کے نیچے کیا ہے پس سوار ہوا مالک ابن اشتر
اور دلیران مسلمین ہمراہی اُنکے اور متوجہ ہوئے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اُسی وقت دور ہوئی گرد
اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور مضبوط نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور آنکے آگے قیمتی
اور نال اور بندھے ہوئے سلوک ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ اکثر اسوار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شمشیر سخت جنگ کرنے والے ہین اور وہ لوہے مین ڈوبے ہوئے ہین اور رہبر آنکے فضل بن عباس بن
عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے
تاکہ تاخت تاراج کرین بیچ اور اُسکے پل اور براعہ اور اُسکے سواد اور دیہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس
بیان کیا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور
یوقنا کا اور کہا اُنسے کہ نہین باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اُس قس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے
اُس قس سے کہ کہہ تو جو تجھکو کہنا ہو پس کہا اُسنے اخبرنی ای شئ خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح
والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ اولا جوہرا فنظر منہ ما ثم علی منہ
العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال خلق اللہ اولا العقل لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا
وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ عنہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہما و
خلق ارواح السعداء من النور و ارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہم الی مستقرہ

وقيل اول خلق الله نقطة فنظر اليها بالهيبة فتصغضعت وسالت فصيرها الفا فجعلها عمود كتابه فسبحان من الف كتابه
من نقطة وخلق خلقه من نطفة ثم ستيتم بقبضة ثم تميتهم بفنخة پس جب سنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما

کا کہا اُسنے اشهد ان هذا العلم الذی انا قویه الانبیاء وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده
ورسوله پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کی طرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا بہتوں نے مگر تھوڑے
لوگ اپنے دین پر رہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے
اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانوں نے بجانب حلب کے
پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے خدا کی میں تو مسلمانوں کو مُنہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور
ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہیں پورا ہوا وہ دشمنانِ خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہوں انطاکیہ کے جانے کا
شاید کہ اللہ تعالے میری مدد کرے اور دشمنوں پر مجھکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُسنے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
نے کہ اللہ تعالے نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے لیس لک من الامر شئ پس تم اس امر کا اپنے دل میں بار
نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہوں کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے
کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالے اسکے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانوں کے پھر دیکھا
یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یکسہ تہی اور قرابتی اور گھروالے ہیں جنکے دلوں میں ایمان
نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ تھیں حلب کے ہیں اور اُنکے لڑکے بالے حلب میں ہیں پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ
نے اور روانہ ہوے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھیرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کر لیا اُنمین سے
چار یا چالیس شخصوں کو اپنے بہادروں سے اور باقی لوگوں سے کہا کہ تم راہ عمر اور ارتاج کی اسطرح سے کہ گویا تم بھاگ گئے ہو
اہل عرب سے اور مین اور یہ چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہیں اور وہ راہ حارم کی ہے اور پہنچا ہو نگے تم انطاکیہ مین
اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ آئے وہ دیر سمعان پر جو
قریب تھا بحر اسود کے پس پایا یوقنا نے اُس مقام میں ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہوں کی کرتے تھے جب دیکھا انھوں نے
یوقنا اور چار شخص اُنکے ساتھیوں کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہوں اور بھاگا ہوں
اہل عرب سے اور آیا ہوں مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگوں نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہیں یوقنا نے کہا کہ میرے
قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہیں پس بھیجا اُنھوں نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے
چند سواروں کو اپنے ہمراہیوں سے اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا
اور اُنکے ساتھیوں کو پادشاہ کے پاس پس پایا اُنھوں نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا

پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُنسے اپنی نماز سے اور پھر لایا اُن سواروں نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیوں کو بادشاہ کے پاس اور سجدۂ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا اُس سے کہ بطریق سردار محافظ راہ نے جو دیرسمعان کے نزدیک ہے تیرے پاس بھیجا ہے ان لوگون کو اور یہ شخص کہتا ہے کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مینے تو یہ سنا ہے کہ تم پھر گئے ہو بجانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہے لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اِس امر سے کہ فریب اور مکر کرون مین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤں اُنکی بدامیوں اور اُنکی زبونیوں سے اور اُنکی بوباس سے اور مینے اُنسے کہا تھا کہ مین سپرد کر دونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مینے عرب کے ایک سو مرد اُنکے رئیسوں سے اور روانہ ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مینے مسلمانوں کے سردار سے کہ بھیج مجھے اپنے پاس اکیز ارعرب کو تاکہ جسوقت پہونچینگے وہ اعزاز مین سنچتی اور ملادُونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کر لونگا مین اُنپر اور بھیجونگا مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ دارو بیٹے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجھکو اور گرفتار کر لیا مجھکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مار ڈالا اور رکھا اُنھون نے تلوار ورنج وہان کے لوگون مین اور قتل کیا اُنکو اور وہ اُسکی طرف آئے عرب اور چھڑایا اُنھون نے اپنے مجکو قید سے مشغول ہو گئے وہ لڑائی اور لوٹ میں بھاگ کر پہونچے اور یہ شخص جو ہمارے دین مین ہے تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت ہوتی تو مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے شہر مین ایکسال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا سامعہ رکھا اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہیں اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہے یوقنا نے کہا کہ اے بادشاہ قریب ہے ظاہر ہو جاویگی کوشش میرا کلام تیرا اور وہ کچھ جو مسلمانون کے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو انمین پس جب سنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس شاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تجھسے لے لیا گیا ہے تو مین تجکو انطاکیہ کا سردار کر دونگا کہ تم انطاکیہ سکندر اور دمشق یعنی سمیح اور روالی ہماہ ہو گئے پس تعظیم کی اور مدارت کی اُسکو یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین پس اُس حال مین کہ اُسی وقت محافظ کوہی کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ آئے ہیں ہمارے پاس دو بطریق شہسواران حلب کے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دو بیٹے بیان کرتے ہین اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہین اور وہ بھاگ گئے ہین عرب سے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا کے سوا ہو تو اے سکندر دمشق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ تیرے قرابتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین در میان اُنکو تم اپنے ساتھ لے لو اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قرابتی نہین ہین پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین رائے کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوے عرب کے اور اُن لوگون کے ہون جنھون نے رجوع کی ہے اُنکے دین کی طرف اہل شیزر اور حماۃ اور رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسی وقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوے اُنکے ساتھ پر قلیہ

اور سر یہ اور پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہرے وہ وہاں پس حکم کیا انھوں نے آدمی سب کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے انکو انکار کی نکلی شناسائی
سے گویا کہ انھوں نے قبل اسکے انکو نہیں دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال انکا پس گا وکیا انھوں نے اس امر سے کہ بھاگ کھڑے ہوئے ہیں اہل عرب سے
آگئے ہیں بادشاہ کے شہر میں تاکہ اقامت اختیار کریں انمیں پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا ان لوگوں نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو
یوقنا پر اور پیادہ ہو گئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا انکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے انسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے
پس کہا انھوں نے کہ ہم لوگ نکلے تھے انکے سرداروں کے ساتھ بارادہ سیمیخ اور براعہ کے پس جب پھرے ہم بارادے حلب کے لے لیا ہمنے اپنی راہ کو بیچ
اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب میں پس جب رات ہوئی بھاگ گئے ہم اور قصد کیا ہمنے بادشاہ کے شہروں کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا انکو یوقنا نے سوار ہونے کا پس سوار ہوئے وہ اور روانہ ہوئے
یوقنا انکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اسکے مصاحبوں نے جو سنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے انکو اور اتارا انکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے
اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے شہر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس دنیا کی نعمتیں ہمیشہ نہیں باقی رہتی ہیں اور مسیح نے
دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہے اور اسکے طالب کو ساتھ کتوں کے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہیں اپنی طرف اسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ
بتحقیق دیکھا مسیح نے ایک سانپ کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور رنگ اسکا بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اسکے پوست کو
پس دیکھا اسکو بہت بری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہے پس کہا اس نے کہ میں دنیا ہوں ظاہر میرا اچھا ہے اور باطن برا ہے اور میں نے
یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہے کہ کوئی حسد حسد سے خالی نہیں ہے پس جب متوجہ ہوئی اور آتی ہے دنیا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہیں حاسد اسکے
اور میں ڈرتا ہوں تیرے واسطے حسد کرنے والوں سے اس امر کو کہ کلام کریں سعد تیرے باب میں اور دور کریں مجکو ایسے کاموں کے اظہار سے جو
مجھسے ہوے ہیں پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہے پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہے اور میں تیری ہمراہی سے جدا ہونگا ہرقل نے کہا
کہ اے دمشق والے میں نے نہیں مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر اسلیے کہ میرے دل کو تیرا اعتماد ہے اور جو شخص تمہارے باب میں کچھ کلام کریگا میں اسکو تمہارے سپرد کرونگا
کرنا تم اسکے بارہ میں جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اس کام پر جسپر بادشاہ نے
انکو مقرر کیا تھا اور اسی وقت ایک گروہ قاصدوں کا ہرقل کے پاس عرش سے آیا اور بیان کیا انھوں نے کہ بادشاہ کی بیٹی زیتون نے بھیجے ہیں ہم
اور وہ خوفناک ہے اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہے تیرے پاس آنے کو تاکہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانوں سے کیا ہوتا ہے اور طلب کیا ہے اسنے ایک
لشکر تجھسے تاکہ بید رہو جاوے دل اسکا پس جب سنا اس حال کو بادشاہ نے کہا انسے کہ اے دمشق والے یوقنا سوائے تمہارے اور کوئی اس کام کا اہل نہیں ہے
پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ انکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو نذر کیے اور [illegible]
مقرر کیا پس روانہ ہوے یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیوں کے اور بلند کی گئی تھی صلیب انکے سر پر اور ہمراہ تھے انکے کوتل گھوڑے
اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورات اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیوں سے گندھے ہوئے تھے ستارہ [illegible]
اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا آنکہ پہونچے وہ عرش میں اور لیا انھوں نے زیتون دختر ہرقل کو جو اسکی
چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اسکو ماتحت زمین اور سواحل کا حاکم اور اسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا اور

نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب انکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونے کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا انھون نے بڑی شاہزادی کو اس خیال
سے کہ شاید ملے انکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے اس شہر سے کہ بحکومت قرار پایا ہے انھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت
آدھی رات کا تھا اور اسی وقت چھوٹتے ہوے گھوڑے سے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلایہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھرا پس
کہا یوقنا نے انسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے پس کہا انھون نے کہ اے دوست ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک لشکر
ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اسپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور چھوڑا اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک
مسلمان ہین پس جب سنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دل مین اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون
پر اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنون سے اور بدلہ بادشاہ کی آبرو کے واسطے
اور نہ سپرد کرو تم اسکو اپنے دشمنون کے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب نزد آوے لڑائی
ہمارے اور انکی بیچ مین پس قصد کرو تم انکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار
کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو جسکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجایش ہوگی اور بعض
کتب حکما مین یہ بات لکھی ہے کہ جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان
اسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اسپر مکر اور فریب وہ سر کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزون کو
اور ڈھیلا کر دیا باگون کو اور قصد کیا ان لوگون کا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیون کی نگاہبانان لشکر نے جگایا انھون
نے اپنے ساتھیون کو اور کہا انسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑون کی سنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور سوار ہوئی
قوم اور استقبال کیا انھون نے یوقنا کا اور پکارا انھون نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو ورنہ ہو جاؤ تم قبل اسکے
کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سنا یوقنا نے کلام انکا کہا انھون نے کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین
اور ہم تابع بادشاہ جبلہ ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اسکا بیٹا ایہم ہے پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے
تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار اور دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اسپر اور سلام کیا رومیون
نے منتصرہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہان سے آتے ہو یوقنا نے کہا مین دمشق سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس پوچھا کہان
سے آتا ہے اسنے کہا کہ مین میرہ اور غلہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہان کے لوگون سے پس جب پھرا مین بہ ارادے بادشاہ کے گذر
کیا مین نے مرج دابق مین پس لاحق ہوا مین ایک گروہ سوارون سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی انسے سوائے نیلی آنکھ کے
پس جب ہم قریب پہونچے انکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو انکا نہین جانتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے
کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانے والا اور شیر شکار کرنے والا تھا پس بہ تحقیق ہلاک کیا اسنے ہمارے مردون کو اور زمین پر گرا دیا

دلیرون کو اور مین جماعت ایک ہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنے والون کے تھا پس تھین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے لڑی
تھین پس بہا بر ہم پر حملہ کرتے تھے اور وہ پھر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے ان سبکو بعد اسکے کہ مار ڈالا انھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور
کوئی سوار انکا نہین بچ رہا تھا مگر یہ کہ مار ڈالا تھا وہ ہم مین سے دو تین سوارون کو اور باقی ہم سے ہزار انکا سے بچ گئے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو انپر اور
نہین پہنچا ہم مین سے کوئی انتک پس قصد کیا ہمنے انکے گھوڑے کا ساتھ تیرون کے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے
سے ناگہان دوڑے ہم اسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اسکو اور جب پوچھا ہمنے نسب انکا تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہیشیر واس گروہ کے
ضرار بن ازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوئے ہین لئے جاتے ہین ہم انکو بجانب بادشاہ کے پس جب سنا یوقنا نے کلام
ایہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل انکا لیکن صبر دلایا انھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے
دین کی کہ البتہ پہونچا تو ساتھ بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سنا ہے جو کچھ کیا ہے انھون
نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادہ ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور والی ہوئے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی
لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اجمال کے حال انکا اور یہ کہ روانہ ہوئے ہین بجانب
انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالین وہ ساتھ ہمی پر اس وجہ سے وہ تمھارے پاس پھر نہین آئے کہ انھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلے
اور فریب کو اور نہین ہوا اسطاب انکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی انکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا انکے دشمنون
پر اور نگاہ رکھیگا انکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی
علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منۃ یستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار
اذل لنا ملوکہم واو ثنا رقبہم ودیارہم واموالہم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعۃ حلب اراد منا باعزاز وان بطریق یوقنا اسلم وحسن
اسلامہ قد رجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ہذا الکتاب نحن معولون علی المسیر الی انطاکیہ لنقصد طاغیۃ الروم فما بقی سورۃ
عصنا الاعدائنا ونحن طامعون باخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فمدونا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودمار
الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت
سے اور سپرد کیا اسکو ہاج بن غانم الیشکری کے اور ساتھ انکے ایک سو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن النعمان اور سلمہ
بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگون کے تھے پس لیگئے انھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوئے پھر بلایا ابو عبیدہ

بن الحارث نے ضرار کو اور ساتھ کیا انکے دو سو سواروں کو اور حکم انکو کیا اس امر کا کہ قصد کریں وہ بجانب اطراف شام کے اور تاخت تاراج کریں پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دو سو ہمراہی انکے اور روانہ ہوئے ساتھ انکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی انکے اور آگے آگے ایک مرد معاہد تھا جو انکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج والبق تک کہا معاہد نے انسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑوں کو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس اترے وہ لوگ وہاں اور دانہ اور چارہ دیا اپنے گھوڑوں کو اور سو رہے پس نہیں آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اسوقت کہ ایہم بن جبلہ ناگہاں آپہونچا انپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوئے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی انکے انسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہیں بیدار ہوئے مگر اسوقت کہ چھپا لیا انکو گھوڑوں نے اپنی ٹاپوں سے اور بھاگ گئے گھوڑے انکے شور و غل سے پس لڑے وہ پیدل ہو کر اور نہیں پہونچے ان تک دشمن انکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے انمیں سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ پکارا انھوں نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہیں کہ ناگہان چڑھ آئے ہیں تمپر بوقت تمھاری غفلت کے اور وہ سبب ہیں قتل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادوں کو اور نہ بزدلی کرو واسطے کہ تم جانتے ہو کہ

بہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج والبق میں ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن معمر بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہیں کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے انکی خوش کلامی سے اور ہم انکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سنا انھوں نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہیں لڑائی پر اور گشت کرتے ہیں ہمارے بیچ میں کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ ومضر ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ ولتشفی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ عند الجہاد وقد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ اما انتم اصحاب نبی العصر فالیستم بالثبات والنصر لتبشروا ارواح المصطفی بثباتکم وقدموا العزم لصفا ثباتکم وایاکم ان تجعلوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات خیلان منصوران فمن طلب دار البقاء ان علیہ ملتقی الصحابۃ طلبکم تنالوا اثرکم وحققوا نیاتکم تنالوا بغیتکم واطیعوا الصمد وتنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ والعقد والنصر تنالوا النصر وایاکم ان تتفقوا الافتراق جبلہم واحدلوا علی ان تحملہم فعلہم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال علشانہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم الیسر

اور نہ تفرقہ ڈالو اپنے درمیان کسی چیز کو اور جو شخص نافرمانی کریگا بعد اسکے پس وہی لوگ بدکار ہیں معلوم ہو تم پس بتحقیق آگے گئے پاسبانان اور کوشش کرو تم پس بتحقیق پہونچے کوشش کرنے والے اور وہ لوگ جو ایمان

الماکثون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون ... سبق لمن دون جتهدوا فقد فاز المجتهدون

یا ایها الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ بتحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ
کیا ہمنے مقصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے
اپنے نیزوں اور تلواروں کو مقصرہ میں پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہیں ہو سکتا ہے اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی میں تھے اور ابراہیم بن حبیبہ
تعجب کرتا تھا بوقت لڑائی اور حملوں اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کریں اُنکے گھوڑے کا اپنے تیروں اور نیزوں سے
پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر مقصرہ نے پس لے لیا اُنکو اور مشکیں باندھیں
اور باقی اُنکے ہمراہیوں کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوئے بارادہ انطاکیہ کے پس باقی ہوا وہ لوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے
ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جس وقت وہ قید
کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک
بڑا شیر اثنائے راہ میں پس کہا اُنھوں نے کہ اے ابا الحارث میں سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور یہ میرا حال ہے پس
متوجہ ہوا شیر دراں حالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو میں اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا میں اور وہ
شیر میرے پہلو میں تھا تا اینکہ آیا میں اپنی مصلح کی جگہ میں پھر چھوڑ دیا مجکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی
ذات سے لشکر میں اور آگاہ کیا اُنھوں نے مسلمانوں کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیوں سے پس سخت و دشوار گذرا یہ امر مسلمانوں
پر اور رو دئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن امی لیت شعری فی السلاسل اوثقوک ام بالحدید قیدوک
پھر وہ بیان کرتی تھیں رنج واندوہ اپنا اشعار میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہو گئیں وہ عورتیں عرب کی خولہ کے گھر میں جنکے یگانے
ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوئے تھے پس وہ روتی تھیں اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھیں اور وہ بڑی فصیح
تھیں اپنے زمانہ میں لوگوں سے اور وہ روتی تھیں اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھیں اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھیں پس جب فراغت پائی اُنھوں نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے
جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے اُسنے مگر صبر کرنے کا اور صبر پر وعدہ اجر کا تسے
کیا ہے آیا نہیں سنا ہے تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم
صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب میں عوض ہے تمہاری مصیبتوں کا اور جو بات
دنیا کی گذر جانے سے تمہارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہے اُسمین یہ معاملہ تمہارے رنج اور اندوہ کا ہے اور نصیحت ہے پس خاموش
ہوئیں عورتیں اور تعزیت کی آپس میں ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا مال خمس کا اور
خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ریاح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ
مدینہ طیبہ میں واقع ہوا شور انکے آنے کا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف میں تاکہ سنیں وہ حال حلب اور راجراوہان کے محاصرے اور
لڑائی اور فتح کا پس جب آئے ریاح سلام کیا اُنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا انکے ہاتھوں کا اور دو رکعت نماز
کی پڑھی روضہ مقدس میں اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط انکو پس
جب پڑھکر سنایا خط حضرت عمر رضی نے مسلمانوں کو شور کیا انھوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز ان کے
جانے سے اور روانہ کیا جواب ساتھ ریاح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس
ابو عبیدہ بن الجراح کے روانہ ہوے وہ اُسی دن ابطلب انطاکیہ کے اور رحال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور انکے ساتھیوں کا
یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خبر پہنچانے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور
ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسے کے آراستہ کرنے اور
اُسمین فرش بچھانے کا اور دی خیرات اور خلعتیں غربائے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے انکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے
فورین کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت میں اور پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے
والے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بندھے ہوے تھے اور رومی گالیاں
دیتے تھے انکو اور گرد تھے انکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر میں اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور
جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دئے اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگوں کو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیون مین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلاکر کہا اُسنے مصاحبون اور سرداروں سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سردارون نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ کے زمین کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطہ سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے اُسکی نہین سنین وہ باتین جو بیان کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت ہمکو مسیح نے دی ہی اور وہ حاکم وقت کے ہونگے اور امت اُنکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُنسے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالون کے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب دیگا تم مین سے میرے سوالات علمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے اطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ کہو جو تجکو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتدا کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جسکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے اور اُسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور بہ تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اُترتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدائے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تھی مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لے لیا اُس فرشتہ نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ مجکو محنت اُسکی معلوم ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لے لیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

ذکر سوال ہرقل کا
قیس بن عامر انصاری [illegible]

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پس پھرے
وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوئے خدیجہ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھے پس کپڑا اڑھایا لوگوں نے آپ پر یہانتک جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجھکو اپنی جان کا بڑا خوف ہے پس خدیجہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اللہ تعالی آپ کو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ پاس یگانگت
کا کرتے ہیں اور بار اٹھاتے ہیں یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہیں محتاج کی اور مہمانی کرتے ہیں مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام
اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال میں کہ میں چلا جاتا تھا دفعۃً سنا میں نے ایک آواز کو
آسمان سے پس بلند کیا میں نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا میں اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان
اور زمین کے بیچ میں پس خوفناک ہوا میں اس سے اور واپس آیا میں اور کہا میں نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو پس نازل فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے
اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے
بادشاہ روم سے کہ تھا میں ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف میں کہ اسی وقت آیا آپ کے پاس
ایک شتر سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد میں اور رسی میں باندھ دیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تم لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ یہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میں نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں آپ سے سوال کرونگا اور بار گراں ڈالونگا آپ پر
مسائل میں پس بے نیاز کریں آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہے تجھکو پس کہا
اس مرد نے کہ سوال کرتا ہوں میں بقسم آپ کے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیوں پر
بھیجا اور نبی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہوں میں آپ کو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو
حکم دیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ہاں اسنے کہا کہ سوال کرتا ہوں میں آپ سے بقسم آپ کے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے
حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال میں دیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہاں کہا اسنے کہ سوال کرتا ہوں میں آپ سے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ
تعالی نے حکم اس امر کا آپ کو دیا ہے کہ لیویں آپ صدقے کو ہمارے دولتمندوں سے پس تقسیم کریں آپ اسکو محتاجوں پر آپ نے فرمایا ہاں اس مرد نے
کہا کہ ایمان لایا میں ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہیں اور میں ایلچی ہوں اور میرے پیچھے ایک قوم ہے اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں ایک
شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے انکے دیکھے ہیں قیس نے کہا کہ تھا
میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا انسے پس فرمایا اس سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہے آپنے فرمایا یہ درخت پس بلایا اس
درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان میں تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو یہانتک کھڑا سامنے

ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی تعظیم کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور بتوں کی پس خدمت کر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپ نے تب ان سے پس کہا اُنہوں نے شہادت دی پس پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس
کہا قیس سے ہرقل نے کہ تم پاتے ہیں اپنے علم اور کتابوں میں ایسا امر کو کہ ایک مرد انکی اُمت سے جس وقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا
اُسپر ایک ہی گناہ اور جس وقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاویگی اُسکے واسطے دس نیکیاں پس کہا اُسنے قیس بن عامر نے کہ یہ صفت
اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اس واسطے کہ ہمارے قرآن میں ہے کہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ
فلا یجزی الا مثلہا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہا تو تم اس امر کو کہ وہ جنکی بشارت عیسی مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا میں اور
گواہ ہونگے لوگوں پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہیں دنیا میں جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی انکی عالم آخرت میں پس کہا ہے ہمارے پروردگار
نے اپنی کتاب پاک میں ہے جیسا کہ علیہم الرسول شہیدا اور گواہی انکی امت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لتکونوا شہداء علی الناس ہیں
کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جسکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے بندوں کو اس امر کا کہ جاویں وہ انکی حیات میں انکی طرف
اور درود بھیجیں انکی حیات میں اور بعد انکی موت کے اوپر پس کہا قیس نے ہاں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جسکا وصف عیسی مسیح نے بیان کیا ہے جاویگا آسمان
پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب ہے بزرگ نے کہا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین میں
پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازیں مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے یہ
داڑھی ناپاک تیری اے گستے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان میں ہیں اور وہ ہمارے
نبی ہیں مگر پردہ کفر نے باز رکھا ہے تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے کلام کو ہمارے دین میں
پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق المحجازی صاحب مصر کہ ہمارے مشہور ہیں پس کہا بادشاہ نے کہ یہ
وہی ہیں جنکا حال میں نے یوں سنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہیں اور کبھی سوار ہو کر لڑتے ہیں اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہیں قیس نے
کہا ہاں یہی ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے
کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس
خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب خشم بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگوں کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن
لوگوں سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلواروں سے پس لے لیا ضرار کو تلواروں نے ہر طرف سے اور پہونچے نیزوں اور تلوار کشتوں کے پس
مارا اُنھوں نے جو وہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہیں ہوئے تھے بسبب اسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے
یہ حال جھپٹا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سنا قیس رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھوں نے اپنے بیٹے سے جو ایک سوکی جماعت
میں تھے کہ قسم ہے خدا کی نہ چھوڑونگا میں اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگئے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ اے بادشاہ یہ بات چھپی نہیں ہے کہ [illegible] سب چھوڑ دیا اس جوان [illegible] کے حال پر [illegible] زندہ رہیگا جوان [illegible] کی صبح تک [illegible] ہم اسکو شہر کے [illegible] لوگ [illegible] اس امر سے دل [illegible] اسواسطے کہ [illegible] بیان نہیں [illegible] کو علاوہ [illegible] خبر [illegible] یوقنا [illegible] ضرار بن الازور کی اسوقت میں اور کہا تھا یوقنا نے کہ [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد جانا بادشاہ نے یوقنا کی [illegible] اور کہا [illegible] لیا یوقنا اور انکے بیٹے مضرار بن الازور کو [illegible] کہ وہ دونوں [illegible] نشان [illegible] کھاتا تھا کسی [illegible] بیٹے کو بسبب لطف مہربانی [illegible] یوقنا اور انکے بیٹے نے [illegible] دی انکو اور کھانا کھایا اور پانی پلایا انکو پس [illegible] یہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہوگئے ہیں پس کہا ضرار نے [illegible] تعالیٰ [illegible] انکا علاج کیا تھے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی [illegible] تعالیٰ رحمت کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے [illegible] حالانکہ وہ جانتی تھی میرے اندر اور پیش آنے [illegible] لشکر میں بتحقیق پوشیدہ ہے حال میرا آپ پر [illegible] ہو سکتا ہے کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ [illegible] حال میرا [illegible] اور کہا [illegible] تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھا [illegible] اشعار

الا ایہا الشخصان باللہ بلغا	سلامی الی اطلال مکۃ والحجر
آگاہ ہو اے دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونوں	پھر سلام کو پہنچا دو اور بوسہ دو [illegible] کے
وقیتما ما عشتما الف نعمۃ	بعز واقبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونوں جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد غلبہ
ولا ضاع عند اللہ ما تصنعانہ	فقد خف عنی ما وجدت من الضر
اور نہیں رائگاں ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہے تم دونوں نے نیکی سے	پس تحقیق سبک ہو گئی اور جاتی رہی مجھ سے وہ چیز جو پایا تھا میں نے سختی اور برائی
نصیلما لی نلت خیرا وجنۃ	کذالک فعل الخیر بین الوری یجری
بسبب نیکی کرنے تم دونوں کے میرے ساتھ پہونچا میں بہتری بعد آرام اور مہربانی کو	اسی طرح کام نیک درمیان خلایق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
وبالی وبیت اللہ موتے دائما	ترکت عجوزا فی المہامۃ والقفر
[illegible] بیت اللہ [illegible]	کہ چھوڑا تھا میں نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

شقیقة حتیل لیس فیہا جلادة
سست تھا شقیقہ میں ہیچ تدبیر کی نہیں تھی آنکھیں

علی الشیح والقیصوم والعشب والزہر
تھا اوپر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمها من صید کفی ارانبا
اور کھلاتا تھا میں اُسکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر
ساتھ گاو وحشی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت بعد لاشیٔ غیره
اور میں نے چاہا بعد اسکے کسی چیز کو سوا اسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ میں پہنچوں میں … موقف حشر میں

کذلک اخی جاهدت کل کافر
اسی طرح میرے بھائی میں نے جہاد کیا ہر کافر سے

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہیں ہے مجھکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اهله
جب سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر کی زمین سے

وقد اغربات فی قبضة الکفر
اور … قبضہ میں کافروں کے

الا یا حمامات الاراک تحملی
آگاہ ہو اے کبوتران … اٹھا لے جاؤ

الی عسکر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور … بزرگ کے

علی نائبات الحادثات التی تجری
اوپر مصیبتوں … کے جو جاری ہوتی ہیں

وکنت لها ارکنا ادهم رضا رضا
اور تھا میں اُنکے واسطے خادم … تھا میں

من الوحش عالیہ والضب العفر
… وحشی … اور گوشت … کیا

… تقادم نزل
… ہوگئی

وجاهدت فی جیش الملاعین بالسمر
اور جہاد کیا اور … لشکر ملعونوں کے ساتھ

ثمن خاف یوم الحشر راعی الله
جو شخص ڈرتا ہے قیامت کے دن … اللہ …

… فی الطعن فی الکر والفر
… نیزہ بازی … اور …

الا یا اخی … الفراق عمن …
آگاہ ہو اے بھائی … جدائی …

… الی الدهر
… موافقت زمانہ کے

… طرح بالسیوف … تقطع
… ساتھ تلوار کے …

رسالة صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہیں آرام پاتا ہے بیہوشی سے

وتولی ضرار فی القیود مکبل
اور کہو … ضرار … قیدوں …

معوّد … القفار …
… گیا …

واکرمها جهدی وان ستی …
اور … کوشش کرتا تھا میں … کوشش کرکے …

مع الظبی والغزلان والنبق بعده
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اسکے

لما ناصری فی موقف الشر والضر
تھا میں … جگہ … بدی اور تنگی کے

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا میں نے بہتر خلائق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وقاتل ابناء الصلیب وفی الکفر
اور قتل کریگا ابناء صلیب کافروں کو

تقول وقد حان الفراق بحینه
کہتی ہیں … جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منک بالبشر
… ساتھ خوشخبری کے

الا بلغا عنی اخیها تحیة
آگاہ ہو پہنچاؤ تم دونوں … بھائی کی طرف سے دعا کو

علی نصرة الاسلام والطاهر الطهر
… اسلام اور پاک سب پاکوں سے

حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوتران … پہنچاؤ تم پیام آرزومند کا

بعید عن الاوطان فی بلد وعر
دور ہیں وطن سے بیچ جگہ دشوار کے

[illegible]

حمائم نجد اسمعی قول مفرد
اے کبوترزمین بلند کے سن تو پیام تنہا و بیکس کا

بان موعی کالسحاب دکالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند باران اور مینہ کے

حمائم نجد ان اتیت خیامنا
اے کبوترزمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین

ادعلۃ بین الجوانح والصدر
اسکو بیاری ہے درمیان سخوانہا پہلو اور سینہ کے

وفی خدہ خال محتہ مدامع
اور اسکے رخسار پر ایک تل تھا جسکو مٹا دیا آنکھون

فوافاۃ ابناء الایام علی غدر
پس پہنچے اسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے

الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے

بقبر غریب لا یزار من الشکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے بزرگی اور بڑائی کی

غریب کئیب فی ذلۃ الاسر
دور از وطن ایسا کہ غمناک ہے بیچ خواری قید کے

حمائم نجد عزوی عند موطنی
اے کبوترزمین بلند کے خوش آمد کہو ہمارے اچھی طرح

فقولی کذاک الدہر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسی طرح ہمیشہ زمانہ دشوار ہے اوپر آسانی کے

کم من عباد الدہر عشر وسبعۃ
واسطے اسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے

علی فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھر وطن کی اور شکستگی بغیر جوڑ کے

الا فاوفانی بارک اللہ فیکما
آگاہ ہو بیچ جبا تم دونون مجکو فا بین حالت موت کے

الا فاخبری امی ولی علی امری
خبر دے تو میرے ماں کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبۃ فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوست لوگ تو کہہ

وقولی ضرار فی السجن الی الوکر
اور کہہ کہ ضرار بیمار درد ناک گرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے

وقولی لہم ان الاسیر بحرقۃ
اور کہہ تو انسے کہ بتحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے

وواحدۃ عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے

سقی سائر ایسی الجماد وبرعا
اور ان سب کا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے

الا وکتبا ہذا الغریب علی قبری
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہے اوپر میری قبر کے

عسی تسمح الایام عنا بزورۃ
شاید کہ موافقت کرے زمانہ اسکو ساتھ ایکبار زیارت کے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا یو قنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا انھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین میں سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے سو پہنچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور انھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اس مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اسی وقت آئے معین بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا اسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمہارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہے اسنے کہا کہ تمہارے ایک قیدی کی طرف سے ہے جو انطاکیہ مین ہین اور نام انکا ضرار بن الازور ہے پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہنچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اسنے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعر میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اسکو پس اتنا قدر پڑھا خولہ نے اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذن بثارہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا ان اشعار

کو لوگون مین اور سب سے زیادہ نکلین خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا
ہی کہ اہل حازم اور راذان اور عجم اور تاج اور سوا اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح
فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پل
تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل مین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی
لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھول
دیا بادشاہ نے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون اور لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا
کو اور کہا اُسنے کہ ای دمشق حاکم کیا مین تمکو اپنے اس سب لشکر پر پس بند و بست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا
کو ایک صلیب کہ جو قسون کے کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ ای دمشق
اپنے آگے کرو تم اس صلیب کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور
حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسی وقت بجانب کنیسہ قسیسین کے
اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز عید کی پس جب پڑھ چکے
وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لا نے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور
تصرف دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اس وجہ سے کہ معلوم کیا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھا دیگی
اس بوجھ کو اور حکیم ویسورتوس نے کہا ہی کہ عقل پاکیزہ بان بزرگ ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل غرت ہی
جسمون کی اور چراغ ہی خلایق کی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور کیا
اُسنے لڑائی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پیچھا دیگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون
مین تھے وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بتہر ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار
ہو جاویگا کوئی شخص ہم راہیان بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُسکے ارباب دولت کہا کہ ای بادشاہ سچا ہی یہ دمشق اپنے قول مین پس کلام
کیا اور کہا ایک بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانے کا اس کنیسہ مین ہو واسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور پھر لاوی عورتین
اور لڑکیون اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی بو
خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھر جاوینگے وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازون
کو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزون کی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالاً بعیداً

دخسر واخسر انا تنبیئنا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الٰہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے یمن اور انکے علماء سے جو جانتے تھے
کتب حمیر یہ کو اور اگاہ تھے اندرونی ہونی کتابون کو اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور انھون
نے جب دیکھا کنیسہ اور انکے کنگرون کو اور دیکھا انکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کا
کہا انھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الٰہ الا الرحمن الذی
لیس فی عدد محسوب وانہ فرد لا الی شئ منسوب لیس لہ ضد ولا ند ولا قد ولا حد اوجد الموجودات وصور المصنوعات
وخلق المخلوقات ودبر امر الکائنات اول لا افتتاح لوجودہ وآخر لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی لا فی مکان
ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بخش مین آیا کنیسہ انکے قول
سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے انکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون
کی طرف کہ چھوڑ دو اس شخص کو اسکے حال پر پس جدا ہوئے راہب اُنسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر
عربی تمہارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ ای بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمہاری جنس سے نہین ہون
جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ ای بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ یہ تمہاری جنس سے نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت
سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے
شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی چونکہ سردار حکمت نے یونانیون سے اور سیکھ لیا ہی اُسکو سریانیون کے
سنیون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپسمین اس واسطے کہ بزرگیان سب
ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارمول
اور جرجیس اور ارسطا طالیس اور فیثاغورس تو حیدی جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارسیون جو بنی اور بادشاہ
تھے اور طاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور منبج کو اور ساطینس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی جسنے بادشاہ
عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ
بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنے فرعون اور منا فیطلش حکیم اور معنی اس لفظ کے
دریا سے علوم مین اور ہماری قوم سے ارمینو تھا جسنے بنایا تھا رومیہ کبریٰ اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور انھین لوگون سے
تھا سیدطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جسمین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور
جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع انکی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی
معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے سب زمین کی نہرون کو اُنکے نامون سے اور اسی طرح
بیان کیا ہی اُسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اُسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن و سرزنش کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو

اُس مقام میں موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ میں یہ تھا کہ بطریق نے ایک منارہ بنایا تھا اور ہر سال
میں اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذروں اور مالوں اور ہدیوں اور رسوم کے اور یہ سبب
رسم بطریق کے تھا پس دی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہو گیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام
پر اُسکا نام رکھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب مُنارہ بن ہیر نے قول بطریق کا سنا تب وہ اُسکے کلام سے اور کہا
کہ اے بطریق تحقیق تعریف کی تو نے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہیں ہی اور نہ کوئی اُنمیں فاضل اور بزرگ
ہی اور ہمکو بھی اُنمیں سے ایسا اللہ بزرگی دی ہی بسبب کہ قائل ہوا ہی جسکا مثل اور مانند نہیں ہی اور نہیں ہی بزرگی مگر واسطے ولد
اسمعیل بن خلیل کے کہ جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہی اور اُنھیں سے تبابعہ اور اقیال اور جحاجحہ
اور انسال ہیں جو مالک ہوے زمین کے طول اور عرض میں اور اُنھیں میں سے ملک الصعب ذو مرائد اسکندر اول تھے جو مالک
ہوے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات میں اور داخل ہوے تھے اُنکی اطاعت میں دین کے لوگ اور پہنچے تھے جا طلوع اور
غروب آفتاب تک اور ذلیل اور خوار کیا تھا اُنھوں نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالی نے اُنکا
نام ذو القرنین رکھا تھا اور اُنھیں سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو المنار اور لقمان بن عاد اور ہداد اور عمرو ذو الاذعار
اور ہزار بن سکسک اور ہازیل بن عیان اور یہ شخص کلام حکمت کا کہتے تھے اور ہم میں سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے
تاج کے ہم میں تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر بعد اُنکے تبع ہوے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک
بن حمیر پھر عاد بن حمیر ہوے پھر ہم میں سے نبی اللہ حنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم میں سے انفیلہ بن عبد المدان بن
خشرم پانسو برس زندہ رہے اور اُنھیں نے بنایا تھا قلعہ مارب سے مشہور اور نکالا تھا اُنھوں نے خزانوں کو اور تابع کیا
تھا سکندرون کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو نبی حنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو
اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جس وقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم میں سے پس ہم لوگ رئیس ہیں اور تم غلام ہو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ یہ شخص عامر بن ہبیرہ بن زیاد بن عبیدہ بن مریۃ الجرہمی جاننے والے
تھے عرب کے نسبوں اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہوں کو اور پڑھا تھا اُنھوں نے کتب ہود اور صالح اور حنظلہ علیہم السلام
کو پس جب کلام کیا اُنھوں نے سامنے فیلقوس بیٹے ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا بطریق نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو
کسی سوال میں پس کہا بطریق نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہیں جانب ہوا ے خوش اور نسیم عقل
روحانی کے اور پہونچتی ہیں بجانب ترقی مقام ملکوت روشنی اُن صورتوں کی جو آنکھوں سے پوشیدہ ہیں وہ آنکھیں جو پھیرنے والی
ہیں حدود کی اور پہونچتے ہیں بجانب ترقی الہی باصفات عقلیہ کے جو صاف ہیں پلیدی اور نجاست سے اور بچا نہ افکار اور خیالات باطلیہ کے
بسبب صاف اور روشن ہو جانے اُن عادات کے جو محیط بافکار ہیں موجود ہمارے جسمانیہ سے ہیں بحالت حاصل ہونے روشنی اور صفائی
اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی ارواح کو حاصل ہوتی ہی جسمیں کوئی نقصان اور نیستی نہیں لاحق ہوتی ہی پس اسوقت

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہی روشنی ؟ روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی بیچ میں رفاعہ بن زبیر رحمہم اللہ نے کہا کہ ای قیس نہیں جواب کو پہونچا تو اپنے اس کلام میں قیس نے کہا کیونکر یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب علام الغیوب کے در آنحالیکہ چھپائی گئی ہی اُنسے راہ پہونچانے والی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک ہونے کے کفر سے اور کیونکر پاوینگے احکام مشکل بھیدون پوشیدہ کو در آنحالیکہ وہ افکار پردہ غفلت میں ہین جبکہ پہونچتی ہین چیزین اپنی اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور چھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی زمین کی اور دوامائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اور وہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے اُٹھین اور ڈھونڈھی کرتی ہین اپنی صورتون پر گرنا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام اُن عرب کا ہی کہ کہان کیا تھا تو نے کہ حکمت انکے اخلاق سے نہین ہی اور انکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل انکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبداللہ نے کہ کہا مین نے رفاعہ بن زبیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ہی چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمہارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مینے اس حال کو یوقنا سے پس کہا یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قایم اور پایدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو کہا ایسا تھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زبیر کے ایک بیٹے تھے جو انکے ساتھ ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کے کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرے مین متوجہ ہوے بیٹے اُنکے عامر در آنحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات اور تصویرون اور صلیبان کے اور بتامل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس و خوبصورتی کو پس اُسی وقت فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلیبان اور تصویرون کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے وہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہو گیا تو بعد ایمان کے سختی ہی تجھپر دور کیا گیا تو درد اور حرمان سے سختی ہو تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اور راندے گئے قدرت کے اور دور کیے گئے حضور ہی کے سختی ہو تجھپر کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی خدا کی کہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین دنیا کا چھوٹنا

ضرور ہیگا اور نہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف اور اٹھایا جائیگا تو ان راہبوں اور قسیسون کے ساتھ اور ہوگا تو بیچ شعلون آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونے والی ہی افسوس ہوگا مجھے میری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھیریگا تو سامنے ذات بزرگی والا مالک کے ای بیٹے میرے بتحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کو بڑھاپے کے کہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے بتحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہو دل تیرا دوری محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ آنسے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے انھون نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے آنسے کہا کہ بتحقیق ای باپ ڈالا گیا ہی پردہ اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور انکے ہٹانے کا مار کھانے سے اور گرد ہوئے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین انکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا انکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان انکو اور کر دیا انکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھر و تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہی دنیا ملیکا حاصل کروگے تم تمتعات دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پائداری ہمارے یقین نے اور ہم لوگ ان لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ پارہ ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ بن زہیر نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون راندہ گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام مرد نیک ہین تھے اور تم انکے دشمن ہو اور انپر جھوٹ کی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگی والے مرد بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالے نے انکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تم نے انکی اور بدل ڈالا تم نے انکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اس چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظالم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب کہنے تمھارے امر خلاف واقع کے انپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہونچا ہی انکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اس قدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی انکو اس امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی انکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کرتے کہ دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ انکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے
کہا کہ دربان انکے صاحب اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش انکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش انکا عدالت کرنا اور تمکین ہی ہرقل
نے کہا کہ تخت انکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت انکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ انکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ انکا اعتماد
رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر انکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر انکا دلیران مجاہدین اور شہسواران مسلمین
ہین آیا نہین جانا بادشاہ نے کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین روم کے
اور ذلیل اور خوار کیا تمنے بطارقہ اور انکے سردارون کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ تم لوگ آرائش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسی وجہ سے جب انھون
نے ظاہر کیا اس کلام کو تو اشارہ کیا اس کلام کی طرف پکارنے والے مالک نداء سے ہر چیز نے الذین ان مکنا ہم فی الارض اقاموا
الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قید خانے مین
لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کی طرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے
ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے انکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کنیسے لکڑی کے
جنمین وہ عبادت کرتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے انکی چوبی ساخت کا [illegible] تھے ساتھ انکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے
تمام لشکر مین اور قصد کیا اُترنے کا ایک [illegible] جس وقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے اسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ کے [illegible]
سنانے کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہی کہا انھون نے کہ [illegible] برجون [illegible] اور مالک ہوگئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے
سننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجون کو حالانکہ اسمین تین تین سو مرد
لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ اے بادشاہ جو اُن برجون [illegible] پیشتر ہی سے سپرد کیا دونون برج کو مسلمانون کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی یہ اچھا کام [illegible] مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر
مین جاتا تھا ایک ایک تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگون کو جو دونون برجون مین تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک
دن ہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگون کو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے انکے
کے انمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا انکے [illegible] پھر باز رہا اُس سے ازروے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے
پھر چھوڑ دیا انکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگون کے دلون مین پس جب آئے ابوعبیدہ
بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک کے لیا اُن لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی سے اپنے واسطے امان کو اور کھولدیا انکے واسطے دروازے
کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین اور داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیون کو سلح اور
آمادہ ہونے کا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا انھون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب داخل ہوگئے مسلمان بیچ ارض
انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی سے کہ اے ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہرون مین اور ابھی پہونچ گئے تم انکے

ذکر پہونچنے مسلمانون کا دونون برجون تک [illegible]

تساجو پس تمہاری کیا رای ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی واعدوا لہم
ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہو جاویں
وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اسکے لشکر کے اور ایک نشان ایک کے پیچھے ہو اور
بلند کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب کے
پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہیں منجملہ ان دس کے جنکے اللہ تعالی نے اپنی
رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا انکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا
دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے انکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا انکو پیچھے سعید بن
زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار یمن سے اور بھیجا انکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر
بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا انکو پیچھے میسرہ العبسی
کے پھر بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا اسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے
ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا انکو بجانب یمامہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید اپنے لشکر کے جو مشہور ہے بجیش الزحف
تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر
کے اور ان باقیماندہ میں عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور
ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر
اور عبد اللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور واقع
بن عبیدہ اور عبد اللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجرین اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل
انکے بہتسوں کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے انکے وہ عورتیں تھیں جنکے بیگانے قید میں تھے اور انمیں خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت
عفار اور مزروعہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتوں میں
خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور انھوں نے اپنے بھائی کی قید کے باب میں اشعار کہے تھے راوی
نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہی جبکہ پہنچے پس اسی حال
میں کہ رومی اپنے ڈیرا اور خیموں میں تھے کہ دفعۃً واقع ہوا شور عرب کے آنے کا پس سوار ہو گئے رومی اپنے گھوڑوں پر اور آراستہ کیا انھوں نے
اپنی صفوں کو پس جو سب کے پہلے دکھائی دیے اور ملبد ہوئے رومیوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے
نشان کے پھر پیچھے انکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد انکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد انکے
خالد بن الولید پھر بعد انکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس
جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانوں کے لشکر کو کہ آئے وہ گرد انکے چھوڑا اسنے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے

اپنے بڑے مصاحب لبطاروس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ میں اور کھڑا کیا اسنے
ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا انکے بیچ میں بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ تحقیق وقت
کے بہ تحقیق نزدیک ہوا اور امر جو بیان کیا تھا میں نے تمسے درباب زوال تمہارے ملک اور جانے تمہاری عزت اور بزرگی
کے میں ہو بہر سے اور [illegible] تحقیق میں نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے
کا اور یہ قوم بہ تحقیق در آئے ہیں تمہارے ملک اور تمہارے تاج بزرگی کے گھر میں پس اٹھو تم اسکے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانوں سے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی میں سستی اور کاہلی پس بہ تحقیق بہت کوشش کی میں نے
تمہارے واسطے اور تلف کیا میں نے مال اور خزانہ اور لوگوں کو تمہارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور [illegible] کی
کی میری نیک بختی نے اور نہ ہو سکا میں اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دلی کروگے تم اور بھاگو گے اپنی جگہوں پر اور نہ قصد کروگے
تم واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے بلاد ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور پہنچیگی
اذیت تمکو کہاں ہیں باپ تمہارے اور گذرے ہوئے لوگ کہ مر گئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے
اور سکونت کی انکے گھروں میں عرب نے فرمایا نے پس انکے کنیسوں کی مسجدیں بنائیں انھوں نے اور ویران کردیا اور ڈھا
ڈالا انکے دیروں کو اور ذلیل اور خوار کیا تمہارے بادشاہوں کو اور لونڈی غلام بنایا تمہاری عورتوں اور لڑکوں کو مالک
ہوگئے وہ تمہاری پناہ کی جگہوں پر اور غالب ہوگئے وہ تمہارے قلعوں اور شہروں پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب
سر نو سے احتیاط کرو تم کام میں اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوئے ہیں شمشیر تمہارا اپنے مال و حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت
پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمہارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کرلو تم اپنے اور ان عرب کے بیچ میں پس انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی
تمہاری جہل نے نہیں قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو اور نہیں جانا اور سنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صومعہ کی قبر
پر جسمیں کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق کھودیا اسنے مرتبہ قرب اور
نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی اور دولت ہے ذہنوں کی اور دور رکھنے والی ہے جانوں کو پلیدی
سے اور روشنی عقلوں کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہیں ہے وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کا سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا
پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانیگا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہو جاویگی بوجھ اور عقل اسکی اور جو شخص آراستہ
اور پاک ہو جاویگی عقل اسکی صاف اور روشن ہو جاویگی روح اسکی پس اٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اسنے کہ اے عظیم روم نہیں
ہے لڑائی اس قوم کی مگر بسبب ہونے انکے خلیفہ عمرؓ کے مدینہ منورہ میں پس اگر اجازت دے تو مجھکو تو بھیجوں میں ایک شخص کو
قوم غسان سے کہ جاکر ناگہاں مار ڈالے انکو پس جب سنینگے یہ لوگ حال انکے مارے جانے کا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب
انکے سٹپٹانے اور نکلجانے ملک شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہیں انکے ہاتھوں سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ ایک خواہش اور آرزو ہے کہ
نہیں صحیح ہے امید اسکی اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت انکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کئے گئے ہیں اور جان اور دم معین ہیں

مگر یہ ایک بات ہے کہ خوش کرتی ہو دیون کو سننے کے وقت پس کر تو جب امر کا تو نے ارادہ کیا ہے پس تقرر کیا بجانب ایک شخص کو
رومی قوم سے جسکا نام انوق بن ساز غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنے والا تھا اسی مین پس کہا ابن بعجہ نے کہ جا تو
یثرب کو پس شاید کہ تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو انکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ
ملک تجکو پس چلا انوق بن ساز بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُس قدر جسکی انکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ منورہ کے تاکہ زیارت
کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا انوق باہر مدینہ کے [illegible] منتظر اور بیٹھا وہ انکے واسطے ایک درخت پر جو انکی راہ
مین سامنے باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر عادت کی انھون نے تنہا اور نزدیک ہوئے
اُسی درخت سے اور سو رہے ابی الدحداح کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا منتصر نے درخت سے اُترنے کا انکی طرف
اور نکال لیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت ایک شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلا آتا تھا جھومتا ہوا انگڑائی کرتا تھا اپنے گردن
کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لا یعقل کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان
سے وہ دونون قدم حضرت عمر کے اور لگا نگہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوئے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگہبانی کو اور چلا گیا
پس اُترا منتصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر عدلت وامنت ثم نمت وانت بابی ومفدیں الکائنات تحفظ
ذالسباع تحرسہ والملائکہ تکنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس منتصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان
ہو گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے [illegible] مین اور قسم طلب کی اُنسے
اس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ یا مر جاوین سب نے پس قسم کھائی انھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین
صلیبان اور پڑھنے لگے قسیس اور رہبان اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر و طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوئے وہ واسطے
لڑائی کے پس جس وقت سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور
ظاہر کیا نشان ہائے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے
تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع
سے پہلے دن آئے تھے اور اشارہ کیا انھون نے ربیعہ بن عامر کو اور یہ ابو عامر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زباندان تھے کہ نہین
بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہمنے پیشتر ذکر کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم تیر کو اپنی وعظ
اور نصیحت کو بجانب لمہائے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آگے رہبر لگے
صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے انکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا انھون نے ایہا الناس الی متی ہذہ
المہلۃ فتاہبوا الحملۃ فہذہ طیور الارواح قد عولت علی افراق اقفاص الاشباح وقد ارتاحت الی باریہا واجابت

صوالمعت منادیها وباہی مخاطبنا بصوت اشغارها عن نطق عبادتها ماہذا التوقف عن بذل انفسکم وقد اشہرا باسویہ کرم انا خالدتم
الی الحیوة الفانیة الا الانفس الخائنة بذو واوقاتکم بالنصر سویدہ وحتکم عن طلب بنیة الدنیا متحدة والمواعظ الصادقة بکلام الحق
مقیدہ ایمانکم تواید کم الموت ولکنتم فی بروج مشیدة ربذا طوالع سعودنا بالاقبال طالعة وشجرا النا بالتائید بالثمرة
فلله درہم بقدر زهرت نجوم المهجتہ فی افلاک سادنهم وبلغ فجر الفسق فی سماء نفوسہم واشرقت شموس المعرفة من مشارق عشقهم فلما
سمو بالحماية وحققوا وقد سمو اهم النفوس فی رضاء القدوس واستبقوا وزرحم بعصم لعضادم برفیقوا افنوو وامن صفار سراہم من
المومنین رجال صدقوا واقدی رحمہ اللہ نے لبسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہے کہ صابر بن اوس نے
کہ میں موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی میں انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن عامر نے
پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا بسطورس بن مندار گویا وہ مثل ایک برج لوہے کے تھا
پس جب آیا وہ میدان میں طلب کیا اسنے لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلہ کو واسطے ابوالہول غلام بنی طریف کے جنہون نے
قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آج کے دن گھوڑے پر سوار تھے پس حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ
لڑائی کی دونون کے بیچ میں لڑکھڑایا اور ٹھوکر کھائی واسطے گھوڑے نے پس گر پڑے واسطے اسکی پشت سے پس جھکا انکی
طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا انکو اور کھینچتا ہوا لے گیا انکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض
ہمراہیون کے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور
ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالات اور درازی قد اور صورت میں پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے
رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون میں اور پہچانتا تھا انکو یہ گروہ شہسوار مسلمانون کے میں جنھون نے فتح کیا ہمارے
شہرون کو اور ہلاک ہوگئے ہیں ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہے ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہے ہمارے حامیون کو پس ڈرا ہر شخص لشکر
انطاکیہ کا وانحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھے تھے پس بھڑکی لوگون اور ٹوٹ گئین رسیان
خیمون کی اور بسبب حیرت جنبش کے ستیان ٹوٹ گئین یہان تک کہ خیمہ بسطورس کا تھا پس گرا خیمہ اسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس
سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا انکو اور نہ پایا انھون نے کسی کو جو اعانت کرے انکی
خیمے کی بلند کرنے میں اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اسکے خصم کی لڑائی دیکھنے میں پس متفق ہوئی
تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے واسطے کھول دینے کے قید سے اور کہا انھون نے واسطے کھول دینگے تمکو تمہاری قید سے
اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اٹھانے پر اور پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق
آویگا ہم درخواست کرینگے اس سے تمہارے باب میں پس چھوڑ دیگا وہ تمہاری راہ کو پس کہا واسنے کہ ہاں مجکو یہ شرط منظور ہے
پس کھول دیا فراشون نے انکو قید سے پس جب پایا واسنے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ دو فراشون پر
اور لیا ایک کو دائین ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب ان دونون کے پس غالب ہوگئے واسطے

اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا واسس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا
پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے
اُن کپڑون کو اور سوار ہوے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے
سامنے حازم بن عبد الغیوث الغسانی کے اور پیشتر کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ تھا مع اپنے بیٹے
ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی
بسطورس اور ضحاک بن جسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسی نے
اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوئے وہ دونون اور پھر السطورس بطلب اپنے خیمے کے تا کہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت
اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا واسس کو پس
جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہین
ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر اوالہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے
کہ وہ اُنکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا واسس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے
ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بر سبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے
اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد الغیوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ واسس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسان کے ہاتھون کو واسس سے پس بحالت خوف
اور دہشت قوم غسان کے چھوڑ دی اور ڈھیلی کر دی واسس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانون کے لشکر کو پس جب
دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے واسس آ گئے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس جب
بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے بیان
کیا ہی کہ سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد الغیوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ طرف
بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ اے عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو حملہ کرنا ان عرب
پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے اپنے
بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنے مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ سے کہ تمھارے پیچھے
کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے
نام پر رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابوسوفیا رکھا گیا تھا
اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بنا تھی جسکے سر پہ گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا

دوسرا ایک تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے بیچ رکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا
تھا وہ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتون سے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے بیچ مین
ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھرا آتا تھا اُس دیوار کو
اُس قبہ پر بنا قبان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہے بلکہ وہ ایک پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا
ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین سنتے تھے لوگ اُس قبان سے ایک آواز
ڈرانے والی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس قبان کی طرف
زرازیر جنکی چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتونون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین یہانتک کہ پر ہو جاتا تھا وہ قبان عظیم جو پھرا آتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو اُس قدر کہ کفایت
کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک قفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا وہ جبسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ
بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینے ہرقل کے ضرورت ہوئی تھی اُسکو مال کی تو کہا
کھولا وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے سقطاوس نے جو اُس مکان بلند اور
کنیسے کا مہتمم اور ہر بار رکھنے والا تھا کہ اے بادشاہ اس گھر مین جبسے قفل لگایا گیا ہے اُسکو سات سو سال گذرے ہین ایک سو ستر
برس پیشتر ظہور مسیح علیہ السلام سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر ہر کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ
نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کی جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو ان لوگون نے جو تھے پیشتر سے حکما اور
بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا رمسو نے اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت
مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی یقطانیوس تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت
کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسی طرح سو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہے پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو
جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے مین پس جب کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ
پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار لوگون
شام کی ہے اور آخر مین صورت ہرقل کی ہے اور گویا وہ دیکھتا ہے ایک تختے مین جو اُسکے سامنے ہے اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون
لکھا ہے کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہے بہت پڑھنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتون
کا کانون مین اور سنینگے کان اُن باتون کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنے والا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنے والا واسطے
دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہے مگر بسبب کثرت محبت
اور کوشش کے علم مین اور علم سیکھی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہے اور پایان کار دیکھنا حکم اور محل علم کا ہے اور علم جگہ عقل کی ہے

اور عقل پوری کرنے والی صورتون علم کی ہی اور بتحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جائیگا صفحہ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ
تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنے والی حس اور ادراک کی ہی اور بلاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف
واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دیوان اور ملک کو اور اطاعت کریگی اُنکی زمین نرم
اور پہاڑ لیکن جب بلند ہوگی پاکی اُنکے نور کی ہر سوئی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح اُنکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے
بعد اُنکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل اُنکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو
سختی ہوگی شام پر جب زور آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنیوالے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا دبدبہ
اور حملہ اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگی صورت اُنکی عدالت کرنا صفت اُنکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرایش
ہوگی اُنکو گدڑی اُنکی اور تلوار اُنکی دُرّہ اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور پست ہوجا...
اُنکا سر اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس معاملے کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی
منت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوئے ہین چراغ
حکمت کے اُسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اُسنے حق کی اور بچایا ہی اُسکو ابر کنارہ اور خلاف کیا ہی اُسنے باطل سے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا خلیطانوس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسنے عطالیس سے جو مہتمم اُس
مکان کا تھا کہ اے پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ نہین قریب ہی یہ امر کلام کرون مین
اُس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اُس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ
روشنی عقل کے اور بہ تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے
اور کھود ڈالا گیا نیو اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اُس ملک سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے
آگاہ اور خبر دی ہی مہر اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسلاروس یعنی جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض
اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا غار اُن کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک
اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی چھینے والی آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اُس نور کے اور
بلاوینگے وہ لوگون کو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانے کے اور کھینچینگے اُنکو اپنی طرف ساتھ مہار دین نیکی اور نرمی کے
اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حمایل ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنے والے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو اُنکا ہوگا
اور مرقعہ لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین اوندھی ہو جائینگی صلیب اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر نرسایان کے اور ناپدید
ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار اور ذلیل ہونگے لوگ مار معمودیہ کے پس نہ نجات ہوگی اُنکے حیلے اور دبدبے مگر ساتھ

لہ تمام نام شہر اور مراد مکہ معظمہ ہی

پیروی کرنے شریعت اُنکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ حال منہم مکانات با فعلہا
سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دل مین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد ہی ہرقل بادشاہ کے اور بتحقیق
پہونچا ہی مجکو خط بطریق اسطولس جو قائم و پائدار رکھنے والا شریعت مسیح کا ہی اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دین کے پس اگر توقف کرونگا
مین اور پیچھے رہونگا مین نا امید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ
پر اپنے بیٹے اسقیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمت سے نشان سکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور
موتیون کے اور وہ نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح رحات کے ارض بابلیوس سے اور وہ نہین ظاہر کیا
جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایک دن عید صلیب اور ایک دن عید شعانین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ
نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اترا باب دادرس پر یعنی اس لفظ کے باب فارس ہین پس
جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا انھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس انھون نے دروازے
کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا
سامنے خیمے بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا انھون نے واسطے مدد کے اور بجائے گئے گھنٹے
اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے
مسلمان وقت سننے آواز رومیون کے اور اُسی وقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے
آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک روم سے اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللّٰہم شتت شملہم و فرق کلمتہم و دمر جیوشہم و زلزل
اقدامہم و اجعل کلمتنا العلیا و کلمتہم السفلی و انصرنا النصر کہ لنبیک یوم الاحزاب اللہم ردکیدہم فی نحورہم و انصرنا علیہم اور
آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے
لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور
بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار سوار قوم طی وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بتحقیق رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہر ہاے
واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانون کی اور نہ آنے پاوین لوگ تمہارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ
روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا انھون نے اُسکے نالون کو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا انھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم
عنان بن جہیم الغسانی ابن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایک ہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا
اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے
پس جب پہونچا وہ مصاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ منتظر کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

تھے گئے دروازے پر بیٹھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کریں اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس شیبان اُس
عیسائی کو معاذ بن جبل نے اور بھیجے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور چیزوں اور غلے کے پس بلند ہوا
شور مسلمانوں کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور وغل اُن کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسوں کو واسطے لانے
خبر کے پس تھا جب مدت جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا مسلمانوں کا اُس رسد کو جو بھیجا کر
اپنے لشکر کے واسطے بھیجا تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہیں باقی رہی ہمارے اس قوم سے پھر نہیں مگر لڑائی اور دیگا اللہ
تعالیٰ مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہر قبیلہ اور قیاصرہ اور ارباب کو ساتھ لڑائی
اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم روم اور حاکم جرعش اور حاکم قلعہ اُسکیا برس اور حاکم طرسوس
اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ہامیہ اور اقصر بعید اور تہامے قیساریہ اور خاغنہ اور تاریخ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ آئے یوقنا اور اُسکا لیکھ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفوں کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب مقرر ہر بادشاہ
ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیوں کے اور قصد کیا انھوں نے چلنے اور لڑائی کا واسطے مسلمانوں کے
پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک روم نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس
جھکا وہ اپنے گھوڑے زین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ نہیں چھوڑا ہے میں نے اپنی سلطنت کو اور آیا
میں تیری خدمت میں دو سو فرسنگ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور بھلائی خوبی نصیحت کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے
ہیں وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ لڑنے کو نکلوں میں آج کے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین
دوں میں اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ مقرر تو اور لازم پکڑ اپنی
جگہ کو اور نہ پھاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہے مجھسے سلطنت میں اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے
کہ نہیں ہو سکا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے
واسطے باقی رہا ہے ساتھ ان عرب کے حالانکہ بگاڑ اور مہمل کر دیا ہے اُنھوں نے ہمارے کام کو اور ذلیل اور خوار کیا ہے اُنھوں نے
ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے اور اے بادشاہ اور بادشاہی اس دین مسیح میں آیا ہے نہیں جانا تو نے
اے بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہشہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت
دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پیچھے وہ ایسا کریگا دراز بدلی گناہ کی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پیچ باز رکھیگا یا امر
طلب آخرت اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ہدایتی
اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دار پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جانیگا قدیم ازلی میلان تمہارے دلوں
کا جو چھپے ہوئے پردہ ہائے غفلت سے ہیں بجانب طالبان چیزوں کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہیں مسلط اور غالب
کریگا تمپر ضعیف ترین گروہ کو پس دور کردینگے وہ تمکو تمہارے ملکوں اور گھروں سے اور نہیں ہے یہ امر مگر سبب ہدایت ہمنے

ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے واسطے لڑائی کی مسلمانوں کے

تمھارے گئے بجانب خواہشون کھینچنے والی کے طرف نارہائی کے اسواسطے کہ تمنے ظلم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے

رعیت پر بیچ لینے انکے مالون اور تباہ کرنے انکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت ہیبو دگیون کے پس اسی سبب سے نکال

دیے گئے تم اور ہوا حاطہ رانی کا تم پر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چاہا یادہ فلیطانوس پر اور کہا کہ اے سردار بار گاہ

تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت کا اسقدر رکہ وہ نہین طاقت رکھتا ہے کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین قبول

اُسنے قول انکا صحیح کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اسوقت بیچ

سامنے بادشاہ کے اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ بازرکھا بادشاہ نے اُس حاجب اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس

نے معاملے کو رات تک پس جب گذری تھوڑی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے

میں اور جیتے تھے اُسکے جینے میں اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ذلت مجکو حاجب ہرقل کا اور حقیر کرے مجکو اور کم کرے میرے مرتبے

کو بادشاہون کے بیچ میں اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب میرا بڑا ہے اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہے اور تحقیق

کہا ہے اسلیس حکیم نے کہ نہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے

اور عزیز کر تو اپنے نفس کو مقابلے برائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہے مرتبہ بادشاہون کو اور نکر تو کوئی نیکی

ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھپر برائی کو اسکی طرف سے کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہے نزدیک بڑے مرتبے والون

کے اور چھپ جاتا ہے نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہے اُسکی منفعت کو اور وہ

چاہتا ہے خواہش اپنے نفس کی ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دوسو فرسنگ بلکہ زیادہ اس طرف ایک مرد کے کہ دکھلایا ہمکو

ہمارے مقصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم ہیں اُسکے توابع سے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہے ساتھ جوہر

ادراک کے بازرکھتا ہے مجکو تبعیت قبول تاریک کرنے والی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہے اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ اونچی ہے اور

مقام اُسکا بزرگ ہے اور ذلت اور خواری گران اور ناگوار ہے اور صاحب ذلت کا حقیر ہے اور تحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہے اس امر کا کہ

جاؤن بیچ ان عرب کی طرف اور بعد داخل ہونے انکے دین کو پس تحقیق ڈر گیا ہے تیرے دل مین یہ امر کہ دین انکا صحیح اور درست اور شریعت

انکی مضبوط اور ثابت ہے ساتھ حق کے تائید کی گئی ہے ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُمید تبعیت پر مخوف ہو جاویگا وہ اپنی جائے

بازگشت میں بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات میں کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ کیونکر پاک اور خوش کریگا

تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہے اور نہ انکی حکمت

ہے کہ بلند کرے انکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا نہ کچھ کام انھین کے نزدیک ہے اور انھین کے دلون مین اُسکا گھر ہے

اسواسطے کہ نور انکے توحید کا بسبب صفائی انکے ذہنون کے ہے اور نور انکے ایمان کا برکت انکے سردار کے ہے جو نام رکھے گئے ہین

ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ سقراطیس انکی حکمت بنا پر کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت

کے اور جو شخص ارادہ کریگا تمنی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والا

[حاشیہ: ... فلیطانوس ... متکلم ... موافقت اور نصیحت ... قوم کا واسطے فلیطانوس کے ۱۲]

تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہا سے زندگانی ہی پس جب سنا انھوں نے کلام اُسکا کہا کہ اے بادشاہ نہیں تبعیت کی ہم نے تیری اس غرض سے
کہ طلب کریں ہم اُس بزرگی کو جسکا انجام اور نہایت کا ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچاویگی نجات تب تیا گے اور دلر
لگیگی بہتی کو پس مراد اوپر تبعیت کرنا امر حق اور درست کا او ہم لوگ تیرے تابع ہیں تیرے سامنے ہیں پس کہا فلیطانوس نے اسبات کے
نہیں برگزیدہ اور اختیار کیا ہی میں نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی میں نے اسکو اپنی ذات کے واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر
موافقت کروگے تم میری اس امر پر چلیجاؤنگا میں تمھارے اسواسطے کہ میں نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت میں
ہی پھر آیا خوش ہوتے ہیں دل تمھارے اس کلام پر پس کہا انھوں نے کہ ہاں فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار ہو جاؤ تم ہیں جب ہوگی رات سوار ہونگے
ہم سب اسطرح کہ گویا ہم گھومتے ہیں گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہیں ہم اُسکی اور طلب کرتے ہیں لشکر عرب کو تو قوم نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے
اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانے کا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوئے قبل بادشاہ کے پس جب
دیکھا انھوں نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونے کا کہا اُسنے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے انھوں نے کہا کہ میں یوقنا حاکم حلب
کا ہوں فلیطانوس نے کہا کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب اُسپر پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے
اور محصور ہونے کی اور نہیں آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین
عرب کی طرف پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ بیشک ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی میں نے بجانب بادشاہ اور اُنکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا
حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ اے بادشاہ میں پھرا تھا اُنکے دین کی طرف جبکہ آگہی حاصل کی میں نے اُنکے حال پر اور ظاہر
ہوگیا تھا مجپر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا میں نے اُنکو کہ نہیں تبعیت کرتے ہیں وہ باطل کی اور نہیں میل اور کنارہ کرتے ہیں وہ حق سے اور
نہیں سوتے ہیں وہ رات کو بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہیں کلام کرتے ہیں بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے اور دلاتے ہیں مظلوم کی ظالم سے اور سلوک
اور غمخواری کرتے ہیں دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجوں کے سردار اُنکے لباس غربا رکھتے ہیں اور بزرگ کم مرتبہ اُنکے نزدیک امر حق میں برابر ہیں پس کہا
اُنسے فلیطانوس نے کہ پھر کاہے کو تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اُنسے کہ مقیم ہو تم اُنکے بیچ میں یوقنا
نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت تیرے دین اور محبت میری قوم نے اسواسطے میں نے نہ چاہی جدائی اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس
پاک اور عقلیں احتیاط کرنے والی جسوقت دیکھتی ہیں امر حق کو کھینچتے ہیں اُسکو نفس بجانب تلاش جامع نجات اور رہائی کے بُری زندگانی سے تا اُنکہ
ترقی کرتے ہیں وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا
اُنکے دل میں قول فلیطانوس اور کہا انھوں نے قسم ہی خدا کی کہ نہیں کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لگتی تھی بیہودہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام
اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرا یوقنا نے بحالت بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی
رات کی بیچ کوئی سبب گردانا انھوں نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے وہ فلیطانوس کے پاس پس پایا اُسکو بہیئت سواری جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ اے یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پردے نے ڈھانپ

دغا نے لیا ہی مگر انکو بیعت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اسکی اور باطل گھیر لیتا ہی
اس شخص کو جو اسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنانے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ اگر
دیکھتے تم اس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم انکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم عوض کو
انکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور یہہ پہنچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو طرف عذاب
کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنانے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اسنے اپنے یگانون کو
کہ اساز اور سامان ہوگئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس آگے گیا انہون نے اپنے قصد کو اور
چلے وہ سب کے سب درانحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے مسلمانون کے لشکر کو اور بہ تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب
نزدیک ہوئے وہ مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے انکو یوقنا اور انکے ہمراہ دو سو آدمی تھے انکے یگانون سے پس کہا یوقنانے کہ ای
بادشاہ قصد کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آیا ہے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگی کی اور نہین چلا ہون مین انکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہون مین انکے دین مین اور ہو جاؤن مین انکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص بیچیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ نیست
اور معدوم ہونے کے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہمارے اس کام پر جسکا ہمنے قصد کیا
ہی پس کہا یوقنانے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اسنے یوقنانے اپنا سب حال
اور یہہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیون کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے اور مین نہین دیکھتا ہون
تمہارے ساتھ مگر چند لوگون کو تمہاری قوم سے پس کہا یوقنانے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیون کے لشکر سے کر سکتے ہین اور مین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع اپنی قوم کے پھر جا
اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آگاہ کریگا وہ شخص انکو اس امر سے
جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو دیگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور چھوڑ دونگا مین قید
سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین انکو انکے ہتھیارون کو اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور حملہ کرنا تو مع
اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اور مدد
کرونگا مین اور مددگار نہ ہے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس ہلاک ہو جاینگے ہم اسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس امر کو کہ پھر جاوے
تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیون سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اس شخص کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی
اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ اور
مدد دونگا مین اسلام اور اسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا انکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنانے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین فوج سرداری ہیراہ ہوراہی آگاہ کر دینگا انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابوعبیدہ بن الجراح
کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور انکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے رات کے پردہ مین کہ اسی
وقت قصد کیا ایک مرد پیر نے انکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا انکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیہ الضمیری ساعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا انھون نے یوقنا اور انکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جزاے
خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کی طرف سے اور انھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا انسے حال حاکم روم اور اسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اسکے قصد اور ارادے کا اور
خوشخبری دی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہوجاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہوجاوینگے رومی اس سے
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین انپر اور ارشاد فرماتے ہین یا اباعبیدۃ ابشر برضوان اللہ ورحمتہ غدا تفتح المدینۃ صلحا علی یدیک
وان صاحب روما لکبری قد جرے مین آمرہ مع یوقنا کذا وکذا وہم بالقرب من جیشک فنفذ الیہم بانجاز الامر راوی نے بیان
کیا ہی کہ بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور بیان کیا انھون نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیہ الضمیری کو
جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھر تھرانے لگا بدن انکا اور کہا انھون نے کہ گواہی دیتا ہون
مین اس امر کی کہ یہی دین پائدار اور راہ راست ہی پھر مساعدت کی انھون نے اور گھومے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگہبانی
کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا انھون
نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اسی وقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے انکے اور مشعلین اسکے سامنے تھین
اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زبیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
انکے قتل پر اس رات مین پس جب دیکھا انکو یوقنا نے کہا انھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے انکے
ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہی اسنے انکے قتل کا اور ڈالیگا کل انکے سرون کو بجانب مسلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ
حال اندھا ہوگیا دن انکی آنکھون مین اور کہا انھون نے کہ ای حاجب کیہ تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہی ہمارے اور
عرب کے بیچ مین پس جب مار ڈالوگے تم ان لوگون کو اور پھینکوگے انکے سرون کو عرب کی طرف پس نہ یاد دینگے وہ ہم مین سے کسی کو مگر یہ کہ مار ڈالینگے
وہ اسکو پس ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھر تو بادشاہ کو انکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ
کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور انکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے
پاس تنہا اور بات چیت کی اسکے ساتھ انکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو انکو دمشق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو انکو کہ تمہین مہتمم ہو انکی حفاظت کے پس لیا انکو یوقنا نے اور لے گئے انکو اپنے خیمے مین بعد [illegible]
گذرا اسپر نکلنا انکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا انکے سبب سے مالک ہوجانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کردیا اُنکو قید سے اور دے دیے اُنکے ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب میں پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہرگز نہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کسی وقت اپنے جہاد کرنے کے اُسکی راہ میں اور نہیں رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے پیچھے بلکہ متفرق اور جدا کردیا اُنکو اپنے بیگانوں کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تھا اور ہرقل نے لیا تھا اُنکو اور ڈال دیا تھا اُنکو اپنے قیدخانہ میں اور نہیں جانتا تھا یوقنا کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور یوں حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قیدخانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن صیحون غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اس میں بادشاہ نے اپنے خواب میں یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہے آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُترگیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہے زوال تیرے ملک کا سو بچ اور بتحقیق دور ہوگئی دولت بنی اصفر کی اور دیا اللہ تعالیٰ مذہب اہل اتفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر میں پس روشن ہوا اُسمیں آگ پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور دیکھا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور تمام چیزیں جنکو جمع کرکے رکھا تھا اور ڈال دیا تھا بیچ کشتیوں میں قبل اُترنے مسلمانوں کے اُسکی طرف اور سب جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور آلات لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس رات میں وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب میں بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتوں کو بیچ کشتیوں کے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والوں کو اور آگاہ کیا اُنکو ساتھ اپنے خواب کے اور بیان کیا اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُنکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت میں اور پہنایا اُسکو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو میری جگہ پر ٹھہرنا سو اسواسطے کہ میں ارادہ مکر اور فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہوں اور بطور گاڑے کے بیٹھ جانا میں پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والوں کے بعد اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی میں اور روانہ ہوگیا پس اُسی وقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور باقی ہم سے پہلے اُسنے پوچھا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا ہمنے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ اور یوں بیان کیا ہے کہ نہیں نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر میں درد رہتا ہے نہیں سکون ہوتا ہے اُسمیں پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمیں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کیا اچھا اور بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانوں کا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافروں کا اور گرد اُنکے لشکر فلیطانوس کا اور سوار ہوے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُنکے عزیز اور بیگانے اور دو سو صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً مبارکاً فیہ اور وہ چھپا

ہوئے تھے اپنے تئین پیچھے ہتھیاروں کے ایک جدا گانہ جماعت میں کہ سوا انکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر
زحف کے اور ہیبت کی انکی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد انکے ربیعہ بن قیس بن مسیرہ بن مسروق العبسی نے اور
حملہ کیا بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد انکے ذو الکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد انکے فضل بن عباس
ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد انکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد انکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد
انکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض نے بعض کو پس جب
لگی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور انکے عزیز و بیگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور انکے ساتھیون نے پس اسواسطے اللہ کے تھی نیکو کاری ضرار بن
الازور کی کردیا تھا انھون نے دار کو حق اسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے و
ا ثارات ضرار اور تھا قصد انکا اسواسطے لشکر عرب نے تنصرہ کے اور مسلمانان ہمراہی انکے نہین جدا ہوتے تھے انسے اور رفاعہ بن زبیر الجرمی نصیحت

ای قاتلان ضرار ۱۲

کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے انکو اور کہتے تھے احملوا ایاکم ان تفشلوا واعلموا ان الجنۃ قد زخرفت قصورہا و اشرفت حورہا و سمح ولدانہا

و تجلی دیانہا پھر پکارا انھون نے یا فتیان العرب الکرم یرغب فی تزویج الحور فیبذل نفسہ المحروس یرید عروسا فی الجنان من یحب ان یقوم

مع الولدان من یرغب فیما قال اذیان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان الکریم یوافق بعمتہ من شہد بدرا و حنین پس اسی
حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے انکو شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوے وہ ایک سوار سے
جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکر دین کو اور وہ چلا کرتا تھا وا ثارات ضرار پس بتامل نظر دیکھا ضرار نے اس سوار کو تو وہ انکی
بہن خولہ تھین پس کہا انھون نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمہاری اے بیٹی ازور کی بین قسم ہی خدا کی تمہارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین
خولہ اور سلام کیا انپر اور کلام ڈالنا چاہا انکی طرف پس کہا ضرار نے انسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر
اور بزرگ ہی بات چیت سے اے بیٹی میری مان کی ملاؤ تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے نیزے سے اور جہاد اور کوشش
کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اسکو دوسرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا
اور گروہ انکے بھاگ نکلے اور باعث اسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوے اسواسطے کہ جب دیکھا انھون نے لڑائی کو کہ بھڑکایا ہی اسنے آگ
کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اسکی حملہ کیا انھون نے مع اپنے ساتھیون کے اور قابض ہو گئے بالیس پر اور وہ اسکو ہرقل
بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اسکے دشمن حاکم رومہ نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے
اور میل کیا انھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے انمین کہ نہین مارے گئے تھے رومی اس قدر مگر اجنادین
اور یرموک مین اور مارے گئے تنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اسکے بیٹے ایہم کو
پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان انکا اور نہ پائی کچھ خبر انکی راوی نے بیان کیا ہی کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھر گئے
لوگ انکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ ان تنصرہ کے جو جبلہ

جو جبلہ اور اسکے بیٹے کے ساتھ بھاگے تھے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمۃ اور عروہ بن واثق
اور سیف بن واقد اور ہمام بن سالم اور سوائے اُنکے اور لوگ تھے اور انھین کی نسل سے افریج ہین اور لے لیا مسلمانون نے
خیمون اور گھوڑون اور ہتیار و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوئے اور ستر ہزار
مارے گئے اور بھاگی رومی متفرق پس بعض گئے بیچ جانب انطاکیہ کے اور بعضنے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین پسر ہرقل کے اور
بعض اُنمین سے جا ملے کنارے دریا کی طرف پس جب کہا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا گیا
مال اور اسباب اور قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے
اللہ تعالی کی اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور یوقنا اور ریگانے اُنکے
پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوئے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہمراہی اُسکے بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے
ہوئے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ وہ قوم
ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر
اسلام کو اور انکار کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی
انطاکیہ اور اُن لوگون کے جو اُسمین تھے پس یہ دعا مانگی اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلیب بن قطنس تھا اور وہ جاہل تھا اپنی قوم مین پس ارادہ
کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس اکٹھا ہوئے رئیس گروہات کے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو طرف ان عرب کے
اور مصالحہ کر تو ہمارے اور اُنکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہوسکے پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی
پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط
اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹھیلون والا ہی اُسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اُسکو پس کہا یوقنا
نے کہ مین پھر رکھا یوقنا نے اپنے ہاتھ کو بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اُس سے کہ کہہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ
ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرین مجھپر شماسہ اور رہبان لوگ اور مخالفت کرون مین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو اور معمودیہ
مین نجس کرون مین اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنے والے کو اور نہ پھاڑ ڈالون مین کپڑے مریم کے اور
سرہند اُسکا نا ڈیمہ مین نہ ذبح کرون مین قسون کو اور رنگون اُنکے خون سے دولھن کے کپڑون کو ورنہ رکھون مین مسیح مین زعفران کو اور تکذیب کرون مین

سون انجیل کی ورنہ جانوں میں مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ زندہ ہو ورنہ جانوں میں مریم کو زنا کرنے والی ورنہ رکھوں میں
مسیح میں خصن حیض یہودیہ کو ورنہ بجھا دوں میں قندیلوں کنیسہ مرجس کو ورنہ بیاہ کروں میں ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہاں تک کہ نہ پاک
ہوں میں کبھی ورنہ دھوؤں میں اپنے کپڑوں کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالوں میں کنائس اور دیروں کو اور قبول کروں میں عیدوں اور
جماعت کو ورنہ عبادت کروں میں لات و ہوت کی اور انکار کروں میں ناموس کا ورنہ کھاؤں میں اونٹ کے گوشت کو عید شعانین میں ورنہ روزہ
رکھوں میں رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤں میں اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھوں میں یہود کے
کنیسوں میں اور رکھوں میں کہ عیسیٰ بنانے والے چیزوں کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کروں میں تمہارے اور تمہارے ہمراہیوں کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور انکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکے واسطے بنایا تھا
اور دائیں جانب انکے خالد بن ولید اور بائیں جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورہ فتح کو انکے سامنے اور برابر چلے جاتے
تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب لحان تک پس اترے وہاں اور بنایا اسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور سولی
پر چڑھایا وہاں کے حاکم کو پس ہاں کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزوں کے پس نہیں تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک
معلوم ہوا شہر اسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اسمیں ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتوں سے پس نہیں چھوڑا
ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہاں ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا انھوں نے ایک خط فتح کا بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور عبارت
یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر
اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمی انطاکیۃ وقتلت الیہا وکثرت عساکرہم ونصرنا
اللہ علیہم وہرب ہرقل فی البحر برکبتہ وانی لم اتم بہا لطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواہا وان یغلب حب الدنیا علی
قلوبہم فیقطعہم ذلک عن جاعۃ ربہم وانی معول علی المسیر الی حلب انا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدرب فعلت وان امرتنی بالمقام
اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب الطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم فدعتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک لانی
اخشی علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وشرح صدرہ فعجل امرک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط انھوں نے
اور مہر کی اسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانوں کے کون شخص تم میں کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ
منظوری کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا انھوں نے کہ ای سردار میں پہونچاونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہیں ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہر گاہ تمہارا ارادہ جانے کا ہی تو پوچھو
تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیویں وہ تمکو اس امر کی پس جلد گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے انکے سر پر اور
بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا انکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہیں مالک تھے
وہ دنیا کی چیزوں سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان

اور ایک کانسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی
چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانے کے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والون کو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربائے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو بن سعید
کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے میرے مالک اجازت
دو تم مجکو اس امر کی کہ ہوون مین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے
آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین کس امر
بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمھارے آزاد کرنے کے
اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ پر پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہائے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے
بیان کیا ہے کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مین نے
مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے بقیع کے پس کہا
مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس تبعیت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا حال کیا ہے اور مین کہتا
تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے پس جواب
دیا اُسنے مجکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس مرد نے
کہا اللہ اکبر اے زید تمھارے پیچھے کیا خبر ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہے پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور
نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے
بیان کیا ہے کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھ دیا مین نے اُسکو ساتھ ٹہنی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ
ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پا پیادہ اور پیچھے اُنکے غلام اُنکے سرفا چلاتے
تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطعہ انیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور ہو جمع
کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور دائین جانب اُنکے حضرت علی اور بائین جانب حضرت عباس تھے اور پیچھے اُنکے ایک جماعت
مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹھہرا مین سامنے
اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو اور کہان سے
آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین زید بن وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے کہ یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہؓ کا ہی
خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اُنپر انطاکیہ کو پس جب سُنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ
واسطے اللہ کے بحالت سجدہ کے درانحالیکہ رو رہے تھے لپٹے منھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تھا منھ
اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد و الشکر علی نعمتک السابغۃ پھر کہا اُنھون نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ
تعالی تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کس
چیز سے ہی رونا تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہؓ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق مَلِ نفس بڑا حلم کرنے والا ہی بُرائی
کا پھر دیا خط حضرت علی کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اسکے کہ سکون
ہوا اُنکو رونے سے کہ زیادہ ہوتی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ ای زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم
روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالی کا پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین
پھر بیٹھے حضرت عمرؓ زین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمرؓ الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وہب من النصر للمسلمین
وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقم با نطاکیۃ لطیبہا فان اللہ عزوجل لم یحرم الطیبات علی
المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلو من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک
ان تریح المسلمین من تعبہم فقد عہم یقیدون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک
منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد وانا غائب وقد یری الشاہد ما لا یری الغائب
وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان وجولک الی الدروب بالمسلمین صواب
فابعث الیہم السرایا وادخل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن
تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوف بالتقدم واما قولک ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت
فی التزویج فمن احب ذالک فدعہ ان لم یکن لہ اہل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الاما فدعہ فذلک امنون لفروجہم والسلام
علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے کہ روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمرؓ کو اپنے ثواب مین
پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ
ہوے اُنکی طرف حضرت عمرؓ اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای زید تاکہ توشہ دین تمکو عمرؓ اپنے کھانے سے پھر حضرت
عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے ایک صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُنسے
کہ لو تم اسکو اور معذور جانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُنکے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا

پس ہوئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے ہو اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا امید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی دینے کے واسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللّٰھم احملہ علیھا واطولہ البعید وسھل لہ القریب انک علی کل شیٔ قدیرؔ پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین رد کرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹتی جاتی تھی نیچے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا انھون نے انطاکیہ سے اور اُترے تھے وہ حازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے انمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا اُس جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے اُنسے کہ کیا سبب اس شور کا ہے پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس چیز کے ہے جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر اور حال اُسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات کے اور تاخت کی تھی انھون نے اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور نابلس پر اور لے لیا تھا انھون نے مال اور غنائم وہانکا اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولیدؓ سے اس امر اور اقرار پر کہ پھیر دیوین خالد بن الولیدؓ اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور بتحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولیدؓ نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولیدؓ نے اُن مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالون کو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولیدؓ نے وہان کے حاکم جرفاش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولیدؓ نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اس پل کا انھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد یمنی کو اور نابلس پر یادہ ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور انھین کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور پھرے تھے خالد بن الولیدؓ مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین بجانب خیمے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولیدؓ تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقے کو اور آیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے امیر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو حضرت عمرؓ کے کلام سے پس توڑا اور کھولا انھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر ارادہ کیا مسلمانون پر اُسکے پڑھنے کا اور اُٹھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ اے گروہ

مسلمانوں کے [illegible] چھوڑ دیا ہے [illegible] داخل ہونے ان پہاڑوں کے درمیان میں جیسا کہ [illegible] انھوں نے کہ تم
جانتے ہو [illegible] نہیں چاہتا ہوں میں کچھ مگر تمھاری رائے سے پس کیا مشورہ
دیتے ہو تم [illegible] اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے
کلام کو اور کہا کہ اے گروہ مسلمانوں [illegible] شام کا اللہ تعالی نے [illegible] اور باہر کر دیا تمھارے دشمنوں کو
اس سے [illegible] اور وارث کر دیا تمکو اللہ تعالی نے انکی زمین اور گھروں اور مالوں کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے
اللہ اور اسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم [illegible] یا داخل ہو جاویں تم [illegible] جانب اپنے دشمن کے پس سکوت کیا
لوگوں نے اور کچھ جواب نہیں دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہے
آیا بزدلی لاحق ہوئی ہے تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہے بعد خوشی کے یا اکتا گیا ہے [illegible] آیا نہیں باقی ہیں تمپر ایمان
اور نیکیاں تمھاری [illegible] نہیں ہے کوئی [illegible] خواہش [illegible] اور بزرگی کی تو پس خواہش کرو تم اسکی
طرف اور سوال کرو تم [illegible] اسکی اعانت [illegible] تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہے تمہارے واسطے دنیا اور اس چیز سے جو دنیا
میں ہے پس [illegible] جواب دیا میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ [illegible] نہیں ہے [illegible] سبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی
بے صبری کے [illegible] اس امر کو ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہیں ہے اور
نہ کوئی کام ہے [illegible] واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہے اور ہم تمہارے سامنے ہیں پس جس کام کا
تم حکم کرو گے ہم اسکو کرینگے پس تمہارا کام حکم دینا ہے اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور واسطے سردار کے [illegible] آیا نہیں ہے یہ امر کہ میں نہیں [illegible] اپنی جان [illegible] تم فرمان بردار
کرنے والا جلدی کرنے والا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانوں جس کسی کی کوئی رائے ہو اور موجود ہو اسکے
پاس کوئی مشورہ بیان کرے وہ اسکو اور ظاہر کرے اس امر کو جو اسکے نزدیک ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہے خدا کی کہ [illegible] سستی اور عاجزی [illegible] ہمارے دین پر اور
طلب و تلاش کرنا دشمنوں کا [illegible] اور جس امر کا میں تمکو مشورہ دیتا ہوں [illegible] یہ ہے کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے
کی طرف ان [illegible] پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا [illegible] ہونگی اسکے سبب سے آنکھیں مسلمانوں کی [illegible]
خبر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھوں نے کہ یا ابا سلیمان میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بناؤں میں ایک نشان واسطے میسرہ
بن مسروق العبسی کے اور سردار کردوں میں انکو اور انکے ساتھ [illegible] لوگ ہوں [illegible] کی ہے اس رائے میں [illegible] منظور کیا اس
مشورہ [illegible] انھوں نے اسکا [illegible] ان مقاموں پر [illegible] دشمن کے شہروں کے اور پھر آویں [illegible]
پاس [illegible] اللہ تعالی [illegible] پس عمل کرینگے ہم موافق اسکے خالد بن الولید نے کہا کہ پہنچے تم اچھی رائے کو
رحم کرے تمپر اللہ تعالی پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک [illegible] نیزے کو اور بنایا اسکے سر پر ایک نشان [illegible]

فصل
ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں سے
[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرنگ سیاہ تھا کہ اسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جھنڈا وہی نشان تھا
اپنے ہاتھ میں لیکر سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تجھے تم پہنچو شہادت دینے والے مسلمانوں پر ساتھ وہ لگی کے
بجانب شہر روم اور [illegible] آگے [illegible] اس نشان کو اور بیچ تمام پچھم دینے والے ملک روم کے اور ایسی فتح کرو تم جسمیں کہ ہو اس فتح
میں نام اور ذکر تمہارا دنیا میں اور ذخیرہ اور آخرت عالم آخرت میں اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ میں سے [illegible] بہادر
مرد کو اور ایک ہزار غلام کو بیچ قبائل کے تھے وہ کندہ اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور مذحج اور ذبیان اور حمص اور خولان
اور عک اور ہمدان اور نخع اور جذام سے تھے اور اسمیں بیس بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا انھوں نے اپنے پورے ہتھیاروں کو اور نظا کیا
تھا انھوں نے اپنے اس لباس کو جو قبائل میں مشہور تھا [illegible] یمنی اور عمامے عدنی تھے اور کمربند جسمیں [illegible] کے تھے اور جو غلام تھے
پس پہنا انھوں نے سرخ رنگ کپڑے کو اور انکے سروں پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے وہ تلواروں کو اور انکے ہاتھوں میں حربہ اور
تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام انمیں کہتا تھا اپنے دل میں کہ وہ ایک لشکر ہے [illegible] اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
واسطے ابو الہول کو مقدم اور سردار غلاموں پر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابو الہول ہو تم
آگے ان غلاموں کے کہ وہ تحت اطاعت تمہارے [illegible] اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور نہ مخالفت کرو تم انکی جسمیں وہ تمکو
مشورہ دیویں اسواسطے کہ وہ [illegible] پس کہا [illegible] کہ مجھکو بیعت اور اطاعت
یہ منظور ہے اور [illegible] ابو الہول [illegible] اور قبول کیا [illegible] قول ابو عبیدہ بن الجراح کو [illegible] کچھ لوگ
قوم ملی نے ناپسند کیا رہنا انکا تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض ان لوگوں نے [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور [illegible] بادشاہوں میں کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان
کیا ہے سو پہنچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس آیا انھوں نے انکو اور کہا ای آل [illegible] تم [illegible] کیے گئے ہو [illegible] ایک مسلمانوں
کے اور [illegible] نہیں ہے مگر مسلمانوں کی طرف [illegible] تمھارے [illegible] میں برائی اور [illegible] ہلاک ہو تم اُسکے سبب سے
اور جانو تم اس امر کو کہ نہیں ہے [illegible] اور غلبہ [illegible] بسبب کثرت [illegible] کے اور نہ بسبب شدت [illegible] کے [illegible] عاجز [illegible] سب تمھارے
دشمنان [illegible] مگر ساتھ مدد ہی اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے [illegible] اللہ تعالیٰ غالب [illegible] اور بزرگ تم میں [illegible] اللہ تعالیٰ کے نزدیک [illegible]
پرہیزگار ہے اور [illegible] اسلام میں [illegible] میسرہ [illegible] سبقت [illegible] بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار [illegible] اور صحبت رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس جب [illegible] وقت [illegible] کے اور جلدی کی انھوں نے قبول کرنے میں [illegible] تحت
نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب [illegible] وہ سب [illegible] میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس [illegible] کہا انھوں نے کہ ای سردار میں
نہیں جانتا ہوں [illegible] اور اس ملک میں ناواقف ہوں [illegible] جانتا ہوں کہ [illegible] راہ کو متوجہ ہوتا ہوں [illegible] ہلاک کرنے والی
ہے اس شخص کو جو نہیں جانتا ہے اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے [illegible] اپنے [illegible] مقرر کرو [illegible] تم [illegible]
راہبر [illegible] اور ضروری ہے ہمکو راہبر سے کہ راہ بتا دے [illegible] ہمکو [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ [illegible]

جنکو وہ امر جو بیچ ہوا تھا اور ضرور ہے تمکو اے امیر پس سامنے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر چیز کے واسطے جو داخل فرماتے تھے اور جانتے
تھے اچھائی اور برائی کو انکی اور خیرخواہی کی اُنکے واسطے مسلمانوں کی پس تعجب کیا میسرہ نے انمین سے ہر شخص اور ہر ذمہ داری کی اُنکی عقلمندی کی اور دور کر دیا
وسیع دیکھ کر اور مشورہ کیا اور کسی کسی کو کہ ہوگا داخل ہونا مسلمانوں کا طالب اور تلاش مین کسی بیس شخصوں مین مشورہ دیا اور جو کہ دیکھا شہر قوص سے
اور کہا ہر ایک نے کہ اے سردار یہ شہر مثل اُن شہرونکے نہین ہین جنکو تم نے فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا اور
سخت جاڑے والا ہے اور وہ راہین تنگ اور گھاٹیان و غار اور جنگل مین پس کہا اہل روم نے رابہ ہے کہ پس تو آئے ہمارے پس تحقیق تو دیکھیگا ہمسے
کارہا عجب انکی خبر کو پس اُسی وقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتھ مین اور چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ
سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل و تکبیر و قرآن مجید پڑھنے کے عطا
بن جعدۃ الغسانی نے بیان کیا ہے کہ چلے ہم درانحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے تھا تا وقتیکہ آئے ہم بقعہ
یرامنح سا بہم چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساجور کو اور متوجہ ہوئے ہم طرف قورس کے پس اُترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے
پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوئے ہم بجانب [illegible] کے اور راہبر ہم چلتے تھے بیچ راہون گھیرنے والی دشوار گذار اور درختوں باہم ملے ہوئے
ہوئے اور پانیون بہتے ہوئے اور تنگ گلیون کے کہ نہین تھی اُسمین سوار کو جگہ پھرنے کی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ اگر داخل ہوا ہم معاملہ
ان جنگلون کا تو ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر سے کہ متعیاب ہوجاوے اوپر دشمن انکا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانون کے اور لے گئے وہ
مسلمانون کو اوپر نیچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانون پر گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ
پیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے لیے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبدالرحمن بن عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے
اُنکے سریہ مین اور تحقیق در آئے اوپر پہاڑون انکا انھون نے ہمارے ساتھ درون کو پس دیکھا مینے اونچے اور موٹے پہاڑون اور باہم ملے ہوئے
درختون کو اور میرے پاس گھوڑے تھے مین چڑھے سے پس جب اترا مین گھوڑے سے بیچ لیا مینے اُسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہے خدا کی کہ گھوڑے سے جو مین نے
اُسکے اتر گئے اور باقی رہے پاؤن میرے درانحالیکہ بہاتے تھے وہ خون کو دشواری راہ اور اُسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے
ساتھ اور ہم اُنکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُس دن مگر راہبر کہتا تھا مسلمانون کو کہ ہوشیار ہو اور
احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر لیویگا دشمن تنگ جگہ گذرنے والی کو تو ہلاک ہوجاؤگے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک
بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا اور دن مین آئی غار گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکال ڈالا تھا اسنے
اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اُس بین کی طرف پھر اہر مرد مسلمانون سے درانحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا
تھا وہ جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے داہنی اور بائین جانب سے اور وہ اس
الوالعول داخل ہوئے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا انھون نے اپنے ساتھ مگر خفتان اور دو چادرون یا دو چادرین
کو پس جب داخل ہوئے وہ زمین بلند پر پس کیا اُنکو شدت جاڑے نے اور پہونچی اُنکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے
اُنکو واسطے گرم ہونے کی پس کہا انھون نے کہ برا کرے اللہ ان کا فرونکو یہ خطہ بُرا ہے کا ہر گاہ اسقدر سردی اُنکے شہرین گرمی کے موسم مین

پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مارڈالے انکو اللہ تعالی اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے وہ اور کانپتے تھے وہ پس
دیکھا انکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے پس کہا اُسنے کہ ای ابوالہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمہارے بدن کے کھڑے ہوئے ہین پس اُسنے کہا کہ لاحق
ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ نہین گرم ہاتے ہو تم اس نے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہوئے ہون میرے پاس کچھ نہین ہی اور یہ مجکو کفایت نہین
کرتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے اُسکو ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابوالہول
نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہناوے اللہ تعالی تمکو ایک قطیفہ قطیفہائے جنت سے پس کہا اُنسے میسرہ بن مسروق نے کہ کیا
ابا الہول بخل کیا تُنے ہمسے ساتھ علم کے حالانکہ تو اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور مسلمان اُسکے نشان قدم پر چلتے تھے
اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہرہائے روم مین اینکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے تھوڑے حوض ڈالی ہین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اُترنیکا اور سبب
یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسی کو دو میسرہ نے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین اُنکو پڑا ہوا لشکر پس جب کوچ کا وقت ہوا کوچ کیا انکو لیکر میسرہ
ابن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسی کو راہ مین سواے اسکے کہ میسرہ نے اختیار کیا تھا احتیاط
اور خوف کو سے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ ہم نے نہین دیکھا ہمنے کسی کو سوے مسروق کے پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے
تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوئی مسلمانون کو ایک سیاہی بیچ شگاف جو پہاڑ کے پس چلے تئین کی گرد مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب
نزدیک سیاہی کے پہونچے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی دہات دو میون پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگون سے نہین ہی اُسمین کوئی مگر یہ کہ کسی
مسلمانون نے بانگ مرغون اور آواز بکریون کی اور نہین تھا کوئی اُسمین دور کرنے والا اور نہ باز رکھنے والا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال
جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ہوشیار رہو جاؤ اور احتیاط کرو تم اسواسطے کہ مین گمان
کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے
جو کچھ اُسمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے ابوالہول کو کہ وہ اٹھائے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین
کمل اور دو چادرون کو پس کہا مین نے اُنسے کہ یا ابوالہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے
ہی پس کہا مینے اُنسے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے
نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا جیتے عمر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لے لیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ
تھا پھر روانہ ہوئے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچا یا ہمکو راہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام
ڈرانے والا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانون کے اُسمین داہنے اور بائین کو پس اُترے
میسرہ اُس مقام مین اور وہ مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھرنے کا بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا انکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور
احتیاط کرنے والے رہین پس وہ اُس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ در آوے
اور ہجوم کرے اُنپر کہ دفعۃً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے مثل چوپایہ کے

تا اینکہ پھر لایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای امیر
مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس چلا ہی گیا مین اُسکی
طرف پس وہی شخص تھا پس لیا مین نے اُسکو پس لایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ تھے پس جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے
کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی اُسکا اسلیے سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے
اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول پایا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ تحقیق ہی تجھ پر یہ گبر کیا کہتا ہی
معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ ہرقل آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطینیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا
اُسکے پاس کے بھاگے ہوئے رومی اور سوائے اُنکے اور رومون نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی از روے صلح کے اور
مارا گیا حاکم اُسکا سولی پر پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رو دیا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریۃ الی یوم القیامۃ پھر جمع
کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا کہ مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہو دین وہ ہماری تلاش کو بجانب روم کے پھر تیار اور
آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ٹہرا ہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے دروب کے پس کہا میسرہ نے
معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے درانحالیکہ نہین پھیرتے تھے
وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جسکا نام عبد اللہ بن حذافہ سہمی تھا اور
وہ دلیران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین نہین اُٹھاتے تھے وہ سوا اُسکے
اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس کہا اُنھون نے میسرہ سے کہ کیا ہوا ہی مجھکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے
ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایک ہزار رومی سے پس
کہا ای میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بیصبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر
اس امر کو کہ مبتلاے بلا اور مصیبت ہووین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی دیار روم مین پس ملامت اور سرزنش
کرینگے مجھپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چیز کہ ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا
کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطے کہ ہمنے بیچ ڈالا ہی اپنی جانون کو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو
شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہنچیگی
اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور ٹھہرین اُنسے اپنی اسی
جگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ
قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین ہی بعد حمیہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ
اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤگے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا

تمہارا ہے واسطے جیش از بیگانہ کے پھر دشمن تمہارا ہے عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اُس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے
پس حکم کیا میسرہ نے اسکی گردن مارنے کا اور ماری گئی گردن اُسکی پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعتہً بلند ہوے اور دکھائی دیئے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون کے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس روشن کیا انھون نے
اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے
کھڑے ہوے انمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا انھون نے ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ لان رایتم ہذا اول
رایۃ وطلعت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم سیلحق بکم واعلموا ان الدنیا دار ممر والآخرۃ دار مستقر واسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا ینظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ ای میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب انکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم امید رکھتے ہین
مدد اور غلبے کی اوپر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس خوش ہوے میسرہ اُنکے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور انکے سوار ہونے
سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابو الہول کے اور اکٹھے مجتمع ہوے مسلمان نیچے
نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے لڑائی اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی کی انھون
نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون اور بہترین مدد کرنے والون کا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون
اور بہترین مدد کرنے والون کا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے یا ایہا الناس انی
اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ لو تواکقوم اشرف علیہم الموت فلم یجدوا منہ مہربا ولاحت لہم الجنۃ فجدوا الیہا وانظروا الی
ما اعد اللہ لہم فیہا فاحبوا السرعۃ لاتخول الیہا وہذہ الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے انکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب وہ دونون بازو مین پس مقرر کیا انھون نے میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعید بن الحنفی کو اور
آگے کیا غلامون کو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھون مین حربے اور تلوارین
تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر
پس نہین سُنا گیا ابو الہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا لشکر
رومیون کا اور بڑھایا انھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے انکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا
اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین انکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین
اور تھا وہ نصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اسکا ظلم ہمیشہ چھوڑتا
اور روکتا ہی آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ درآئے تم رومیون
اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائے ہین تمکو مگر موتین تمہاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین
جنہنے قسم کھائی ہی صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مارڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم باقی رکھین ہم تمکو پس گردن

رکھو اور منظور کرو ہم قید ہو جانے کو تاکر لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمہارے بارے مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس منصورکے ابو الہول وامس اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اُسکو اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہے تو یہ کلام مین غلام
ہمیشہ سے وکتا ہے ظلم اُسکا اور یہ تیر اکہنا کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتھون کو تمہاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس سوقت مین تو ہی ظالم ہی بسبب
اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے یون ہمارے آزمانے کے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ نیزے وغیرہ سے بنے والون کے
نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہے پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدون مین تجھکو زمین پر بحالت پہونچنے کے تیرے خون مین پھر وامس نے آگے کیا اپنے نیزے کو
اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکے گھوڑے سے بحالت لڑائی کے پس جب گرا وہ ضرور ہو کر خوش ہوئے ابو الہول
اُنکی نیکوکاری کے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر کہا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے
نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے بجانب ابو الہول کے اور ڈالا ہاتھ اپنے اُنکے ساتھی کو اور خوشنما
ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابو الہول کے وہ شخص گھبرا کر وہ ہستی نہین چھوڑا اور ابو الہول نے اُسکو نزدیک آنے
دہ تاکہ اُنکو نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرایا رومیون کو ابو الہول کے کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابو الہول کو اور
کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب سے کہ کوئی ہے اُسکے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتھ
اُسکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے وامس کے مقابلہ مین نکلنے کی پس اُسی وقت حملہ کیا اُنپر ابو الہول نے ساتھ نشان
کے اور تھے وہ پیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھر وہ اُسی وقت میمنہ کی طرف رومیون نے جنبش کی اور
قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا وامس کے کام سے پس یہی حال اُنکا ... داد دیتے تھے
دونون صفون کے بیچ مین اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے وہ مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون
جسکے پیچھے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے وامس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا
اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانون کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور
لگے قوم مین میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ تعالیٰ کے تھی نیکوکاری غلامون کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑ دیا
اُنھون نے وامس ابو الہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے وامس کو بحالت لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا
مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر جاری رہی آپس مین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کے نہین جدا
ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان مین اور گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور تھے یعنی مسلمان
یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر مانند کی
سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور راشد بن ہبیرہ اور مالک
بن حاتم اور سالم بن مفرح اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور شعر بن حسان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن مرہ اور ... بن شہاب تھے
اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حریث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صباعد اور حبیب بن صالح اور عبید بن ہبیرہ اور نعمان بن لجلاج

ذکر لڑائی وامس ابو الہول کا ...

زید بن ارقم اور ضرار بن حاتم اور روح بن سہل اور مثل ان ہمیشوں کے تھے اور پکڑ لیے گئے رومیوں سے تو ستر آدمی اور مارے گئے انمیں سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوئے دونوں لشکر تلاش کیا مسلمانوں نے واسس کو پس نہ دیکھا انکو اپنے بیچ مین پس شاق ہوا یہ کیا مسلمانوں پر اور بے آرام ہو گئے لوگ بسبب انکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا انکو مقتولوں میں پس نہیں دیکھا انکو پس شاق ہوا مسلمانوں پر یہ امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے پس تحقیق مبتلا ہے رنج اور مصیبت میں گئے مسلمان انکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہیں ہم اس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابو الہول واسس اور بکر جانے مسلمانوں سے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم میں سے جائیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابو الہول واسس اور انکے ہمراہی مسلمانوں کی جو گرفتار ہوگئے ہیں پس نہیں جواب دیا انکو کسی نے اس امر میں راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا انکہ ایک مرد مسلمان مثل ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس پا ڈالتے تھے اسکو یا گرفتار کرلیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق ہمراہ جماعت چار ہزار عرب اور غلاموں کے اور رومی بیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانوں نے اللہ تعالی کی راہ میں جیسا کہ چاہئے تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اس میدان میں اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا الآخرة واعلموا انہا اقرب الی احدکم من حبل الوریدہ فاستقبلوا الآخرة استقبال الوالدة لولدہا ولا تدبروا عنہا وتولوا لہا تولی المقرمن فرج الاسد فان ہؤلاء القوم قد خشیت ان یکون لک ہمنا منا وجزیرة شعہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حملوا حملوا جعون سیوفکم وعضوا علی النصال لما بایدیکم فذالک طریق النجاة زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے جبکہ سنا اسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈال دیا تھا اسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو ناموں کے ایک نام روز مرج القبائل اور دوسرا نام روز قطع الخطب بسبب اسکے کہ توڑ دیے تھے مسلمانوں نے میان اپنی تلواروں کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لڑتے رہے مسلمان تلواروں سے یہانتک کہ جانا انہوں نے کہ وہ نہ لوٹینگے یہ مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور بانہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی عرب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اپنے پر اور غلام لوگ موت کی لڑائی کرتے تھے اور مسلمانوں کا شعار اس دن النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہے خدا کی کہ لاحق ہوا ہمکو مسلمانوں پر اندوہ اور ہم کو پہونچے رنج اور سختی یہانتک کہ دفعتہً سنی ہمنے واسطے ہونے کے ایک آواز ڈرانے والی ایسی جو ہوا میں تھی وہ ایک غبار تھا پس تامل نظر دیکھا ہمنے اس غبار کو تو دفعتہً دور اور پراگندہ ہو گیا وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر رومیوں کے پس کہا ہمنے کہ یہ کوئی لشکر ہی کہ انکی طرف آیا ہی پس چھوڑ دی ہمنے باگ اپنے گھوڑے کی اور دوڑا ہمیں غبار میں تا کہ دریافت کروں میں کہ وہ کیا ہی اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی میں ساتھ ایک گروہ کے مسلمانوں سے اور مسلمان انکے بیچ میں تھے اور شور انکا بلند تھا اور سنا ہمنے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا ہمنے کہ یہ آوازیں فرشتوں کی ہیں پس تحقیق کی ہمنے آواز کی تو وہ آواز واسس ابو الہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے پیچھے اپنی سپر کے اور گرد انکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی سالوں کے بھل اور رومیوں نے ہجوم کیا تھا انپر اور نہیں سستی کرتے تھے وہ مسلمانوں کی لڑائی میں اور ابو الہول

جہاد اور کوشش کرتے تھے اپنے تنہا اور بار۔ کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے جبکہ حملہ کرتا تھا مسلمانوں پہ کوئی گروہ مارتے تھے
ابو الہول ایک اپنی تلوار کا آئین اور آزمایش کرتے تھے اپنے اور سنا میں نے انکو کہ شعر پڑھتے تھے پس پکارا میں نے کہ اے واسس
تمہارے پیچھے کیا ہے اور تم کہاں تھے کہ تحقیق سچ آئیں تیرے چچیرے لوگ ہمسردار میسرہ بن مسروق تمہارے سبب پس کہا انھوں نے
کہ اے بھائی نہیں تھا مگر سخت لڑائی میں اور گرفتار ہو گیا اور ناامید ہو گیا تھا میں اپنی جان سے یہانتک کہ پھر پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دورائیں میں نے ہمسردار میسرہ بن مسروق کے اور انھوں نے رنگین
کر دیا تھا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا میں نے انکو کہ اے سردار تو خیر سے ہو تحقیق انھوں نے کہا کیا تجھ کو خبر ہے تمہاری رحمت کرے اللہ خبر
آیا آئی ہے ہمکو مدد اور کمک تمہارے ساتھیوں کے پاس سے پس کہا میں نے کہ نہیں لیکن آئی ہے ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس سے اور تحقیق رہائی پائی واسس ابو الہول اور انکے ساتھی مسلمانوں نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اسی حال میں
کہ میں بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اسی وقت آئے ابو الہول اور ساتھی انکے اور وہ گویا ڈرائے اور تیر سے تھے ہم ان دریا
میں عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوئے دونوں لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں مارے گئے ہم میں سے زیادہ پچاس سے یا زیادہ کم
پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے انکے کہ مار ڈالا تھا ابو الہول اور انکے ساتھیوں نے ان لشکر سے
جنھوں نے گھیر لیا تھا انکو پس جب دیکھا ابو الہول کی طرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا انھوں نے پاپیادہ ہونے کا اپنے گھوڑے
سے تاکہ سلام کریں ابو الہول پر پس قسم دلائی انکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نہ کریں وہ ایسا اور آگے میسرہ انکی طرف اور مصافحہ کیا اور
بوسہ لیا انکے ہاتھ کا اور کہا کہ اے واسس کیونکر تھا حال تمہارا او اسنے کہا کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیوں نے مجھکو گرفتار کیا تھا اور
ڈالے تھے وہ ہمکو بیڑیوں میں پس ہوا ایسا ہی کیا تھا انھوں نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ اور ناامید ہو گئے تھے ہم اپنی جانوں سے پس جب چھپایا آفتاب
نے سو گیا میں پس دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں لایا ابن عباس یا واسس علام ان اللہ عنہ
عظیما پھر کھینچ لیا آپ نے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیوں کو پس کھل گئیں وہ اور طوقوں کو پس دور ہو گئے وہ اور ایسا ہی کیا آپ نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ
اور فرمایا کہ ابشروا بنصر اللہ انا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہو گئے آپ ہم سے پس لیا ہم نے اپنی تلواروں کو اور کھینچ لیا ہم نے انکو قوم سے کھینچ
سے اور حملہ کیا ہم نے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اپنے اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہے پس خوش کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے اور درود بھیجا البشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تھا جب دیکھا اس حضر کیجو
وارد ہوئی تھی انکے ساتھیوں پہ پکارا کیا اسنے انکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی تحقیق زیادہ رہا بادشاہ اور تم اسکی حمایت کرنے
والے ہو اور اگر نہ کرو گے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر ہر تو البتہ میں تمکو پیش کرونگا انکے اور انکا ذکر کرونگا میں بادشاہ
حال سے پس قسم کھائی آپس میں قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس جب حکم کیا
اسنے آگ کے روشن کرنے کا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑ دان پر اور جا دیدبانوں پر اور بھیجکر بلایا اسنے تمام ان شہروں کے لوگوں کو اور رومی آتے تھے
ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہیں گزرے تھے اس پر کچھ دو دن تا اینکہ آئے رومی اور ارمنی سے تیس ہزار اور مسلمانوں نے نہیں

پروا کی انکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی پڑہی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگون کے ہین جنھون نے نماز خوف
پڑھی تھی اندر روم کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تھا روم مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا پس جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز
سے کھڑے ہوئے وہ لوگون مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا یہا الناس اصبروا المنازل بکم فان الصبر عند نزول المصائب باب رحمۃ
من اللہ لنا ونحن فی صدور الاعداء وقد دار بنا جیش عظیم نحن الا قلیل کم الا ینصر اللہ وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا ابعد بکم
وبیننا وبین الجیش سبعۃ ایام وما کان ظن الامیر انا نلاقی مثل ہذا الجیش العرمرم پس کہا اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے
میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب اللہ تعالیٰ کے جنت
پیاسے طرف ٹھنڈے پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مین نے اپنے اس کلام سے مگر تمہارے مشورے کو اور
مین مناسب دیکھتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون مین کسی کو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُسنے سعید
بن زید نے کہ ہان یہی امر جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح
کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر
اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین قلعون اور زمینون اور سب اُنکے شہرون سے اور اُترے ہین تا ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا
راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاہد نے لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے اپنی جان سے چلتے مین اور نہین ٹھیرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر
مین اور اُترے ہوئے تھے ابو عبیدہ بن الجراح جابیہ مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمے کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے
تا اینکہ ٹھیرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل بیہوش کے بسبب سختی کے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال مین جانا انھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانا اور پانی اور پس کھایا
اور پیا اُسنے پس جب حاصل کی اُسنے کہا انھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی ای برادر رومی یا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
قسم ہی خدا کی اے سردار ولیکن روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعے اور شہر سے لوگون کو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا اُسنے
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کو میانون کے اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا اور
قتل ہو جانا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح وقت سے حال کے
معاہد کی اور اُٹھ کھڑے ہوئے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اُنکو اُس حال مین
کہ درست کرتے اور دیکھتے بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُٹھ کھڑے ہوئے واسطے
اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی اے سردار پس سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور
لے گئے اُنکو اپنے قیام گاہ کی طرف اور کہا معاہد سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس
کھڑا ہوا معاہد اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ مَا نَصَرَہٗ وَلَمْ تَجِدْ لَنَا ظُلْمَ الْحَمْدِ عَلٰی ذٰلِکَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّبْرِ عَلَی الشَّدَائِدِ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ بعد اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ اور میں نے بتحقیق قیام کیا

ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ اور نہ بخل کرونگا میں ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اسکے رسول پر شاید کہ وہ دیوے

میرے تئیں اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجھکو شہادت اپنی راہ میں پھر چلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا

اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن میں لٹکایا اپنی تلوار کو سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے

نیزے کو رکاب میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانوں میں اور متوجہ ہوئے وہ بجانب

جلدی کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اٹھانے رسول اللہ کے پس اگر نہ بار رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر

آئینہ جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمیں سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے انکے مقرر کیا عیاض

بن غانم کو ساتھ ایک ہزار سوار کے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب چلے خالد بن الولید

بجانب مدد میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا انھوں نے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا اِلَیْھِمْ سَبِیْلًا وَاطْوِ لَنَا الْبَعِیْدَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا

مَنْ لَا یَرْحَمُنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۔ اور دوڑتے آئے وہ دوڑتے ہیں اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا انکو

رومیوں نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہیں جدا ہوتے تھے وہ رات تک تا اینکہ آجاتی تھی ریکی پس جب حائل ہو جاتی تھی ریکی

دونوں لشکروں کے بیچ میں جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیوں کی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قبل انمیں واقع ہوا تھا گویا وہ قوم

تھی کہ بار رکھی گئی تھی انسے موت واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیر ہوئی خالد بن الولید کے آنے میں میسرہ پر بسبب دیر لگانے کے ابو عبیدہ

بن الجراح نے اور کہا انھوں نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ سَیِّدِ عُرَفَائِنَا فَضْلًا اِلَیْنَا مَا کَانَ رَسُوْلُکَ لَا تُطِیْلُ لَھُمُ الْبَعِیْدَ سَھِّلْ عَلَیْھِمُ الصَّعْبَ

الشَّدِیْدَ وَالْحَفْھُمْ بِاَصْحَابِنَا یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میسرہ اور ہمراہی انکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے انکے واسطے

یا کسی مدد کے کہ اترے اپر عبد اللہ بن سعید الانصاری نے ثابت بن عجلان سے اور انھوں نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا

سلیمان نے کہ تھا میں ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی میں اور ہر رات دن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلواروں کے میانوں کو

اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانوں کے اور ہم صبح کو اٹھتے تھے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تھے

پس نکلا ایک دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہیں اور اسکی دونوں کلائیوں پر دو بازو لوہے کے تھے

اور اسکے سر پر ایک خود تھا کہ وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اسکے صلیب جوہر کی تھی اور اسکے ہاتھ میں ایک عمود لوہے کا تھا گویا وہ

اونٹ کا ہاتھ ہے پس گھس گیا وہ اور پکارا اسنے دونوں صفوں کے بیچ میں اور بلایا اسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان میں یہ بطریق ان

بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیوں کے ساتھ بھیجا تھا پس گھسا دیا اسنے اپنے گھوڑے کو اور بلایا تھا ہمکو واسطے

لڑائی کے اور تعریف کرتا تھا اپنے کلام میں میسرہ بن مسروق سے مترجم نے کہا اے گبر یہ ملعون کیا کہتا ہے مترجم نے کہا کہ وہ اپنی

بڑائی بیان کرتا ہے اور بلاتا ہے واسطے لڑائی کے اور کہتا ہے کہ نکلیں میرے مقابلے کو بہادر اور دلیر لوگ تمہارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص جائیگا بجانب اسکی لڑائی کے اور کفایت کریگا اسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے
قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیوں کے پہنے تھے پس جب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جانا اسنے کہ وہ بعض منصرہ عرب کے ہیں لیکن مشہور کیا ہے
اسلام کو اور مسلمان ہو گئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر انسے رومی زبان مین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب
دیکھا اسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہے حملہ کیا اوپر جانب نخعی کے اور مارا اوپر اسکے ایک ضرب کہ جو اسکے ہاتھ مین تھا لیکن پیچھے کو پھیر گئی اور
ور آیا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا وہ گھوڑے کے سر پر اور گر پڑا گھوڑا اسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پانوں کے بل اور قصد کیا اسی مرد کا
کہ دوڑا دین وہ گبر یہ ساتھ ایک تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ او میرے بھائی نخعی پھیر تم اپنے پیچھے کو اور چھوڑ دو تم اپنے ہاتھ کو
بجانب ہلاکی کے پس فورا پھرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا انکا گبر نے پر آکر مارنے سکے وہ نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا
گبر نے انکے مارنے کا دوڑے اسکی طرف عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور چلا کر ڈانٹا گبر کو پس متحیر ہو گیا وہ اسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے
اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوے وہ مسلمانوں کے لشکر مین اور حملہ کیا عبد اللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اور لڑائی
کے میدان مین امر سخت ہوا ان دونوں کے بیچ مین گرد و غبار اور عبد اللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار انکی
گبر مین بسبب کثرت اسکے ہتھیاروں کے اور گبر جب مارتا تھا عبد اللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کر دیا
اسکو بوجھ نے اور گرانی اسکے بازو نے اور بڑھ گئی ان دونوں کے بیچ مین لڑائی اور ملاقی ہوے وہ دونوں وار دونوں سے کہ جگہ
کی اسیر عبد اللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب کیا اسنے سینے کو اور مل گئی اسکی انی جو تھی
چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اسکی گردن تک پس اڑ گیا سر اسکا اسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکلنے کا اسکے نیچے سے
اور پھیر جانے کا اسکے ساتھیوں کی طرف پس دوڑے اسکی طرف عبد اللہ بن حذافہ پس لے لیا اسکو اور اترے وہ بجانب گھوڑے کے
اور لے لیا اسباب اسکا اور پھرے بجانب مسلمانوں کے پس مشہور گذرا یہ امر رومیوں پر عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ مگین
کیا رومیوں کو مارے جانے اسکے بطریق کے اور اس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا ابن اسحق نے بیان کیا ہو کہ اٹھے کو نکلا دوسرا بطریق
اور کہا اسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مار ڈالا گیا اور ضروری مجکو اسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہوں اس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہی بطریق کو پس
گرفتار کرونگا اس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اس سے کہ یہی مارنے والا تیرے بطریق کا ہی پس
کر تو اسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول
کی جگہ گرنے پر حالانکہ لے لیا عبد اللہ بن حذافہ نے اسباب اسکا اور سر اسکا جدا تھا اسکے بدن سے پس دیا بطریق پر نظر مہربانی کے
اسکے واسطے اور قسم کھائی اسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی اسکو اسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہانتک
کہ نزدیک ہوا مسلمانوں کے لشکر سے اور کہا اسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانوں کے قریب ہی کہ اللہ غالب اور بزرگ
ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنے کے ہم پر اور بوجہ تمہارے کاموں کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلہ کو مارنیوالا اس بطریق
کا تا کہ معلوم کروں مین اس سے بحق کو اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھوں مین کسی کو بعد اسکے اسکے ساتھیوں سے پس جب سنا سہمی عبد اللہ بن حذافہ

نے کام تمام کر دیا اسکو اور انکی مدد کی انھون نے سکینت نازل کی طرف اسکی پس نہ کیا انکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے انکی صحبت مین اور مہربانی

دیکھے حال پر اور سنبھالا انھون نے انکو اور شفقت کی ان پر بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے کہ نکلے

مقابلہ میں اسکی طرف اور نگاہ رکھی عبد اللہ نے کہ ہے سبب اپنی ذات کے پس کہا عبد اللہ بن حذافہ نے کہ اے میرے سردار و بلا تامل مجھکو

میدان میں اسکے پچھے جانے دو کہ تم ہرگز اس حال مین نہ جاؤ مفضل بن کرنے والا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون

تجھپر سبب تمہاری شفقت اٹھانے کے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا کیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر شفقت اٹھانے سے دنیا مین اور

نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین بچاتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ ڈرنے کو

نکلیگا اسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر نکلے عبد اللہ بن حذافہ اور انکی سواری مین گھوڑا البطریق کا تھا جسکو انھون نے مار ڈالا تھا

اور نہین بدلا تھا انھون نے اپنے سامان لڑائی سے کسی چیز کو اور انکے ہاتھ مین چھرا اور بھالا بھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے

اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اسنے کہ عبد اللہ بن حذافہ ہی قاتل ہین انکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی

اسنے عبد اللہ کو اس امر کی کہ وہ گرد اوڑاوین تا اینکہ جست کی اسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبد اللہ کے اور حملہ کیا انپر گویا وہ پہاڑ

تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور جنگل مار ڈالا انپر اور کھینچا انکو اپنی طرف اور جدا کر لیا انکو انکی زین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا انکو اپنی

قوم کے پاس اور سپرد کیا انکے اصحاب یا انکے لوگون کو اپنی قوم سے اور کہا انسے کہ قید کرو تم انکو ساتھ لوہے کے اور لادو لیجاؤ تم

انکو جانب قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ انکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اسکو کہ یہی قاتل قیس بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا

پھر گرفتار کیے گئے عبد اللہ بچشم تو لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر ارادہ بطریق نے

لڑائی کی جگہ مین اور وہ نہ کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر ارادہ بجاب لڑائی کے پس نکلے اسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ

بن مسروق نے اپنے دل سے کہ ای بیٹے مسروق کے کیا نہین شرماتے ہو تم اللہ تعالی سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون

کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو انکے حال کو کہ گرفتار ہو گئے عبد اللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پیچھے

ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمہارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے روز حساب اور پرسش کے پھر بلایا انھون نے سعید بن زید

بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا انکو وہ نشان جو بنایا تھا انکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے

اور کہا سعید سے کہ رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجھکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہے اور

اگر مار ڈالونگا مین اسکو ہوگا وہ حق واسطے عبد اللہ بن حذافہ کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ

بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنے والے تھے پس گرد اوڑا دیا انھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا

انھون نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے انپر اور گرد اوڑا دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہو گیا کام انکا

دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوئے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون نیچے گرد کے

اور ہر گروہ لشکر کا گردن اٹھائے ہوئے دیکھتا تھا ان دونون ساتھیون کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدد کی تا انکو [illegible]

[illegible]

سے پس نہیں [illegible] کیا میسرہ بن مسروق [illegible] اسکے کلام [illegible] کہا انھوں نے [illegible]

میرے دین کی کہ نہیں [illegible] بات [illegible] میسرہ بن مسروق نے بسبب [illegible]

پر کلام اللہ تعالی کے مسلمانوں پر [illegible] حقیقت اس [illegible] کہا تھا پس جرجیر البطریق نے

اپنا ہاتھ اٹھایا اپنے ہاتھ کو [illegible] اسکو جگہ سے [illegible] ظاہر ہوا نشان [illegible] تھا خالد بن الولید نے

ہاتھوں میں پس جب دیکھا اسکی طرف مسلمانوں نے تکبیر کہی [illegible] پس بسبب بزرگی اور دبدبہ انکی تکبیر کے [illegible] ہو گیا ہاتھ

کا میسرہ بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ [illegible] دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانوں کا ہے پس یا محمد یا اصحاب رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصد کیا انھوں نے اسکے جدا کرنے کا اسکے زین سے پس نہیں پائی انھوں نے قدرت راہ اس امر کی

اس واسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا [illegible] پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اسکے گرا دینے کے اور دیکھا [illegible] نشان خالد

بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک ہوا ہے اسکے اور وہ ارادہ رکھتے ہیں اسکی طرف کا پس جانا اسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہو [illegible]

اسنے تلوار کو بار دے مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اتر گئی تیز تلوار اور ہڈی اسکے [illegible] ہاتھ پرا [illegible]

کاٹ ڈالا اسکو اور پھر گیا اپنے زین کی طرف اور پھر البطریق بجانب اپنے ساتھیوں کے حالانکہ ہاتھ اسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالاں کرتا تھا [illegible]

بہت تھکنے پر [illegible] پس ملے اسکو غلام اور مصاحب اسکے اور لادلیا اسکو اپنی گردنوں پر اور لائے اسکو خیمے میں اور داغ دیا انھوں نے اسکے

ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اسنے میسرہ بن مسروق نے

جو گذرا تھا اسپر [illegible] اور حال گرفتار ہو جانے عبداللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا گرفتار ہو گئے

مثل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہونگے [illegible] عبداللہ بن حذافہ [illegible] اللہ تعالی نے

اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا انھوں نے ایک [illegible] لشکر سے

وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا آنکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنے کا طرف خالد بن الولید کے

پس باز رکھا اسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا انھوں نے کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ بطریق [illegible] قاصد بھیجا ہے واسطے [illegible]

اور اسنے [illegible] کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمھاری طرف [illegible] اسنے اس امر کو کہ [illegible] تمھارے مقابلے لڑائی کی اور وہ کہتا ہے

کہ آیا منظور ہے تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیں ہم تمھارے قیدی کو اور دیویں ہم تمکو اسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہروں اور ہماری

لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تم سے پس نہ جدا ہونگے ہم تم سے مگر تین باتوں کے فیصلے پر اور مقدمہ قیدی کا پس اگر چھوڑ دوگے

تم قیدی کو ازروے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہے [illegible] تم قیدی کو ازروے سختی اور ناپسندیدگی کے پس کہا

اسنے [illegible] کہ آیا تم [illegible] سردار [illegible] ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں پس کہا اسنے کہ اگر مناسب سمجھو تم اس امر کو کہ توقف کرو تم لڑائی میں [illegible]

اور رات پس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کرین ہم راستے مین پس مین اور تم ہو پاو دستے بطریق اپنے ہاتھ کے ورد کئے اور آوینگا تمھارے
پاس پس منظور کریگا اس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا بہتہ منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم
کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنے والون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمون کے دروازون پر اور زیادتی کرینگا اُسکے روشن
کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولا الا انھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیمون کو اُنکی حالت پر اور آگ شعلہ
زن تھی خیمون کے دروازون پر اور روانہ ہوے وہ ابتدائے شب مین پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب دوسرا
دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان پس انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص خیمون سے پس نہ دیکھا
اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگلیون کو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھون سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس باز رکھا اُنکو میسرہ بن
مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گذار اور دور مین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم بجانب لشکر
مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھر آ لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین
تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا اُنکے پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش
ہوئے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامت پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اُنسے اور مرحبا کہی اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہین
مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ بن حذافہ
کا دشوار گذرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب درون اور سرگذشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط
ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور
اُنکے غالب ہونے کے اُنکے دشمنون پر مگر اندوہناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہوجانے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے
کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تاکہ روانہ کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ
کو اور نہ بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون کو جو کہ توجہان کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل اس عبارت سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر
بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ہذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک وہو عبد اللہ بن حذافہ فان
فعلت ذالک رجوت لک الہدایۃ وان ابیت بعثت الیک رجالا لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع
الہدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا اُنکو اُسکے روانہ کرنے کا بجانب ہرقل بادشاہ

روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا انھون نے ایک مرد کو سعاہ بن سبیح اور ذمہ دار ہوئے فدیہ اُسکے
واسطے مزدوری کے اور آیا اُسکو خط اور روانہ ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے
حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ فرو گذاشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ
کو اپنے پاس عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلۂ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ مین اُنکے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تبیعت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمہارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنے
والا اور جدا ہونے والا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو
تم میرے دین کو تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامۂ ان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے
دین مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام او راہل اسلام سے اگرچہ دے
دیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نہ کرونگا پس کر تو جس امر کا کرنے والا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب
کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی
خدا کی مین کہ مین نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مینے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا
کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ کرو
اُنکو ایک گھر مین اور کرو اُنکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین ڈالیگی اُنکو بھوک تو کھاوینگے اُسکو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو
راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر کیا غلامون نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا انھون نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ
گوشت خنزیر اور شراب تھی اور بند کر لیا انھون نے دروازہ کو اور چھوڑ دیا اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ اور بیان کیا ہی کہ ہرقل
مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی نہین ہو رہی سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ سال
مرا اور جسنے یہ معاملہ عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا
پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اور نہ اختیار
کریگا ذلت کو اور جو کچھ ہم کرینگے قیدی کے ساتھ مسلمان بھی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اگر پچھاڑیگا
اُسکے ہاتھون مین ہم مین کا کوئی بلایا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ
وہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے کھانے سے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا
اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس سے اور حرام کیا ہی اُسکو پھر علاوہ اسکے وہ حلال ہو گیا ہی پر بعد

[illegible]

لکھا واسطے حضرت رضی اللہ عنہ کے عبد اللہ بن حذافہ ۱۲

تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ موید طعن مسلمانون کا ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر گئے وہ لوگ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اوپر بہ کیا سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو مشہور کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تمکو پس لو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین حکم کیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کے یکجا ہونے کا اپنے پاس پس جمع ہوے وہ یہانتک کہ بھر گئی مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایہا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی ہذا اللولو ہدیۃ وقد جعلنی المسلمون منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین اے سردار مسلمانون کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من اولاد المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لی بمطالبتہم یوم القیمۃ پھر بیچ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانون کے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفرطات اور قابیتہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون اور شہرون کو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین ہات کے گھرون سے اور اُسمین خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مینے اُسکو پس سردی کی اُسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا مینے برا کرے اللہ تعالیٰ ان بے ختنہ بریدہ کافرون کا شہر اُنکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے ہین ہلاک ہوجانے کو بسبب شدت سردی اُنکے شہرون کے پس سنا ایک مرد نے نصاریٰ ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو بہ ارادے نزدیکی حاصل کرنے کے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھون مین اور نہ مار ڈالون مین اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر یہان کے انگور مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پی لو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مشہور چشمہ کی جسمین پانی تھا پس پیا مینے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین درانحالیکہ جھکتے تھے ہم نشہ

سے پہنچا مار ڈالا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا
ابو عبیدہ نے اُنکو اس عبارت سے اما بعد فمن شرب فحدوہ علیھا واقم حدود اللہ تعالیٰ کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب
پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بلایا اُنھون نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیون کو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے ساٹھ
کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین
کیا اُنھون نے مجھکو کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجھکو شراب پر یہانتک کہ
پایا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب
پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا
کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تو نے راہ بتلائی مجھکو
اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ
نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجھکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ احتیاط کرو تم اُسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا
مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کر دیگا تمکو پس کہا مین
نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالیٰ کہان تھا تو ان چیزون سے
ابتدا سے حال مین پیشتر اُسکے کہ مارا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر
تا اینکہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو
بھاگ گئے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ سے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اَسّی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے
ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس
چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر سب لشکر کو تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے
گرد تھے پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین اور اُنکا ایکہ سنتا تھا وہ اُنکی باتون کو پس جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور
کھڑے ہونے کا اٹکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کر اٹکھڑایا اُسکی زبان پر
پس جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور
مار ڈالا اُسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈالنے والے کو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا
حال ہی پس بیان کیا لوگون نے اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانے کا پس خشمناک ہوے عمرو بن العاص اس واسطے
سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ اے لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کس واسطے نہ لائے تم
اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمارے اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگون کے
اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے لشکر مین کہ جو شخص پاوے

کسی غریب یا جاسوس کو نہ آنے دو۔ اُسکو میرے پاس ایک راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دیر کی جاسوس کی خبر سے قسطنطین پہچانا
اُسنے کہ وہ مار ڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُنکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین اور دیکھا اُسنے
مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ قریب اور بلند ہوا مین
مسلمانون کے لشکر پر اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہین ہر ایک شیر دلیر اور کرگس پیر اور بزرگ ہین کہ چاہتے اور دیکھتے ہین موت
کو بجاے مال غنیمت کے اور زندگی کو تاوان پس جب سنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہے مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قربان کی
ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت لڑائی پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مرجاؤنگا مین بحالت صبر
کے پھر بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور راہب اور رندیچہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک
نشان چاندی کے تیر سے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام
مسکال ذکر تھا اور وہ شہر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ بتحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگون پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ
ہے میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی
دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دمستق کے اور نام اُسکا حرسقیا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو ملجانے کا
پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے
قسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ دفعۃً
قریب اور بلند ہوا ہمپر بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہم سے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے
اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوئے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچ ہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین ہر مرد ہم مین کا
لڑیگا دو مردون سے پس ہم اُسی حال مین تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس
کہا عمرو بن العاص نے اعتصموا رحمکم اللہ باللہ تعالی والیوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تزاید المداد فان الجهاد اوفی متجر
فوز علی من قتل فی صفوف الکفار فیکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ ینال من اللہ سابغ نعمتہ قال اللہ عزوجل ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون والی ان الجاسوس الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد
اخبرنا بمسیرۃ الجیوش وکثرتها الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولکن امر اللہ عزوجل لا یغلب پھر بلایا عمرو بن
العاص نے اپنے پاس دلیرون کو اور کہا اُنھون نے کہ بتحقیق مناسب دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ کہلا بھیجون مین
امین الامت ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کے اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہے اور کہا اُنھون نے کہ اے لوگو
کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا جانب امین الامت کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوئے ہین شاید کہ وہ ہماری مدد
اور یاری کرین جیسا کہ مدد کی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہین اور ساجد اُسکا اللہ غالب اور
بزرگ ہوگا ربیعہ بن عامر نے کہا اے عمرو دیلاقی ہوا پھر تو تم ہمکو لیکر دشمن سے اور صبر کرو تم اللہ غالب اور بزرگ ہے اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا ا سکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا اُنھون نے لوگون کو آمادہ ہونے کا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجی بشیر و نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکناے اس زمین کی آبادیون سے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اُسکی آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہی تعداد اُنکی اور زیادہ ہوگئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے حال کا اور نہین ہی یہ لشکر زیادہ باہان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور بہ تحقیق بدا حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب ترفکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اُسنے ایک بڑے مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت کر تو اور کہہ تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالون کی پہنے تھا اور سوار ہوا سبز رنگ استر پر اور لی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ جسیم قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنے کو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائی کی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے دین کا اور وہ دانا بینا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتون کو پس نہ ظلم اور زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اس قس نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا انھون نے کہ اے لوگو تحقیق سنا تمنے جو کچھ کہا اس ملعون ختنہ بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب خدا مندی اور پسندیدگی اللہ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس چیز کو جو سنگا وہی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی اُنکے رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا انھون نے کہ یا عمرو مین اُسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے بلال بتحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام تر رگ

باہان نے ... مسلمانون کے ... واسطے مقابلے دشمن کے

اور فصیح اور مسجع اور مقفیٰ ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر پہ کہ
چھوڑ دو تم مجھکو کہ جاؤن مین اسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجھکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ
تعالی سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی
بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤ گے تم مجھکو اگر چاہا اللہ تعالی نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل
درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے انکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور انکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے
ڈرتے تھے اور اسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر انکے عمامہ صوف کا تھا لٹکا کے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان
کو اپنے شانے پر اور عصا انکا انکے ہاتھوں مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا انکی طرف قس نے زشت اور زبون جانا
اسنے انکو اور کہا اسنے کہ مسلمانون کی آنکھون مین تم ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے انکو کہ اس
مین بات چیت کرین تو بھیجا انھون نے ہمارے پاس ایک کو اپنے غلامون سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونے کے انکی آنکھون
مین پس کہا اسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ کلام کرے وہ جواز
رکھتا ہی پس کہا اس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہون اور نہین ہون عاجز تمہارے
سردار کی جوابدہی سے پس کہا اسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمہارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے تاکہ بات چیت کرین وہ
سمجھے اور نہین ہی یہ امر مگر اس وجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم انکی آنکھون مین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت
بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اسمین حرف بلال کے حال اور صفت سے
پس کہا قسطنطین نے اسسے کہ پھر جا تو انکی طرف اور کہ تو انسے کہ بھیجا تھا بادشاہ نصرانیہ کے بیٹے نے تمہارے پاس
بارادہ طلب بعض تمہارے سرداران کے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون
سے پس پھر آیا ترجمان بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ
ہم چاہتے ہین کہ تمہارے لشکر کے مالک اور تمہارے سردار سے ہم بات چیت کرین پس پھرے بلال حالانکہ وہ
متکسر دل تھے اور آگاہ کیا انھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ مین اسکے پاس جاتا ہون پس کہا اسنے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگاہ کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑو گے تم
مسلمانون کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالی مہربان ہی اپنے بندون پر اور وہ بڑا مہربانی کرنے والا ہی اپنی خلقت پر مگر تو تم نشان کو اور
بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالی مالک اور خلیفہ ہی تیرا پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ
عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے
اور سر پر انکے زرد رنگ عمامہ مصری تھا کہ پھیر لیا تھا اسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اسکی چوٹی کو اور کمر مین انکے پٹکا دوال

ذکر لڑائی قیساریہ اور جانا عمرو بن العاص

پاس قسطنطین کے بات چیت کے لیے قسطنطین سے

کاٹتا اور لٹکا لیا تھا انھوں نے اپنی تلوار کو اور رکاب میں لٹکایا تھا اپنے نیزے کو پس ہوا بر وہ چلے گئے تا اینکہ ٹھہرے وہ سامنے اُس
ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا انکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اسنے عمرو بن العاص نے کس چیز سے تو ہنستا ہے ای
برادر نصرانیہ اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارا اٹھانے اور لینے سے ان ہتھیاروں کو کیا کام کروگے تم ایسے اور کیا
ارادہ کروگے تم کہا عمرو بن العاص نے کہا کہ اٹھانا اور لینا ہتھیاروں کا لباس اہل عرب کا ہے اور وہی بچھونا انکا اور اوڑھنا انکا
ہے اور نہیں لیا میں نے ہتھیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب عزت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤں میں تمھارے نزدیک کسی امر
میں پس ہونگے ہتھیار میرے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا میں انکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے سچ کہا تو نے ہم لوگ اہل وفا
اور نیک ہیں نہیں ہیں ہم دل کو مطمئن رکھو پھر ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای شاہزادہ
سردار پیکا تیرے پاس آئے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہیں پس سنا بادشاہ قیس کے کلام سے اور کہا اسنے کہ تو انسے کہ آویں میرے پاس اور
داخل ہوں جیسے ہیں وہ اپنے لباس میں پس لیا بادشاہ نے ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اسنے اپنے ملک کو اور شہر ایا
بطارقہ اور مدبر کو داہنے بائیں اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا انسے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی تمھی
تمکو پس اٹھے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور رشک کیا ... کا تعجب کرتا تھا انکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر پیادہ ہو وہ اور چلے
بطارقہ اور حجاب آگے انکے تا اینکہ پہنچے آگے قسطنطین پر پس سلام کیا انھوں نے ساتھ دعا عرب کے پس دیکھا انکو بادشاہ نے
اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی انکے لئے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنے قوم کے اور حکم کیا انکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے
اس امر سے اور کہا انھوں نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہی تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا
اور مباح کیا اسنے ہمارے واسطے اسکو پس ہم سب اسمیں برابر ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں بیٹھنے کو مگر اس چیز پر جو مباح کیا ہی اللہ تعالی
نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا قسطنطین
سے کہ کہ تو جو چاہتا ہی ای عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہو پس کہا اسنے قسطنطین پسر ہرقل نے کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے
کہا کہ میرا نام عمرو ہی میں عرب بزرگ اور ارباب بیت الحرام سے ہوں جسکی قوم تعظیم کرتے ہیں قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب بزرگ سے ای عمرو
اور اگر تم عرب کے ہو تو ہم روم ہیں اور ہمارے تمھارے بیچ میں نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور ہم تم نسب میں ملتے ہوئے ہیں پس کیوں لوگ نسب
منقطع ہوں میں ہیں بیچ انکو کہ خونریزی کرتے ہیں بعض انمیں کے بعض کی عمرو بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملتے ہیں ہمارے باپ دادوں کا اور بڑا نسب ہمارا
دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ دونوں جدا ہوں دین میں پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور
منقطع ہو گیا نسب ان دونوں کے بیچ میں اور جو تو نے کہا کہ تیرا نسب ہم میں ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا النسب ایک ہو سکتا ہی حالانکہ تم قوم
ترقیق بزرگ روم سے ہو اُسنے کہا کہ ای عمرو آیا نہیں ہیں باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہیں اور روم اولاد روم
بن العیص بن اسحاق ہیں اور وہ دونوں اولاد ابراہیم کے ہیں اور نہیں درست رکھتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم
کرے اسپر پس تقسیم میں جو بانٹ دی ہی انکے لڑکے باپ نے انکے بیچ میں عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی لیکن اس کلام میں کہ بعض بیٹے اسحاق کے

میں اور اسمٰعیل چچا عیص کے ہیں اور ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے
تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا اُسکو بحالت غصہ کے جیسی جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے
بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہیں راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر یہانتک کہ اور لیا بعض نے انکی بعض سے اور یہ زمین جس میں تم ہو تمھاری
نہیں ہے بلکہ عمالقہ کی ہے جو تم سے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینوں بیٹوں سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا
انھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اُسکے ہے یمن اور حضر موت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہیں اور دیا تھا انھوں نے
اردن فلسطین اور جعد پس اور عملاق اور [illegible] جہاں کہ یہ شہر ہیں اور یہی جبابرہ ہیں جو شام میں تھے پس ہے عرب خالص میں اور دی تھی نوح نے
حام کو زمین مغرب اور سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس میں بیچ [illegible] تقسیم کے اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے وارث
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے اور انکو دی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیوے تو اس تقسیم کو اور کرے تو
اُسکو تقسیم برابری کی پس لیوین ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہے شہروں اور محلوں مضبوط اور دریائی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس
چیز کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے درخت خاردار اور پتھروں اور ریگ خالی شہروں اور آبادی سے پس جب سنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا
اُسنے کہ وہ مرد بزرگ ہے پس کہا اُسنے کہ سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام میں لیکن تقسیم تو ہماری ہی ہے اور اگر نہ راضی ہو گے تم اسپر تو ہو گے تم
ظلم کرنیوالے ہم پر اور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ نہیں برانگیختہ کیا اور اٹھایا ہی تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہروں سے مگر بڑی کوشش نے پس کہا
اُسکو عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہروں سے پس ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی اور جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانے کو اور کھایا ہمنے اُسکو اچھا جانا ہمنے اُسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تم سے
یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہروں کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہے اور بناوینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اس درخت مانند درختوں سبز کے
اور اچھے پھلوں والے کے پس اگر باز رکھو گے تم اس چیز سے جو بخشی ہے ہمنے تمھارے شہروں میں ان چیزوں مزہ دینے والی زندگانی سے پس ہمیشہ
آوینگے اور لے لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہیں موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ ہے اشتیاق میں ہمارے لڑائی کے تمھارے دوست رکھنے سے
دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پیاسا ہوا اور بار بار [illegible] اُنکے جواب
سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہیں اپنے قول میں قسم ہے حق کنایس اربعہ اور قربان
اور مسیح اور صلبان کی کہ ہمارے واسطے انکے مقابلے میں استواری اور پائداری نہیں ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ پائی ہمنے راہ انکی نصیحت
کرنے کی اور کہا ہمنے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو
پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہروں کو داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ
ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر مر گئے ہیں باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے کہا
کہ اگر نہ یوں چاہتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بجائے کہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہیں

منظور کرسکتا ہون ہین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی اداے جزیہ پر میرے اطاعت نکرینگے حالانکہ میرے باپ نے اُنسے جزیہ کے واسطے بیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مارڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ جو کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی اور ڈرانے سے اور بہ تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگون کو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنے والی اور اللہ تعالی جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تھا تمکو ایسے کام کی طرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئیے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیک ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب اور بزرگ کے تم سے اور تمھاری قرابت سے جس حال مین کہ تم ناسپاسی اور کفر کرو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے بنی کے واسطے نسلون کو پشت آدم سے تا آنیکہ نکلے وہ اپنے باپ عبد اللہ کے پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگون کا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنے کو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضای بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسیطرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے پس آگاہ کرو تم مجھکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمھارے ہے کہ جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب دیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہی ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہوین تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جاویگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کی عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگاہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون کی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کی گئی صلیب آگے اُسکے اور پیش قدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا

اور آراستہ ہونا دونوں لشکروں کا واسطے لڑائی کے ۱۲

پس آراستہ کیا انھون نے مسلمانون کو اور ایک گروہ کی انکی اور مقرر کیا میمنہ مین جماعت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور انکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میسرہ مین جماعۃ الثقفی انکے ساتھ تھے اور [illegible]
[illegible] شہسواران [illegible] پس اسی حال مین [illegible] عمرو بن العاص لوگون کو اس [illegible] سوار
مشرکین سے اور [illegible] زرہ [illegible] [illegible]
اسکے مین [illegible] [illegible] لشکر مسلمانون [illegible]
تیر کے ساتھ اپنے اور کیا کمان کو اپنے ہاتھ مین [illegible] ایک مرد [illegible] تیر [illegible]
کیا اسکو اور چلایا اسنے دوسرا تیر [illegible] اور [illegible] اسکو اور اسکے [illegible] عمرو بن العاص نے [illegible] کہا انھون نے
مسلمانون سے کیا نہین دیکھتے ہو تم [illegible] ملعون [illegible] کام کو جو اسنے اپنی کمان [illegible] کفایت کریگا [illegible]
اور پھیر دیگا مسلمانون سے اسکی [illegible] پس نکلے اسکی طرف ایک مرد [illegible] ثقیف سے اور وہ [illegible] مرد [illegible]
انکے ہاتھ مین ایک کمان عربی [illegible] چڑھایا تھا انھون نے اسمین ایک تیر [illegible] [illegible]
کہ نہین [illegible] جسم مین کوئی چیز [illegible] چھپا ہوا [illegible] مگر ایک [illegible] اور نہین [illegible] ایک [illegible]
انکو [illegible] تیر کو اور چھوڑا [illegible] تیر [illegible] کمان [illegible] پس پڑا تیر اسکا ثقفی کے سینہ مین اور [illegible] اور [illegible] ہوا اور وہ
ملعون بڑا تیر انداز اچھے نشانے کا تھا نہین چلایا تھا اسنے تیر کو کسی چیز پر مگر پہونچا وہ آیا تھا تیر اسکا اسمین [illegible] گیا تھا اسپر
پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے [illegible] اور قصد کیا اسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس [illegible] ثقفی نے تیر کو اور چلایا
اسکو بجانب [illegible] اور نہین [illegible] تیر کو بسبب اسکی چھپائی اور پوشیدہ ہونے جگہ اسکی [illegible] دراآیا وہ تیر [illegible]
حلق مین اور نکلا اسکی گردن کے پیچھے سے [illegible] اور [illegible] مشرک نے بیہوشی ہو کر [illegible] پس دوڑے ثقفی اسکے
گھوڑے کی طرف اور لیا اسکو اور سوار ہوئے اسکی پشت پر اور رکھ لیا انھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور [illegible]
لائے اسکو بجانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا انکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا انسے پس نہین جواب دیا ثقفی نے
انکو بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا انکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجھکو جواب
نہین دیتے ہو گویا تم اولاد مضر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیا ہتھیار انکو اور دیکھا مشرکین نے
ثقفی کا کام پس خشمناک کیا انکو اس امر نے اور نہین جانا انھون نے کہ کیونکر مارڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب
آسمان کے پس جانا مسلمانون نے اس امر کو کہ وہ کہتے ہین کہ بلا کے نے مارڈالا انکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو
پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گذرا یہ امر اسپر اور کہا اسنے بعض [illegible] کو نکل تو ان عرب کے مقابلہ کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا
ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اسکی گردن مین
سونے کی صلیب جڑاؤ تھی اور اسکے ساتھ ایک غلام اور اسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور اسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا

وہ بطریق ابتک ٹھہرا رہا دونوں صفوں کے بیچ میں اور درخواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا مسلمانوں نے ... ان کی طرف
متوجہ ہوئے وہ دونوں اور ایک دیکھتے تھے وہ اسکے گرد آئے اور چھلے اور سوار ...
کہا ... کون شخص نکلیگا اسکے مقابلے کو اور کفایت کریگا لوگوں کے واسطے اسکی برائی کو اور ... کریگا اپنی جان کو واسطے ...
اور بہشت کے پس نکلا اسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ کہتا تھا کہ ... کام میں کرونگا پس کہا ...
کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے ارادے میں برکت دیوے اور اسی وقت حملہ کیا اس مرد مسلمان نے بطریق پر ...
اور پیشی کی اسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونوں گرداوے ... اور شمشیر زنی کرتے رہے تا انکہ ...
ہوئے دونوں تھکے اور پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا
اور کر دیے اسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری ... مرد مسلمان ...
مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار چھپا اسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو ... بطریق کا ...
تلوار کا پس جب بطریق کی جان میں جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اسنے اس ضرب سے ...
اسنے مرد مسلمان پر اور مارا اسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار زخمی کیا ... پس ... وہ مرد مسلمان بجانب
مسلمانوں کے پھری ... انکو ایک مرد عرب نے انکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان نے ... جو شخص ...
واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے ... کافی ہے تمکو ...
اس تلوار نے وار سے تا انکہ سرزنش کرتے ہو مجھ پر تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے ...
بجانب ہلاکی کے پھر باندھا انحضرت نے اپنے زخم کو ... جگہ کو اور ... لڑائی کے اور دشوار گذرا تھا ... انکے چچا کے
بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اسنے انکے چچا کے بیٹے نے جنہوں نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ اور لے لو تم اس خود کو اور رکھ لو
اسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا
ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہے میرے بھروسے سے تمہارے اوپر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے
پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانوں نے انکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا انحضرت نے اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا انحضرت نے
مشرکین پر اور مار ڈالا لوگوں کو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا انکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اوپر عمرو بن العاص نے
کہا ہذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالیٰ بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے
جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اسنے انکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے
جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم سے تھا اور بادشاہ کا ماموں تھا اور وہ لڑا تھا لشکر فارس اور
ترک اور جراقمہ سے اور وہ ملعون تمام تفتین یاد رکھتا تھا پس کہا اسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہے مجھکو لڑنا ان عرب سے اسواسطے کہ جہاد
مجھپر فرض کیا گیا ہے ... اور تھا قسطنطین اسکے باز رکھتے پر پس پہنی قیدمون نے زرہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ فخر کرتا ہوا پس جب کہ دیکھا

اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہو وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درانحالیکہ وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب شہزادہ میدان مین پیش آیا وہ درانحالیکہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درانحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص درانحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہے اور بہ تحقیق سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرءۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درانحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کر تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہرہاے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور بہ تحقیق سنا ہے مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہین وہ حالانکہ وہ مرگئے ہین اُسنے کہا کہ سنا ہے مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے کہ سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجعل ارواحہم فی حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتغدو وارواحہم فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد اسکے کہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یک جائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفیٰ صلواۃ اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا گز کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے پس درآئی نوک نیزے کی بطریق کی زرہ مین پس قادر ہوسکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزے پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مُردہ ہوکر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور گرد اور دیا قید سوار نے اُسکے گرنے کی جگہہ پر پھر طلب کیا آکر لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قیتم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے تحشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس میرے تو کشایش اور سیر کرتا ہے مسلمانون کے

مثل پرچم نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے
بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہو اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبد اللہ گاڑ دو
تم نشان کو تا کہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور در آیا پتھر مین
گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبے کا اور نکلے وہ بجانب بطریق قیدیون کے اور مسلمان
دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اور اُس
ملعون کی آواز مثل رعد تند کے تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے اور
شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون
نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار
اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونون
گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مثل منھ مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اور سوائے
اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور
ڈال دیا اُنکو پیٹھ کے بھل پھر در آیا وہ اُنکے سینے پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنے کا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے
یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری
زرہ پہنے تھا اور اُسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کے جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت
کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا ہی وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب
نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اوپر سے شرحبیل
کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس بہ تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنے والے کے پاس سے پس کھڑے ہوئے
شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف دراَنحالیکہ وہ تعجب کرنے والے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو اُسکو ڈھاٹا باندھے تھا
اور نکال لیا جھٹ اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکا اسباب
پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو
کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ مین وہ بدبخت راندہ گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا
مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا
کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اُتری ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ
کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی توبہ کو اور بخشش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلی اللہ علیہ نے

ارشاد کیا ہی التوبۃ تمحو ما قبلھا آیا نہین جانا تونے ای بیٹے خویلد کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبی اور رسول پر
اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیٔ امید کی ہر شخص نے یہان تک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فسأکتبھا للذین یتقون و
یؤتون الزکوٰۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ھم بآیٰتنا یؤمنون
کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس جاننا
اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یأمرھم
بالمعروف وینھاھم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا نہین ہی کہ رجوع کرون میں
بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرجبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین
نہ چھوڑونگا تجھکو کہ چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجھکو تمھارے ساتھ چلنے
سے مگر وہ بدخواہ اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے
کہ ای میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرجبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی
کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو
اور کہا اُنھون نے کہ ای عبد اللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اُسنے تمھارے ساتھ نیک کام کیا ہی شرجبیل
بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہونے عمامہ سے
پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ
کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنے والا ہون طرف اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرجبیل بن حسنہ
نے بیان کیا ہی کہ گیا مین بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ
نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجھکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور واقع ہوئی تھین
اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ
کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا
طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگ گیا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک شخص قوم کلب سے
اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسایگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بٹھلایا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا
اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک
ہوا وہ مرد کلبی نکالا ہم اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ تعالیٰ
نے تجھ سے اُس مال کو ولیکن واجب ہی دولتمندون پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بزرگیوں اخلاق سے ہی

پھیر دور کردیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے کام سے پس جب سنا
اُسنے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو برہنہ کیا تھا پس کوئی شخص کار فرما
ہوئے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بُرے بدخواہ اور سنگدل ہین اور ڈرا وہ حضرت
عمرؓ سے اس امر کو روا نہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس
ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تیئن بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین
کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانون کے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو
کسی رنج مین اور دھو ڈالون مین اسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالے اور
مسلمانون کے پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین چھبراہی مجکو اس حال مین اور نکلا
اُنکی طرف اور چھوڑا یا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گذاری کی اُنھون نے اُسکے
کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ ای عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجھکو
پس مار ڈالینگے وہ میرے تیئن عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو اک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بے ڈر ہو جا تو اپنی
ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی
جو تونے کیا ہی اور اسمین گواہی مسلمانون کی ہوگی اور بھیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر
تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھ سے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے
اُسکے سبب سے گذرے ہوئے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانون کی پس خط کو
لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ
مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو اس حال مین
کہ پکڑے ہوئے تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالے
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھ سے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ
مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرونگا مین کلمہ کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ ای امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھون پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی
کہ وہ بخشدیوے میرے کل گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس
جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوئے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجکو واسطے اسکے کہ اللہ تعالے

بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے اسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس شہزادہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اسکو بجانب لڑائی ملک فارس کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثر ان کے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے حفیف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارون کی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ تعالی سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی وحشت اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دل مین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر میرا ہونے کا نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منہ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آگے سے اور بتحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب ہے موافق تر ہے بیان کے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہے کہ سب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا و رہا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون کے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہے خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واشکرہ علی ما منحنا من النصر اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معھم علی نحو اسر شرحبیل بن حسنۃ وکان الذی اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجھتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انھزم بعد اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرات الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب عجل بالمسیر الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانے کا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کوچ کرنے کا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبد اللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ اے امیر جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے

پس شاید کہ یہ پچھتاوین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابو عبداللہ اگر تم ایسا کوئی کام کرو گے کہ وہ
نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالیٰ سے پس تحقیق پاؤ گے تم اُسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا اُنھوں نے اپنے ہمراہیوں
کو اور ملا لیا تھا اُنھوں نے اپنے ساتھ ان شخصوں کو بھی جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب میں جب وہ سردار رہے تھے اور اُن سبھوں نے رجوع کیا تھا
بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادہ کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانوں کے لشکر میں اور لوگ بھی بطارقہ سے
جو مسلمان ہو گئے تھے زیادہ تین ہزار سے سوا ہمراہیوں یوقنا کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب شکست اُٹھا کر گیا
قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُسمیں کہلا بھیجا اُسکے پاس اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی
کمک کو کہ غلبہ حاصل کریں وہ مسلمانوں پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان اور پیشوا
اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بجانب طرابلس کے مع اپنے ساتھیوں کے پس نزدیک ہوا وہ طرابلس سے اور اُترا وہ ایک چراگاہ
میں تاکہ دانہ چارہ دیوے اپنے گھوڑوں کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگوں کو مسلح ہونے کا تاکہ ظاہر کریں وہ اپنی آرائش کو واسطے اہل طرابلس کے
پس وہ لوگ اسی حال میں تھے کہ اُسی وقت پہنچے اور سامنے ہوئے یوقنا اور ہمراہی اُسکے رومیوں پر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس
حاکم روستہ الکبری اور اُسکے ہمراہی تھے یہی کہ ارادہ اور سبیل کیا تھا اُنھوں نے زیارت بیت المقدس کا اور ٹھہرے تھے اُس مقام میں پس جب
بلند ہوئے یہ لوگ چراگاہ پر دیکھا اُنکو وہ اپنے تئیں اُسی لباس میں تھے نہیں بدلا تھا اُنھوں نے اُس سے لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس نے سوار ہوا
وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب پہنچا جرفاس اُنکے سلام کیا پھر اور مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کون ہو
پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب ان عربوں کے اور طلب کفایت کی تھی ہمنے اُنکی بُرائی سے اور گمان کیا تھا
ہمنے کہ وہ کچھ ہیں اور دیکھا تو وہ لوگ [illegible] پس بھاگے اپنے دین کی طرف ہم لوگ اصحاب قنسرین اور
حلب اور اعزاز اور [illegible] ہیں اور ہم جاتے ہیں بادشاہ قسطنطین کے پاس تاکہ ہو جاویں ہم اُسکے بازو کے سایہ میں پس جب
جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنکی حاصل کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُسنے کہ اترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایک ساعت سے
کہ بیشک تم رات دن چلے اور ڈرے ہیں دل تمہارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو اُسنے کہا کہ بھیجا ہے ہمکو قسطنطین
بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ سردار عرب جسکا نام
ابو عبیدہ کہا جاتا ہے چھوڑا ابھی ہے اُنکو [illegible] ارادہ آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو جبکہ
دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہیں دیکھتا ہوں میں صلیب کو کہ بے پرواہ کرے وہ اپنے لوگوں کو کسی چیز سے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُسکے رومیوں کے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیوں نے اُنکے واسطے اپنی زاد راہ کو پس
کھایا اُنھوں نے پھر چھوڑا اُنھوں نے رومیوں کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیوں نے سوار ہونے کا بسبب اُنکے
سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیوں میں اور پہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کر اُنکو واسطے
کہ یہ امر ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمہارے دشمنوں کے دلوں میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہیں داخل ہوئے تھے یوقنا

کشتی دریا مین تا اینکہ غرق ہو گیا تھا انھون نے مکر او فریب کو وجال بنکر ارادہ کیا تھا انھون نے پس ارادہ کیا وادی بن احمر کی طرف
اور وہ مسلمانون کی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع انکے ہمراہیون کے
کہ پاسبانی کرتے تھے واسطے انھون کو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کیا انپر یوقنا نے اور لے لیا اور مشکون مین باندھ لیا انکو اور
انکو لیکر پہونچے بلاد ساحل مین تا اینکہ جب ہوئی تاریکی رات کی اور اٹھے یوقنا نے اس جنگل مین کہ چھپا رکھا تھا انکو اپنے پاس
پوشیدگی مین کہ تاکہ تم اس امر کا مین خبر گیر ہون ان اہل اسلام سے اور یقین کیا ہے ہم نے کہ تم ساتھ ان کے ہو
اسلئے کہ سفینہ رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ پہنچ قریب اور مکر کیا ہے پس پہونچا انکو یہ امر کہ مسلمان یوقنا
کو لائے اور کہا انھون نے اگر تم ارادہ اور قصد تمہارا کرتے ہو ہم ظفر کا رکھتے ہین قدرت کہ تم تمہارے دشمنون پر اور فتحیاب
ہو کر آگے آدمی نے بیان کیا کہ یوقنا نے لوگون کو کہ چاہتے تھے وہ جو لوگ کہ انکو مضبوط ہوا تھا جرجاس بن صلبان
کے تحت یوقنا پر پس یکر دیکھا تھا انھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریون کو پس جب سوار ہوئے
یوقنا اور ہمراہی انکے دیکھا انھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا انھون نے راہ طرابلس اور
شہر کو اور سبب رہے وہ رات کو تیز کی راہ مین اور جرجاس بن صلبان کیا اور بات یہ تھا اس سلطان کو جو اسکے ساتھ صلح تھا مین تھا
اپنے ساتھیون پر ٹھہرا وہ بیابان تک آئی تاریکی رات کی اور کھایا گھوڑون نے اپنے دانے پانی کو پھر برابر ہوئے وہ راہ پر پس
جب برابر ہوئے وہ گاڑی کی جگہ مین آ پڑے اوپر یوقنا اور ساتھی انکے او قلیطانوس اور ہمراہی اسکے اور گھیر لیا انکو اور بہت سے
ہی انکو لڑائی کی اور لے لیا انکو ازروے غلبہ اور کچھ بیشک ہاتھ مین اور پھیل گئے گروہ اس زمین مین تاکہ نہ نکلے کوئی شخص ہوا
جب وہ روانہ ہوئے اور پہنچے مضبوطی اسی قید کے ارادہ کیا انھون نے مثل جیسے حارث بن سلیم اور انکے ساتھیون کا حارث نے
کہا کہ مین تمہارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا نیک اور بہتر ہے
اور صبح کرو تم ہمکو لیکر دشمن کے شہرون مین پس بہ تحقیق تم نہ پہونچوگے کسی شہر مین شہر ہا کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ
تمہارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رائے دی تھے راوی نے بیان کیا کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط باندھین قیدیان
جرجاس اور اسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کر کے بٹھایا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور قلیطانوس کے ساتھیون سے ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار
تھے اور ایسے کہ جب آوے تمہارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے لباس ان اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا
انھون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا انکی ملاقات اور دیدار کو اور بہت بجا
خط قسطنطین کا انکے پاس اس مضمون سے کہ اسنے روانہ کیا انکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرجاس بن صلبان کے اور
داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارۃ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے کمک کے آراستہ ہو نیواسطے
واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی انھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس نہین باز رکھا انکو کسی نے پس آئے
یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ انمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا انھون نے

اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ اہل طرابلس کے بتحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام
اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینون پر اور بتحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پیر مارتے تھے شب
کو رہی تاریک کے بیچ اُن میں سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم شہدو روزن اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے
اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اُنکو انکار کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول اپنا اور قوم کو بیچ ہدایت کی اللہ تعالیٰ کے اُسکے سبب
اور بتلا دیا ہمکو اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ [illegible] اور وہی نبی امی جسکے اپنا بکا ذکر انجیل میں ہے اور بشارت دی ہے
اُنکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اہل اسلام کا سچا ہے اور گرتے ہیں وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہیں
اور زشت سے اور رشتے میں نماز اور روزے میں تاکہ علام حق کرتے ہیں اور عیب کرتے ہیں بت کی کو اور توحید کرتے ہیں اللہ غالب اور بزرگی
اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہیں [illegible] اور کوشش اور جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جانون سے
اور یہ وہ دین ہے کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولون کو پس یا پھر وتم بجانب دین اسلام کے یا اداکرو جزیہ کو
اور ہیچ [illegible] بنا کر واسطے اور سبب پاس اسلام راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا قوم نے قول یوقنا
کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور بے لیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ میں پس کہا اُن لوگون نے کہ ہمی سردار
ہم الیاس کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اُنمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض باقی ہو گئے اوپر جزیہ کے اور پھر بے شہر تھا اور کہا بھیجا اُنھون نے
اپنے ہمراہیان پوشیدہ شہر سے واون کے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیون کے پس عرض کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا
اُنھون نے پس حکم کیا یوقنا نے اُنکے مارڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط
حارث بن سلیم کے ہاتھ جسکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح کے
حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم
کو آیا تمہیں اجازت دی تھی میں نے تمکو اور رفقا تیرے شام کو جانے کی بجانب وادی بن الاحمر کے اُنھون نے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا پس کس نے پہونچایا تمکو طرابلس میں حارث نے کہا کہ پہونچایا مجھکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کیا
ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے اللّٰہم ثبته وایده بنصرک واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے جب کہ قتل کیا یا کوچ کیا اُنھون نے جابیہ اور اُترے وہ قیساریہ کے دروازہ پر اور یوقنا رحمہ اللہ کا حال یوں
قصہ ہے کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک اوپر شہر طرابلس کا اور حاوی ہوگئے وہ اُسپر اور مضبوط کر لیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو
اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو دروازون پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑ دو تم کسی کو کہ نکل جاوے وہ شہر سے اور آئی تھین
مقام گھاٹ میں بہت کشتیان پس لے لیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا سے
بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تاکہ نہ جانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہے کہ پھر اسمین بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب پچاس کے پس چھوڑا انکو یوقنا نے یہان تک کہ اُترین اکثر انمین طرف شہر کے
اور حکم کیا یوقنا نے انکی نسبت پس لائی گئیں وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے انکے حال کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو انھون نے
کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ اقریطش بن لاؤن سے آئے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہے انھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ
لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے انکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو اور خلعت دیا
اور کہا انسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اسکی خدمت مین پھر حکم کیا انکو مہمان خانے مین بھیجنے کا اور نگہبان مقرر کیا انپر
لوگون کو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا ان لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اتارا انکو ساتھ ریسمون کے اور لایا گیا انکے واسطے
کھانا الوان رنگ اور بہت قسمون کا پس کھایا انھون نے پھر کہا یوقنا نے انسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھاری ہمراہی مین
ساتھ توشہ اور دانے چارے اور سامان ہتھیار وغیرہ کے جانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنے کو میرے واسطے
تین دن تک پس کہا انھون نے کہ اے بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر یوقنا رحمۃ اللہ علیہ درخواست کرتا رہے
تا اینکہ منظور کیا انھون نے اس امر کو اور اقرار کیا یوقنا نے ٹھہرنے کا پس کہا یوقنا نے انسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر سے کہ کرو تم اپنا کام
رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور سیل کرون مین بیچ شب تمھاری بات چیت کے اور اتارو تم بادبان
اور ستونون کو اور جو تم چیز نزدیک شہر مین تا اینکہ روان کرون مین اپنی حاجات اور کامون کو پس منظور کیا انھون نے اس امر کو
اور ملایا انھون نے کشتیون کو شہر پناہ کی دیوار سے اور اترے ہر شخص جو کشتیون مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا تین مرد
جو نگہبانی کرتے تھے اسکی واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب درست ہو گئی یہ تدبیر جیسا کہ یوقنا نے ان سے [illegible]
ہوا سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور رفیعا کو اور پھر کشتیون مین اپنے اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اسی
حال مین کہ وہ کشتیون کے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چیت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ لشکر
سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا انکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو انکے اور بیان
کیا ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور سیل کیا تھا انھون نے پس کہا انسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی مدد اور تائید کریگا تمھاری
یوقنا سوار ہوئے اسی رات مین اور ساتھ گئے وہ ساتھ اسی کے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دستوق پسر دار لشکر
قسطنطین کا جسکا نام ازویل بن قسطہ تھا اور انکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ ہوچکے تھے وہ
صور کے مینار پر پس حکم کیا لنگرون کا بیچ ڈالنے کے اور حکم کیا نشانون کا پس ظاہر کر گئے وہ اور دستوق [illegible] اسکے باب البحر
اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دستوق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے انکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص انکے پاس
اور کہا انسے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ اقریطش بن لاؤن کے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگون کے اور دانہ چارہ اور غلات کے
قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوا اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا انکو دستوق نے اترنے کا پس یوقنا

[illegible]

مع اپنے ساتھیوں اور اُن لوگوں کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کے واسطے پس بنایا اور تیار کیا دستق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا
اور بچھایا دسترخوان مختلف الوان کو اور دیا اُنکے سرداروں کو خلعت اور بزرگداشت کی انکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات اور اُسکی
تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیوں کے اور وہ سب جو اترے تھے یوقنا کے ساتھ تو سو تھے اور چھوڑا تھا اُنھوں نے باقی لوگوں کو
اور کہا تھا بشیر اترنے کشتی سے اگر یہ پورا ہو وے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اُنپر پس جلا ہو تم
اپنی کشتیوں کے اور روانہ کرو تم کسی کو سردار خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اُنکو سرگذشت سے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ نہین سنا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور نو سو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور کھایا اُنھوں نے کھانا
دستق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگوں کو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک مرد بنی غسان یوقنا سے جسکے دل پر گمراہی کم
ہو گئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے مالک کو اور سبقت کیا تھا اُسکو واسطے بدبختی نے اُسکے بنانے والے کی طرف سے کہا اُسنے
کہ اے دستق مین بنی غسان یوقنا کا ہوں جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اُٹھایا اُنکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تو نے اُنکو
پس میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہوگی تجھکو وہ چیز جسکا اُنھوں نے ارادہ کیا ہے اور
جان تو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالینگے وہ تجھکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھوں نے مکر فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دستق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین
بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھوں نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق حمد فاس بن صلیا مصاحب بادشاہ
اور اُسکے ساتھیوں کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دستق نے یہ حال اُس مرد سے نہین جھوٹھا جانا اُسنے کسی چیز کو
سوائے اُسکے کہ سوار ہوا اور ساتھ اپنے ہمراہیوں کے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اُسکے نو سو ہمراہیوں پر اور بلند ہوئین آوازین بہت اور
ہوا شور پس سنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیوں پر تھے اور جانا اُنھوں نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیوں کے ہے پس غمگین ہوے
وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ اپنی جانوں پر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا
اُنکو دستق ازمویل بن قسطہ نے نگہبان مقرر کیا اُنپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ
اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اُنسے کہ کیا چیز دیکھی تھی
عرب کے دین مین تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنے اور اپنے باپوں کے دین کو بہ تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنی درگاہ سے اور
دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اُنھوں نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا
شور شہر کے دروازے سے اور چلا اٹھا بجائے گا نون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھوں نے کہ
ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تم پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب آئے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید
بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سنا دستق نے یہ حال بند کر لیے اُسنے شہر کے دروازے
کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگوں کو جو نگہبان تھے شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازوں پر اور بیٹھے وہ برجوں مین اور کھڑا اور بلند کیا اُنھوں نے

سلہ ... اور آئے ہوئے یزید بن ابی سفیان کا صور مین ۱۲

ڈھیلوا سیون اور سعترات کو اور حکم کیا دستق نے بہ نسبت یوقنا اور انکے توسو بہرا میون کے اس امر کا کہ بیجا دین انکو صور کے قصر مین اور
مضبوطی سے قید کرین انکو تاکہ پوری ہوئے واسطے انکے ہاتھوں سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ
نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا انھوں نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجوں کی آوازوں پر تمام رات
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دوسرا دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اوپر دستق پس دیکھا اسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس تکلیف
اور خفیف جانا انکو اور اسید کی اسنے اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی ضرور ہے مجھکو نکلنا انکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز
پھر پہنایا دستق نے اپنے لوگون کو اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا انکو نکلنے کا اور چھوڑا اسنے یوقنا اور انکے ساتھیون
کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے باسیل بن منحائیل رحمۃ اللہ کو اور تھے یہ اسیل کہ پڑھا تھا انھوں نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا
انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا انکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ انکی اور اتفاق یہ ہوا تھا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اس قافلہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور
دیکھا اسنے ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اوپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلا اور پتھر سجدہ کرتے تھے
انکا پس جب ظاہر ہوا اسکو یہ حال کہا اسنے کہ یہی قسم ہے خدا کی صفت ان نبی کی ہے جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اسنے
کہ قافلہ اترا ہے اور اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک ایک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اسپر پس پھوٹ آئی کونپل
اسکی اور جھک پڑین شاخین اسکی اور پختہ ہوگئے پھل اسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا انکو اور باسیل زیارت کرنے والا دیکھتا تھا
اور امید رکھتا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے طیار کیا اسنے قریش کے واسطے کھانے کو
اور بلایا انکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوئے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سید الوجود اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹون کے
درانحالیکہ چراتے تھے انکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہے اور
سایہ کرتا ہے اوپر آفتاب کے باقی ہے ساتھ انکے جانا اسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اسنے قوم قریش سے بہ سبیل سرزنش کے کہ اے گروہ
قریش کے آیا باقی ہے کوئی شخص تم مین سے انھوں نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو پھر رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ
اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ انکا نام کیا ہے لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا آیا ماں باپ
انکے مرگئے ہین لوگون نے کہا ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہے انکی دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا بحیرا نے کہ اے گروہ
قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم انکی اسواسطے کہ بہ تحقیق قسم ہے خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور انکے سبب سے زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری
انھوں نے کہا کہ کہاں سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھ پر سیدان سے نہین باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر سجدہ کیا انکے
بھی گرا تھا وہ انکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باقی رہا باسیل متحیر اپنے معاملہ مین اس چیز سے جو دیکھا تھا اسنے اور
اس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اسکو بحیرا نے اور جانتا تھا اسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہے مگر کلام حق اور راست اسکو پس چھپایا اسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوئے
یوقنا اور ہمراہی انکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے انکی نگہبانی پر کہا انھوں نے کہ قسم ہے خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست کی

وہی دین ہی جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالی بخش دیوے مجھکو جبکہ چھوڑ دون مین اس دین استوار کو اور لوگونکو
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندونکے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا
دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہ گئے تھے
عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو اسی ہنگام کہ کیا ہوتا ہے اُنکے اور سردار مسلمانونکے اور دیکھا
باسیل بن منجائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونے کو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر سے
خالی ہو آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُسکے ساتھیونکے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہو یوقنا کی
طرف اور کہا اُسنے کہ اے بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ اور اسکے دین کو جو پیشتر تھا رہے تھے اور پھر تم بچاتے دین ان عرب کے
اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ بیعت تمنے اُنکی کی حالانکہ وہی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ
گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی پس پہچانا مینے اُسکو اور پکار کرتا تھا مجھے غیب کا
پکارنے والا کہ بہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی
تمکو اور ہمکو اور چھوڑا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمہارے ہاتھون پر
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی
پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی اے یوقنا بہ تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمہاری زبان پر حق کو اور گویا کیا تمکو ساتھ کلام راست کے
اور اللہ تعالی نے اور اُسی کے واسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مینے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے
دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مینے ابر کو اُنکے سر پر سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت
خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجھکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا
اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے نہین
تکیہ دیا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور پتے دار ہو گئی تحقیق شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پس
تعجب کیا تھا مینے اس امر سے اور سنا تھا مینے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ یہ قسم ہی خدا کی وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو بیعت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنکا اور تصدیق کریگا اُنکی اور واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور در آئے
دریا مین واسطے تجارت کے بجانب شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جب تک چاہا اللہ تعالی نے
پھر واپس آیا قیساریہ مین اور دیکھا مینے رومیون کو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مینے اُنکے حال کو پس
کہا گیا مجھسے کہ بہ تحقیق ظاہر ہوے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ

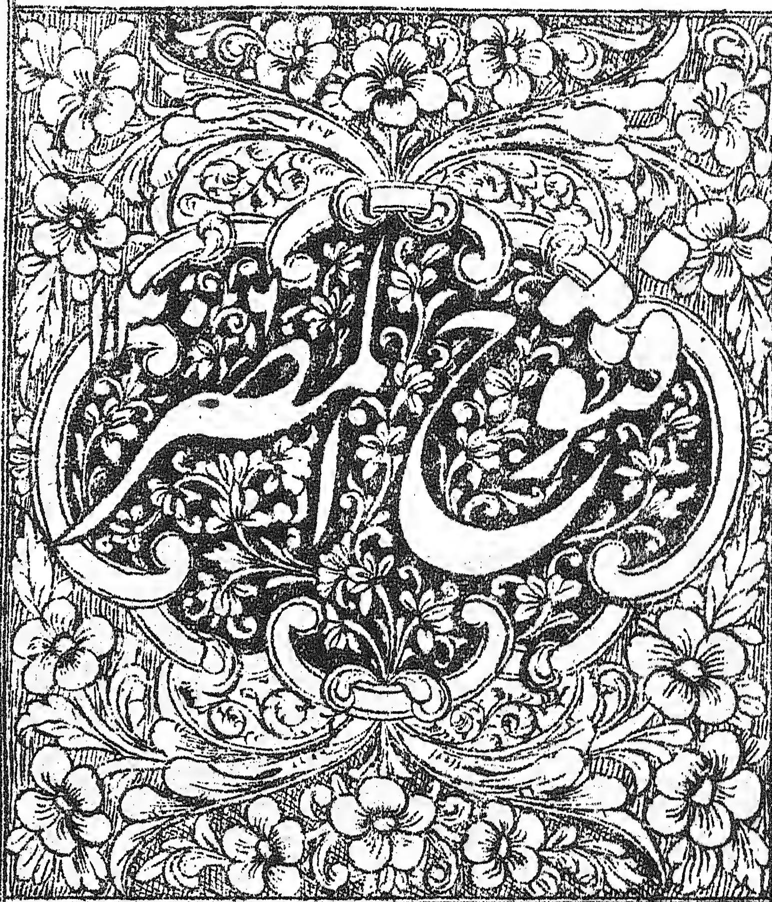
اور ہجرت کی اُنھون نے بجانب مدینہ کے جسکو تبع نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوے ہین وے اپنی قوم پر اور شکست دی ہی اُنکو اور اُنکی مدد کی ہی
اللہ تعالیٰ نے قوم پر پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بلایا اللہ تعالیٰ نے
اُنکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی ہوے اور سردار ہوے
اُنکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک
اور انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے بعد اُنکے یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے
شہرون کو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہون کو اور شکست دی ہمارے لشکرون کو اور مین با این ہمہ امید رکھتا تھا اُنکے آنے
کی اس ساحل کی طرف تا اینکہ لایا اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ کس امر کا تونے ارادہ کیا ہی پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے
مین نے قسم ہی خدا کی اس امر پر کہ چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تابعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہی
پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ نگہبان
شہر کے میرے پاس ہین اور لشکر سب شہر کے باہر ہی اور مشغول ہی عرب کی لڑائی مین اور نہین ہی شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم
پس اُٹھو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو ای باسیل بتحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالیٰ نے
بجانب دین اسلام کے اور چاہا اُسنے شکر اور نجات ہے اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر اب اور ہمپر یہ کہ قوی ہو جاوین
ہم اپنی جانون پر اور بھیجین ہم کسی کو اُن لوگون کی طرف جو کشتیون مین ہین تاکہ آوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین ہم
اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو
اور بیٹھے اُس دروازے پر ایک مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور
چلا یہ پہونچے وہ دونون بجانب کشتیون کے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے
وے کشتیون سے وہان پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر مین شہر پناہ کے اندر سے اور اندھی کردیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی
آنکھون کو اُنسے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر پر تب کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری رائے
کے موافق نہین ہے اور مین چاہتا ہون تم ایسے شخص کو کہ ہبہ کردے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپاوے اپنے
کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس اور آگاہ کرے
اُنکو ہمارے حال سے پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس
کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کرلیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے
دروازے کو پس پہنچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُن خبرون سے پھر عزم کیا تھا
اُن دونون نے پس سجدہ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسی وقت بجانب مسلمانون کے ایک خط کو تاکہ ہوشیار ہو جاوین وہ پہنچی جان تو
پہلے اُنکا گمان آنے کے قوم پر پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہی خبر مسلمانون کو کہا اُنھون نے اپنے

ساتھیون سے کہ چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہرپناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اُن لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے اُسنے یہ میری راے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہرپناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کردیوے اُنکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہرپناہ کو تاکہ نہ اُترے شہرپر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہرپناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور واللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمۂ توحید کو سُنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیون نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھربار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان شہر سے اور راست ہوئے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانون موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سنا دمشق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید آور اُنھین لوگون نے یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوئے ہین حملہ کرنے کو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھربار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے پس پھیر اُنھون نے پیٹھون کو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سب کو اور مالک ہو گئے وہ خیمون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیون کے مالون کو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے اغون لغون یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اور اُسی کے واسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمہارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتھ اور تمپر حکم کرین ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لے لینگے ہم جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اُنمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہو گئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہی عرب کی پس غنیمت جانا اُسنے فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھروالون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ چلجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی جب دیکھا اہل قیساریہ نے

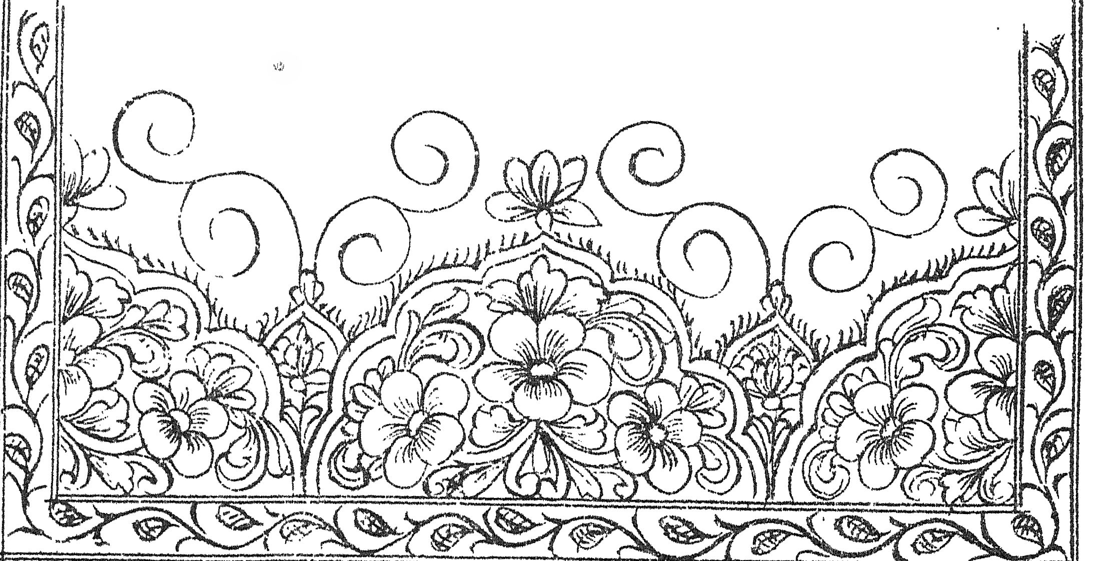
اس کام کو جو قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا انھون نے عمرو بن العاص
سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس منضبط ہوئی صلح انکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین
پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے جو انکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے
پس منظور کیا ان لوگون نے اس امر کو اور لکھ دی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہو لئے عمرو بن العاص
اور مسلمان قیساریہ مین اور لین انھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اسکے اٹھا لے جانے سے
کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے انپر جزیہ کو آئندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اسپر جسکا نام یاسیل بن عون ابن سلمہ تھا
اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ حنین اور
نضیر مین اور مارے گئے بھائی انکے حنین کے دن اور بھائی انکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا انکو مالک ابن
عون النضیری نے پس بھیجا انکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور انکے ساتھ ایکسو سوار اصحاب رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے انکو عدالت کرنے کا ان لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک
اور برتر سے ہر حال پوشیدہ و ظاہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو
از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے
داخل ہوئے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سنہ انیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور ربیہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور
البریہ مین پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا انھون نے مسلمانون سے اور اسی طرح
اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا
ببرکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار وہذا انتہی
الینا من فتوح الشام علے التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان

ذکر صلح [illegible]

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



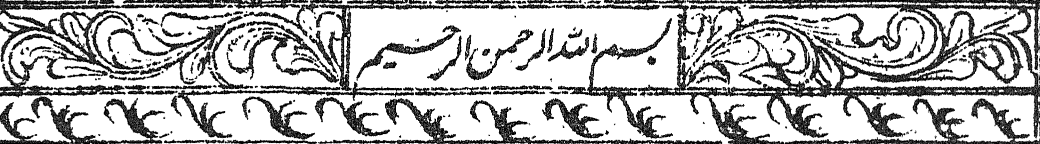
بمطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین ونصر الانصار والمهاجرین علی اعداء الدین وفضلنا علی امم السابقین بان آمنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد سید المرسلین وشفیع المذنبین وآلہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین

اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسن النقوی المداری السید نوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و علم لغات و محاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گزارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہو جاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اٹھاوے نظر بران جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح مصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اوسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقع کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والآن اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ المنان وعلیہ التکلان



واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویوں کے یحیی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور
بزرگ نے سواحلِ شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھوں پر لکھا عمرو بن العاص نے
ایک خط بنام امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص
بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرنا الامیر ان اللہ جل و علا فتح
علینا ما کان بقی من الساحل وفتحنا قیساریۃ صلحاً وہرب منہا قسطنطین بن الملک ہرقل باموالہ و ذخائرہ و حریمہ رکب البحر
وسار فی البحر ونحن بقیساریۃ منتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ
نیک یوقنا کے ہاتھوں پر اور لکھا اس خط میں حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا انکو قید سے باسیل بن منجائیل کے ہاتھ پر
اور مسلمان ہوتا باسیل کا اور روانہ کیا اس خط کو بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے پس پہنچے وہ دونوں خط انکے پاس اس حالت
میں کوچ کیا تھا انھوں نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے انکو خط راہ میں جبکہ اترے تھے وہ زراعہ میں پس جب پڑھا انھوں نے خطوں کو
روشن ہوگیا چہرہ انکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اسی وقت لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک خط
بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے دراینحالیکہ بشارت دیتے تھے انکو اس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانوں کے ہاتھوں پر اور لکھا
اسمیں حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا انکہ پہنچے مدینہ میں عرفجہ نے بیان کیا ہے کہ داخل ہوا میں مدینہ منورہ میں اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی
کرمخمر تھا میں اسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تاروں کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

پس جب بغور دیکھا مین نے انکو پہچانا مین نے انکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بیٹھا کر باندھ کر دیا مین نے اسکو اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مینے انپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے مین نے کہا کہ مین نجم بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین پہنچی تمکو حدیث پیروی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہے ہم مردون پر کس واسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوا عورتون کے اور کسی کو نہین ہے حسن تمہارے پاس ہے اُسکو تصدق کردو تم فقراے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو تم بتحقیق ہر گز داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بنگیا تھا بسبب اُسکے آپکے جلد نرم اور نازک مین پس رو یا مین یہ حال دیکھکر تب آپنے فرمایا کہ ای عمر کس چیز نے رلایا تجکو مین نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپنے کہ ای عمر آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہے کہ دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس اُنھون نے کھول کر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا بجا لائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام حضرت بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور جب صبح ہوئی برا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنے وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس دیدیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے انکو کہ اُسکو بیچ کر تصدق کر دین فقراے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمر کے پاس پس جب آیا مین نکے پاس سلام کیا مین نے انپر پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمر نے یہ آیت وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم ابعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین پھر منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ولبسوا ثیاب الدیباج واکلوا الحلوا وخبز الحنطۃ والہاہم ذلک عن الآخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفروضات فحرم اعتاق السمع وانا غلظ علیہم الا تمکن لہم جاھد فیہ طمعوا فیک من اخل بشی مما افترضہ اللہ علیہ فاقم فیہ حدود اللہ عزوجل واعلم انک راع وکل راع مسؤل عن رعیتہ ولکونوا من الذین ذکرہم اللہ عزوجل فی کتابہ العزیز اذ یقول الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور وقد قال نبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ فاعطا الامانۃ حقہا ومن ترک صلوۃ فاضرب علیہا ولقد کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یحدثنا بحدیثہ فاذا حضرت الصلوۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالاً بعظمۃ اللہ تعالی وعنہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
ان اللہ تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبی العبد تطہر فی بیتہ ثم زارنی وحق علی المزور
ان یکرم زائرہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عزوجل افترض جمیع المفترضات علی فی الارض
الصلوۃ فان اللہ عزوجل افترضہا علی السماء واذا قرأت کتابی ہذا فعاضد عمرو بن العاص ان توجہ الی مصر بعسکرہ وابعث
معہ عامر بن ربیعۃ العامری ومشائخ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیعتضد بہم عند مشورتہ وابعث من تقیمہ
علیہ الی الارض ربیعۃ وزیاد الحارث بن صالح واللہ اسال ان یکون لکم عوناً ومعیناً والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وعلی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہے کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کرکے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا
اور حکم کیا انکو روانگی کا بعد اسکے کہ حکم کیا انکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے خط کو
اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تماز کی راہ سے پس ملی مجھکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القری سے
پس پوچھا مین نے ان سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا انھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غیاغب مین بارادہ روانگی طبریہ کے
پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب نحو براہ رجولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین بعد چند دن
ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجھکو پھر دیا
مین نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے سب
مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا انکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوئے اسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانو
جب مجھکو یہ ہوگا کہ چھوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہے اسنے اس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالی نے اسپر تو توڑے
لگاؤن گا مین اسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے
ملیر البس سے پس انکو بھی پڑھکر سنادیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خط امیر المومنین کا پھر روانہ کیا اس خط کو
پاس عمرو بن العاص کے اور وہ اس دن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا انکو خط کھول کر پڑھا انھون نے اسکو
اور جب مطلع ہوئے وہ اس امر سے جو اسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور
آمادہ بروانگی ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب
کا عمرو بن العاص کے پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہو کر چلے وہ مع اپنے
لشکر کے اور ہمراہ انکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی
اور عبد اللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے انکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے
کہ عبد اللہ یوقنا اور انکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر بیابون کے

بلکہ اپنے داہنی جانب چھوڑ دیا انھون نے جنگل اور قلیجات رمح اور عرنیش اور عداد اور بکارہ اور قریہ کو جو مصر کی راہ
مین تھے اور روانہ ہوئے وہ پچھیم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات
کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس جب دور نکل گئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اُس موضع مین جسکو مارخویرا و عقبہ
ایلا کہتے تھے میل کیا انھون نے بہ طلب زمین مصر کے اور بھتی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور
عقبہ کبیرہ اور کنالیس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا
مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذسون کا تھا اور حکیم تاذسون
وہ شخص ہے جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہوگئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا
اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک
پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا تھا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مر جاتا تھا
اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور
مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عقلاوس تھا
اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچ گیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ
خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور
آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عرب کو
زمین تہامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جاینگے اصحاب اُنکے شہرون کے
پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عقلاوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا خطیرہ تانبے
کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس خطیرے پر کئی تصویرین خوددار اور رکھے تھے منھ ان تصویرون کے
بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت ہذہ الاشخاص وجوہہا الی الحجاز فقد قرب
ملک العرب راوی نے بیان کیا ہے اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا
زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن
تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھرا وہ
سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کرکے جمع کیا قسون اور راہبون اور اکابر قبط کو اور کہا
اُنسے کہ ای لوگ دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہے جو مبعوث
ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک

ہوجائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مشہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا ... باعث تخت تب پس

فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپس مین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پس بڑی ظلم سے پیش تحقیق تھا

ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور جبر آگاہ ہو اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمہارا

تمہارے ضعیف پر اور جاتو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمہارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمہارے

ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہی اُن لوگون سے جو تمہارے قبل تھے اسی طرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے

اور قوم جو تمہارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمہارے اور تمہارے پیدا کرنے والے

کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمہارے واسطے فتح کی تمہارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تم سے

لڑنے کا ارادہ کرینگے اور تابع ہوگئے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمہارے لیے ہلاکی تمہاری واقدی رحمۃ اللہ نے

بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے

قبیلہ اوس اور خزرج نے لکھا آپنے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپنے بشمول اُن خطوط کے ایک خط

بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے

اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد۔

فان اللہ تعالے ارسلنے رسولہ وانزل علی قرآنا مبینا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا

الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعونک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالیٰ فان فعلت سعدت وان

ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک

مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول

اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے

بیان کیا ہی کہ پوچھا مینے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ

تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباس رض نے بیان کیا ہی

کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ داہنا ہاتھ زیادہ

مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور سین ہی آپنے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپنے بائین ہاتھ مین انس بن

مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے

روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی

بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھپایا آپنے خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ اے لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط
میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوئے آپ کے حضور مین حاطب بن
ابی شعلیہ القریشی اور کہا انھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے کہ برکت دیوے اللہ تمین
حاطب نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا
مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی
راہ پر پہونچا مین ایک چشمہ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے دلانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجھکو
تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے انکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال
کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ اے شخص تو کہان سے آتا ہے اور کہان کا ارادہ رکھتا ہے پس کہا مین نے
کہ اے شخص سوال کر تو مجھسے اُس چیز سے جسکا پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا ارادہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف
نہ کر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہے بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد بن عبداللہ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور جنگ
کی ہے ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہو وین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان وار دین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین
ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھکو خدا تعالیٰ ان لوگون
پر تو جہاد کرتا مین اُنمین اگرچہ بیکس ہوتا کس واسطے کہ سنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ پس مین
اُس سوار سے باتین کر ہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوا اور سختی اور ترش روئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہے تمپر تم
اصحاب محمد سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمہارے اور چاہتا ہون
مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد شریک کا رکھتا ہون اور تحقیق خواہش کی ہے مین نے تم دونون کی صحبت کی
تاکہ ساتھ رہون مین تمہارے لیکن مین نے بھی اس راہ مین سُنا ہے معتمد شخص سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے ایک
ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے
گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہے حاطب نے بیان کیا ہے کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھسے
نزدیک تھا جسکو وادی الادراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو
جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو
مار ڈالین اُسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھسے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون
بحالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور ہوگئے ہم
اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن
عاصم الہمدانی ہے پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہے داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص

ذکر جانے خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ حاطب کے پاس مقوقس کے اور راہ مین ملاقاتین کا

مضبوط اور قوی دل ہو سلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اُس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمردان عرب کے
مین مثل عمر اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو مجکو
پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا مین نے
کہ اے سلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اس شعر کو ۔ سیوف حداد یا لوی بن غالب * حداد ولکن این بالسیف
ضارب * اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پائی ہی عرب نے
کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن وہ جب ہو جھپر پڑیگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے نزدیکی کو بسبب یک کسی
حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم
مین نے کہا جس وقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تاکہ چمکنے
لگے پانی اسکی اور تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو
اور کہا کہ اے سلاب دیکھتا ہی تو اُس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا
سلاب درانحالیکہ تامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسی وقت سر اُسکا آگے آگرا اُسکے
بدن سے اور مردہ ہو کر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو
ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون
سلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے
ساتھی اور سلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہو جانے ننگ و عار کے
آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون سوتے ہین اور بھیجا ہی مجکو تمھارے
ساتھی یعنی سلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم ان دونون
پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کس واسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون
نے کہ کیا اچھی راے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سلاب سے
اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبد اللات مین نے اُس سے کہا کہ ہو جا
تو پیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جس وقت ناگہان در آوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دلکو پھر مین اپنے داہنے
بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت
غفلت کے اور ڈالدیا مین نے سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہو کر اور پھرا مین تیسرے شخص کی طرف پس جب
اُسنے اکیلا دیکھا مجھکو یقین کیا اُسنے ساتھ بُرائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو

اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالیٰ نے اعانت کی میری اور غالب کر دیا مجھکو اُسپر پس مارا ڈالا مین نے اُسکو اور لیا مین نے دو توں اُونٹون اور گھوڑے کو
اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور تھا میرا دوست تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اُونٹ
پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا آنکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیوں نے مجھکو متوجہ ہوے
بجانب میرے اور کہا مجھسے کہ کہان سے آیا ہے مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہے
مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہون پس جب سنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجھکو ہر طرف سے اور چلے مجھکو
ساتھ لیکر تا آنکہ لائے وہ مجھکو بادشاہ کے محل تک اور مجھکو دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس
حکم کیا اسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت
کے نگینے اُسکے دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے
ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے حجاب سے کہ اے برادر عربی کہان ہے خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے
خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا
کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو جسکا نام باکلین تھا اور کہا اس سے کہ پڑھکر سنا تو مجھکو پس
پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجھکو سپرد کیا ہے پس لے آیا اُسکو
غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمین ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور
تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے آخر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اس طور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطبؓ سے کہ اے برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہے کہ
تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطبؓ نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہے تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے
مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہے تمکو جواب دینا سوال کا حاطبؓ
نے بیان کیا ہے کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
وسیم قسیم معتدل القامتہ بعید الهامتہ بین کتفیہ شامتہ وہی علامتہ کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع و دیانتہ
و عفتہ و صیانتہ صادق اللہجتہ واضح البہجتہ اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین رقیق الشفتین
براق الثنایا بعینیہ دعج و بحاجبیہ زجج و باسنانہ فلج والف غیر ذی عوج و صدر غیر حرج و لبطن کطی
الثوب المدبج و لسان فصیح و نسب صریح صلی اللہ علیہ و آلہ قدر حسنہ و جمالہ راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب سنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو
تم اے عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُنکا ہمارے پاس ہے راوی کہتا ہے کہ اسی

حالت مین کہ مخاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دستر خوان اور لایا گیا کھانا حاطب
کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے تب ہنسا بادشاہ
اور کہا اُسنے کہ امی برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہے اور حکم کیا ہے مین نے کہ لایا جاوے
تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ امی بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین
کھاتے ہین کس واسطے کہ اللہ تعالے اور بزرگ نے وعدہ کیا ہے ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا
پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا
مین پس پوچھا مجھسے بادشاہ نے کہ امی برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ
دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے
نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک
بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین
کدو کو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ امی برادر عربی کس چیز مین
آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہے اُسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ
ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُہٗ وَلَوْ اُہْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے
کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہے مین نے آپ کو
کہ فرماتے تھے تو سنّتم اَلنَّاسَ تَہَادَوْا مِنْ غَیْرِ جُوْعٍ اور بہ تحقیق دیکھا ہے مین نے آپ کو جسوقت کہ آتا ہے
آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحابؓ نہین کھاتے
ہین سوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین
تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور
سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہے اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہائے مبارک کو
کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین
اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سوائے زینت
اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس
حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالونکو حالانکہ آپ
بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ امی عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اپنے بندے

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کر رغبت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت
سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہے آپکے سر پر حاطبؓ نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہے
لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہے جسپر آپ جلوس فرماتے ہین بابتہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ
مین نے کہا ہان ایک تخت ہے کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہے مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا ۔ مین قریب
چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے
کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور ایال اور دُم
اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہے مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرتجز ہے تب جب سُنا مقوقس نے کلام
حاطبؓ کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام ماموں تھا اور
زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور ایک استر موسوم بہ دُلدُل
اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جسکا نام ماریہ
تھا اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور بہترین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر
مین بُنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بِسمِکَ اللّٰھُمَّ
مِنَ المُقوقِس اِلیٰ مُحَمَّدٍ اَمّا بَعدُ فَقَد بَلَغَنِی کِتَابُکَ وَقَرَاْتُہٗ وَفَھِمتُ مَا فِیہِ وَاَنتَ تَقُولُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَرسَلَکَ رَسُولاً وَفَضَّلَکَ
تَفضِیلاً وَاَنزَلَ عَلَیکَ قُرآناً مُبِیناً وَقَد کَشَفنَا یَا مُحَمَّدُ فِی عِلمِنَا عَن خَبَرِکَ فَوَجَدنَاکَ اَقرَبَ دَاعٍ اِلَی اللّٰہِ وَاَصدَقَ مَن تَکَلَّمَ بِالصِّدقِ
وَلَولَا اَنِّی مَلَکتُ مُلکاً عَظِیماً کُنتُ اَوَّلَ مَن سَارَ اِلَیکَ لِعِلمِی اَنَّکَ خَاتَمُ الاَنبِیَاءِ وَسَیِّدُ المُرسَلِینَ اِمَامُ المُتَّقِینَ وَالسَّلَامُ وَ
رَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِلیٰ یَومِ الدِّینِ حاطبؓ نے بیان کیا ہے کہ دیا بادشاہ نے خط مجھکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری
دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہے اللّٰہ کی تمکو اے حاطبؓ اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون
محمد صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ
میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین
عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوئے بارادے مدینہ طیبہ کے پس
پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول
صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بٹھا کر اپنی اُونٹنی کو باندھ دیا مین نے
اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھ کر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللّٰہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپکو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے تھے اصحابؓ سے
اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے اِن اشعار کو اشعار

أنعم صباحًا يا وسيلة أمة
سلامتی تو صبح کرے یا صبح کرے آپ ... وسیلہ امت کے ۱۲

ترجو النجاة غدًا بيوم الموقف
امید رکھتی ہے امت نجات کی کل دن قیامت کے ۱۲

إني بعثت لسيد الذي أرسلني
تحقیق گیا میں اسکی طرف جس نے مجھکو بھیجا تھا

أطوي المهامه كالمجد المعنق
پہنچنے والا قطع کرنے بیابان کو مثل ... کرنے والے سخت کے ۱۲

حتى رأيت بمصر صاحب ملكها
تا آنکہ دیکھا میں نے مصر میں وہان کے سردار کو

فبدا إليّ بمثل قول المنصف
پس آغاز کلام کیا اسنے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے ۱۲

فقرأته لما فككت ختامه
پس پڑھا اسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اسنے اسکی مہر کو

فاختل من بعد كاهتزاز المرعف
پس ہو گیا ... مثل ... اور بار ... کے ۱۲

قال البطارقة الذين تجمعوا
کہا ان افسرون نے جو یکجا تھے ۱۲

ماذا يعاب من كتاب مشرف
کس چیز سے عیب کیا جاوے اس خط بزرگ سے

قال اسكتوا يا ويلكم وتيقنوا
کہا اسنے کہ چپ رہو تم ہلاک ہو تمہارا اور یقین جانو

هذا الكتاب لامر مشرف
یہ خط ہے روشن ... خط اور ... ہوا ہے

قالوا وهمت فقال لست بواهم
کہا انھون نے کہ غلط سمجھا ہے تو پس کہا اسنے کہ نہیں ہون میں غلط سمجھنے والا

لكن قرأت بيان خط الأحرف
لیکن پڑھا اور پایا میں نے تفصیل خط کے حرفون کو ۱۲

في كل سطر من كتاب محمد
بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

خط يلوح لناظر متوقف
خط روشن اور چمکیلا ہے واسطے دیکھنے والے امید رکھنے والے کے ۱۲

هذا الكتاب كتابه لك جامعا
یہ خط خط اسکا ہے آپکے نام درانحالیکہ جامع ہے آپ کے فضائل ۱۲

يا خير مبعوث بالفضائل نكتفي
اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے کفایت کرتے ہیں ہم ۱۲

سپرد کیا میں نے خط مقوقس کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؓ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو انکی دنیا میں پس یہ تحقیق بچایا ... امر ریاست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب ... آپ نے فرمایا کہ ہر چیز روح خاص ہے میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا پھر انکا آزادی اور پیدا ہوئے انسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک ... پھر وفات پائی پس جب وفات پائی انھون نے گہن لگا سورج میں پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہیں ہے مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپ نے فرمایا کہ نہیں گہن لگتا ہے چاند اور سورج میں بسبب وفات کسی شخص کے سو واسطے کہ یہ نشانیان ہیں اللہ تعالے کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اندنون میں رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپ نے ... اور رنگ ... اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ قدوسۃ وشمائلہ واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب جدا ہوئے عمرو بن العاص ساحل شام سے تو چلے وہ بارادہ مصر کے پس پہنچے وہ ایک موضع میں جسکو فرج کہتے تھے ... ہو وقف مع اپنے لشکر کے اہل ... اور کہا انھون نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو ... اور آؤ تم زمین مصر میں مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اسکو ... اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اسکے بسبیل غفلت کے اور میں یہ چاہتا ہون کہ تمسے ... اور اکیلا ہو کر تمہارے ...

پہونچ جاؤ ان میں اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی یقین ہے اور ملکیت حاصل کرون مین انکی تمہارے واسطے ساتھ قریب اور
مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہوا اور جاؤ تم توفیق سے اللہ تعالی تمکو اور اعانت اور حفاظت کرے تمہاری پس چلے
اپنے لشکر کے ساتھ وقت شب کے اور نہین متعرض ہوئے وہ عریش اور وارد ہوا اور یاقفار وسے اور پچھوان تمام شہر پناہ مضبوط
اور آباد تھے اور رہنیوالے یونانیکے ایک قوم عرب تنصرو سے تھے جو ہر ایکا ارمقوقس مین شامل تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت
فتح ان قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا ورات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ فرما مین اور
وہان ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام ویندان تھا اور فرما کنارے دریاے تنیس کے جانب مشرق اسکے
واقع تھا پس جب آئے اسیر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا انھون نے بڑے خیمہ ان کو کھڑے ہوئے پس جب قریب ہوئے یوقنا مع اپنے
لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہان کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام
جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز انکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو
اور بہت غمگین ہوئے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال واسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے
تا کہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی اسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اترے
ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہان کا قسطنطین پسر ہرقل
مع لونڈیون اور اہل وعیال اپنے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادہ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اسکو خبر
پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام شیلا توش تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قصر کے
اور حکم کیا اسکو وہان کی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے ایک مرد قبطی سے جو داخل
اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اس سے کہ کیا حال تھا تمہارا جسوقت پہونچی تھی
تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعونکے اور مارڈالا انھون نے وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا
اور شکست دی وہان کے بادشاہون کو اسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اسنے اپنے قاصدون کو بطرف ان شہرون
کے جو قریب تھا مین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی رومی اور نہ کسی
سکنائے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ
معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات انکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور
سست اور ڈھیلے ہوجائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوئے یوقنا بجانب مین مصر کے اور
پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ پاس انکے اور کہا کہ اسی طریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی تمہارے آنے کا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم

روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے بھیجا اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہین ہمارے شہرون کے اور پراگندہ کردیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہون کو اور نکال دیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اُسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تاکہ بھیجے اُسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجھکو نہین ہی راوی کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو خوش ہوگیا دل اُنکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دل مین اور روانہ ہوئے وہ اس حالت مین کہ گھس گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین تو وہان کے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنے کا تو کہتے تھے وہ اُنسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے بمقتضا حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے موقعات سے صاحب تدبیر اور مکر اور فریب کے پس جب یہ اُن قلعجات کو طی کرکے فرما مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب اُنکے آنے کے اور والی فرما کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا یوقنا نے حاجب سے کہا کہ اے سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجھکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا اُنکو اور دریا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اُسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجھکو بیچ آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جا ملون اُس سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے وہان کے حاکم کو دربارہ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا شیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہو کر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوئے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پاپیادہ ہوگئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنے کا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانے کا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا انکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور بیٹھے سے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین کلام کیا ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور بھی زبان قبطی کی بخیر مشابہ زبان روم کے ہی لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے انھون نے کہا کہ ایک مہینا گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اس سے اوس وقت کہ بھیجا اوسنے مجھکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونے کا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجھکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اوسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیہ مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجھکو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم اے یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اوسنے ان لوگون سے جو پرستندہ صلیب کے ہین والے شہر پائے نصرانیہ سے اور بھیجا اوسنے باہان ارمنی کو چھ لاکھ سوار سے واسطے عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا ان لوگون نے میرے باپ کے سردارون اور باہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ لیجاؤن اپنے اہل و عیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جاملون مین اپنے باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل و عیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجھکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے پاس کہ تجھکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین اوس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جھکا لیا اوسنے پھر سر اوٹھا کر کہا کہ مجھکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اوسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانے کا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اوسکے سامنے سے پس پایا انھون نے اپنے لوگون کو کہ کھڑے کیا تھا انھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اونکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے اور دانہ چارہ انکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجھکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اوسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اوسکے پاس اور بیان کیا اوس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص کی بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا انکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اوسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے در آیا خوف اوسکے دل مین اور یقین کیا اوسنے اس امر کا کہ کہنا انکا سچ ہی اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا رکھتے ہین پس بلایا اوسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اوس سے تمام گفتگو جاسوسون کی اور حکم کیا اوسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جس وقت آوے یہ رومی اور مصاحب اوسکے پس قبضہ کرو تم اون سب پر اور جب مالک اور قابض ہوجائینگے ہم انپر تو ذلیل اور خوار ہوجائینگے ساتھی اوسکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اوسنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ اے بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تم سے اوس مقدمے مین جو کہلا بھیجا ہی اونکے باپ نے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جاؤ تو اوسکے پاس اور کہہ اوس سے کہ یہ خوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے

سنتا ہون کچھ اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر رجوع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُن سے کہ اے اولاد نصیر حواری کی آگاہ ہو تم اس امر سے
کہ اس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہے میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہے مجھکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس اُسوقت مگر یہ کہ جان لیا ہے
اُسنے ہمارے کام اور ارادہ کو اور جان لو تم اس امر کو اگر ہم چلے جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل
اُن مسلمانون کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم بیچ ہی
اس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھین ہم اس دنیا سے فریب دہندہ ایسی
جسکا حال یہ ہے کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج
کے اور یہ تحقیق دیکھا ہے اُن چیزون کو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے
گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم اُن چیزون کو جو گذر گئی ہین
تمہارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین اُنکی اور قوی ہو گیا
ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور تیار
کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو
یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے اُنکی اور اُنکے ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے
پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسری بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا
یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری ہے عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین وہ
ایلچیون کو مگر واسطے کسی کام کے اور دن کو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھسے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم
بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسون کی اور ثابت
ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلا ڈالنے کے اُسپر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور
اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی
تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسی وقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ اے بطریق کس
چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمہاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تمہارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تم نے
مسیح اور اُنکی ماں کو اور آئے تم اس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو تم ہم پر مگر یہ کہ مسیح برہم ہوئے تمپر اور مسلط کیا
ہمکو تمپر پس نہ باقی رکھینگے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت
رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالے کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور یہ تحقیق گویا
کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ
وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

۲۷ ترجمہ
مین بندہ ہون اللہ کا اُسنے دی ہے مجھکو کتاب اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک مین جیتا رہون اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہین بنایا مجھکو زبردست بدبخت اور سلام ہے مجھپر جس دن مین پیدا ہوا
۱۲/۱۶

یَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ
مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالی نہین مثال ہی کسی مخلوق
سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور بولس نے گمراہ کیا ہے
اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون
کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ
اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی
جسپر قبل اُسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوئے
ہم اس بات سے کہ عیسی مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُسکے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق
کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالی کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ كَانَا یَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم
بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین
اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تم پر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی کہ
جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم اِن شخصون کو جو آئے ہین بارادے
تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنالینے
تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کرکے
گھیر لیا اُنکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور بلند کیا اپنی آواز دن کو ساتھ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور
مبتلا ہوئے یوقنا ایسی آزمایش مین جسکی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُنکے ساتھیون سے
شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوئے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر
کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی
تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درانحالیکہ
خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

ف اور جس دن مرون اور جس دن کھڑا ہون جی کر ۱۲

ف ترجمہ نہین ہی مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول گذر چکے ہین اس سے پہلے بہت رسول اور اُسکی مان ولی ہی دونون کھانا کھاتے تھے ۱۲

ف ترجمہ نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی ولیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شریک والا

ف ترجمہ اور جو کوئی چاہے سوا حکم برداری کے اور دین سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت مین خراب ہی ۱۲

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہو کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسی وقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اُسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی
لڑائی پر اور طالب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد
جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ
خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بلایا اُسنے اپنے ارباب
دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس طرح پر پس تمھارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ ای بادشاہ ملکہ کو
اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے
کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاہ اور حاکم برا ہی گئے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے
جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی مین ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جس وقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو اُن
عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح کہ
سختی کی اُنھون نے تیرے بھائی پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ ای لوگو دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی طرف سیاست کے اور جو
شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر ہے دُور ہوگیا وہ
مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی
کہ ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھسے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا
اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگونسے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور
جانو تم سب اس بات کو کہ عقل چراغ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے
تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص
نہ پہونچیگا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب
عقل کے اور حکیم ماسیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی
کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ
کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجکو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا ڈراتا تھا ایک بلاتے تھے وہ مجھکو سچا نبی اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے اور قبول
کیا تھا اُنکی نبوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجھکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے اور قبول
کیا تھا اُسنے اُنکے بلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہردار بکری نے بات کی اور کہا
اُنسے کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ نہ کھائین کہ مین زہردار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے
اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوے
تھے پانی کی موج پر اور پہلا اُمتین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام
اور احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے اور کلام
اُنکا سچا ہی ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا ساتھ اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا ہی ہمکو
اُنکے ملک سے اور مالک ہو گئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادے کرنے اُس کام
کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ
مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہی
اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تمکو پولس نے اور
بہکایا ہی تمکو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ ایسے
کام کے جو نہین لائق ہی اور بیکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے
تمپر تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو
تم پولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور
کیونکر لائق ہی عیسی بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بھیجا ادھر
نہین لائق ہی یہ امر کہ پولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ حکم
کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اسطرح کرتے
ہون یا بات بھی کی ہو پولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین
تھا کوئی حکم اُنکے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کیا ہی حکیم دیوجانس نے
اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دبیر ترا حیسم کو اور گرداتا تھا اُسکو مثل واسطے اُسطون آئندہ کے اُس وقت
سے آخر زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویرین حکماء کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین تھین

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ اَنْ یَجِیْءَ سَلَا عَجَائِبُ یَدَیْهِ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ
عجائب یدیه مما راق یدیه اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْخَیْرَ بَلْ غَلَاءَہُمْ وَلَا تَقْبَلْ اور چوتھی سطر
یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَا تَخَافُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اسکے کرینگے اور یہ کلام
ایک فریضہ ہی فرائض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر
برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ
عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو
اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجرائے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُسکے اپنے بطارقہ کو اور
یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا تھا مقوقس نے اپنے ساتھیون
تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھ دے تو میری بیٹی کو
ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دیوے اور روانہ کرے اُنکو میری طرف تاکہ
آرام پاوین دل اُنکے اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے
جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے
ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ
کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ
ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین
پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ
کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے
سامنے پس جب سنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو
پہونچانے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو
یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوکے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اُس سے
کہ بہتر ہی مگر مشورہ کر لین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب
اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے
دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا رائے تم لوگون کی ہی اُن لوگون نے کہا
کہ ہم سوائے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم
مجھکو تاکہ رائے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُنکے ارادے کے پس جب رات ہوئی

اور خوش ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے
تو کھڑے ہوئے یوقنا واسطے ادا اُس نماز کے جو فوت ہو گئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً
آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوئے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوئے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے
اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوئے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ
عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن
بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوئے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہے اے مرد بزرگ اُنھون نے
کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور لوٹ جاؤن مین اُنکے
پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہے تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے
فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے
اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار عمرو ابن العاص کے حالت جلدی
مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب اور بار برداری اور غنائم وغیرہ کو جو
اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایک ہزار سوار کے
اور خود روانہ ہوئے مع اپنے لشکر کے رات کو پس پہنچے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین
طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے
قوم پر اور گرد ہو گئے قبطیون کے اور رکھا اُنھین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مارڈالا اُنھون نے قبطیون سے
پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت بھاگنے کے بارادہ
کے اور مالک ہو گئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہو گئے پادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لے لیا تمام مال اور
لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے
وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی
مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہو گئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال
اسباب اور لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب
آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک
اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ ہَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر
اصحاب جو جمع ہوئے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور
قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشائش اور خوشی کا
دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے
تحفہ تھا اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ بھیجون
مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لے لیا ہی اور ہم ایسی قوم مین کہ بیعت
کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رائے
عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے
بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس بن سعید کے راوی کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبطی
لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام جو تھے شکست اور مقتول ہونے
اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا
تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ
آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس
بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی [illegible] باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس
بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اُنکا بردولت اور [illegible] آپ [illegible] تھے
اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس کے اور سوال کیا اُسنے
چند چیزون کا تاکہ سنین ارباب دولت اُسکے اور نرم ہو جاوین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتا اور تعجب کرتے تھے قیس سے
پس کہا بادشاہ نے کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی انہون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنہون نے جہاد کیا تھا ساتھ اُنکے قیس نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے سردار
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سرخ اور سپید تھا اور
پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پاؤن اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجز تھا
اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اُونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے
ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجاے کمینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے
بزرگی دی ہی اُونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اُونٹنی کو سنگ سے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو
عرب کے لیے سواے اورون کے اور آپ اُس پر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہی وہ اُسقدر
پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب
مین وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے والبدن جعلناها لکم من شعائر اللہ اور پہلی لڑائی جو آپ نے

دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی حنین کی تھی پس بھیجے آپ کے ساتھ ایک اونٹ آبگش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر سعد بن اسود الکندی
اور دوسرے پر مصعب بن عمیر اور شمس بن عثمان قریش سے باوجود کثرت اور باسامانی اُن لوگوں کے پس بھگا دیا اللہ تعالی نے اُن لوگوں کو بسبب
برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہیں سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے
جسکو تونے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھاتے تھے اُسپر آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہے اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ
پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادات سے اور تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزوں میں اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک میں اور
فرماتے تھے آپ مَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھیں اور
اُسمیں راہ گریبان کی نہ تھی یہ بھیجا تھا آپکے واسطے دیر والے نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس
اونٹوں کے اور ایک ہی بار آپ نے اسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیہ کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپ نے اسکو تا اینکہ پھٹ
گیا وہ اور دو موزے تھے آپ نے انکو پہنا تنگ پہنا کہ وہ دونوں پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا
کہ اسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیریں ترین آدمیوں کے وقت کلام
کرنے کے اور جب کرتے تھے آپ تکلم کسی کلمے کے تو تین بار اسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے انپر اور جب
بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت میں اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ
سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَستَغفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات
آپکی عادات ہوگئے ہیں آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے انہیں کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ
کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسی میں
انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہیں پس خوشی اور کشایش ہے
اُسکو جسنے تبعیت کی آپکی اور بیشک اُمت آپکی وہی اُمت ہے جسکا وصف انجیل میں ہے پس بول اُٹھا ایک قسیس کہ بشارت ہو
تجھکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ امت ہم ہیں پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک
اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کاموں بد کے اور دور ہونے کے نیکیوں سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور
خواہش کرنے بجانب دنیاے دنیہ کے اور کہاں ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا انپر اسکندر پس دیکھا انکو کہ نہ کوئی انمیں حاکم ہے نہ کوئی
قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور کوئی
مبتلا ہے محتاجگی ہے جو رسوا کرے اسکو برابر ہیں وہ لوگ ہر چیز میں کھانا پینا اُن لوگوں کا ایک ہے نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے اور نہ حسد
کرتا ہے بلکہ آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہیں پس تعجب کیا اسکندر نے اُس امر سے جو دیکھا اور پوچھا انکے عقلمند سے وہ حال انکا پس کہا انھوں نے
کہ اے بادشاہ ہم لوگوں نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن آدم الیاک املک حتی کانک خال من عملک فاتی لک
اجلک فصرت الی التراب تشاہ علیک الاحباب فخلوت بما قدمت اما صالح فکسب واما غیر صالح فندمت حیث لا ینفعک ندمت

وتھیئت ان یکون تک الی الدنیا مرجع لترجع من زہی الہاک وتقلع فلم ترجع فطوبی للکیس العاقل الذی لیس یوان تعاطی
تزود الی ما لیس کہ تعتیر تمیل بک علی التقصیر وبادر الی الخیر قبل الفوت واغتنم حیاتک قبل الموت فکانک

بالجمی قد ملکت و فارقت کلما ملکت پس عبرت حاصل کی ہے اسی بادشاہ ان نصیحتون کامل اور پہونچنے والی پر اور پہنا ہے
اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین
تمہ لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو
بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے
اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین
کوئی چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم انھون نے کہا اسواسطے
کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر
اور غریب انھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اسکے نکالے اُن لوگون نے
اسکندر کیلیے دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسکو چاہتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور
ایک مرد عادل کا ہی اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بھید پڑا کیا ان دونون کو بڑی جماعت
لیکن عادل خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگاہی کی کر تو اس
چیز سے جو تو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے تو پیچھے ان دونون کاسہ سرون کے ہی مالک ہوا تو اسی بادشاہ پیشانیون کا
اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر
تو اپنی جا بازگشت اور قبر کی سختی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جبتک کہ روح تیری
قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور مے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی منہیات
سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھیرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اسی بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا شیطان
نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے
خرخراہت عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس نے کہ اسی بادشاہ آیا جانتا ہی
تو کہ وہ لوگ کون تھے تو قیس سے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم ہوتے تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک
خبر دی ہی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اُنھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور دیکھا
اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھرے آپ تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا اُنکو اُنکے اس حال سے
پس عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ آیا یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نبی کے آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا کہ آگاہ کرے
اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسی سے تو کہا اللہ تعالی نے اُنکے حق مین وممن خلقنا امۃ یہدون

بالحق و بعد لوٹ لیں کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیوں کی طرف اور آگاہ کرو انکو اس چیز سے جو
تمنے اور دیکھو تم اس چیز کو جو قرار پایا درمیان ہمارے اور تمہارے بیچ میں قیس نے کہا کہ بیان کیا تو اے بادشاہ اس چیز کو کہ ضرور ہے تمکو مقابلہ
نجات دیگی کوئی چیز ہے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا میں اپنی قوم سے جو چیز
جو بیان کی تمنے اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نکرینگے اسواسطے کہ دل انکے سخت ہوگئے ہیں بسبب کھانے
حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویوں کے سلیمان بن یحیی سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے
مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے میں پس جب دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان کا علیحدہ ہوتا تھا
اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان میں جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہیں ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر
اپنے ارباب دولت سے اور نہیں جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوا اُن لوگوں کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اُسکو و خدمت پر مقرر تھے
پس جب گذر جاتا تھا مہینا رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس و قیس بن سعید کی ماہ
شعبان میں واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوا قیس بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کے اور آگاہ کیا انکو بادشاہ کی
گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت میں جسکو مقرر کیا تھا
کے لیے میں اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہیں منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور تھا بیٹا اُسکا ارسطولیس
وہی تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سنی تھی اُسنے گفتگو اپنے
باپ کی ساتھ قیس بن سعید کے جانتا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہے اور وہ عرب سے نلڑیگا اور قریب ہے کہ
کر دیگا ملک ہمارا انکو پس اُسی وقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور روسائے قبطیوں کو اور کہا اُنسے کہ جانتے تم اس بات کو
تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہے کہ سپرد کرے ملک کو عرب کو اور یہ بات اسطرح پر ہے
کہ سنا ہے میں نے کلام اُسکا اور وہ گفتگو کی اُسنے پس جانا میں نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہے اس امر سے اُن لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ
جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار میں ہے اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہے بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے
اور ہمارے اور رعیت کے حق میں بعد اُسکے رخصت ہو گئے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس
اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایک ہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس
بات پر کہ پلادے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی میں ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسی وقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ
کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اسکے حکم کیا اُسکے خادموں کو دفن کرنے کا اُسکے پاس شاہی
میں جو پینے تھا اور قتل کیا اُن لوگوں کو بھی جنہوں نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت جبکہ باپ اُسکا
پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے باپ کے
ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادہ اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنہوں نے لڑائی اور محاصرہ

مصر کا اُنسے جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا انھون نے مع تمام
لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور بہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا انھون نے قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے
اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہی اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی
پر جو بھیجیگے ہمکو پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچ کر
اُترے وہ مقام عجز الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی
تشویش انمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانون کو اور چلے گئے بہت لوگ درون قلعے مین اور قیام کیا ہر دروازے اپنے
درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے
عمرو بن العاص رض مع اپنے لشکر کے مقام عجز الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی
گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورون کی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا مصر مین
پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے
بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا
تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُسے کہ اے وردان تو ایسا شخص ہی کہ جانتا ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون
کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے وردان نے کہا کہ حاضر ہون مین تابع تمہارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف
تمہارے کہنے کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط اسطرح پس بادشاہ مصر کے نام
وردان ہاتھ کے اُسی وقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب ان ولی عہد

الملک ارسلنی الیکم یرید ان تبعثوا الیه رسولا من عندکم لیخاطبه بما فی نفسه لعل الله تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینه
پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے
یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک
موجود تھے کہ مین چاہتا ہون بات چیت ملوک عجم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین بھیجتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا
ہون کہ دیکھون اُنکے عالم اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادہ کو
شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر سب نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالی تمہارے ارادے کو اور کشادہ کرے
تمہاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھا تم سے کوئی بات سوائے خیرخواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیزون
کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمہارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمہاری اور مسلمانون کے
واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تمکو اللہ تعالی پس بلایا عمرو بن العاص نے
شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی

اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کر لون اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبریت عیان کی شرحبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو پار چہ شامی اور کھینچا اسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہو وہ اور غلام اُنکا اور دان آگے آگے تھا بار آئے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا دروازون کو پس پایا ہر دروازے پر سوارون اور پیدلون کو پس وردان آ پڑھکر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ اے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمہارے پس کشادہ کر دو تم اُسکے لئے دروازہ لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک دروازون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نہ جاؤنگا مین بغیر تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمہارا اس بات کو کہ نکلوا لے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو ساتھ اسلام کے اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہے اور نہ تھی تمہاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے چاہتے ہین پس اُسی وقت داخل ہوئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا وردان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوئے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے

پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے اِن چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیئ فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقی للذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید ارسلادس جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اُسنے

جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اُسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو اور ہلاک کیا
فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت
اُنکی اور ہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی امت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی
کیا اُن لوگون نے جو دعوی کیا جھوٹھہ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن فرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب
بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن علما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا اُنمین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو
پڑھا ہے مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ تعالی غالب اور بزرگ
آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت
اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین
جسکا ذکر مین نے تم سے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ تو نے پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور
یہ بات ہونی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے
کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اسمین رمز حکمت کے ایک
اور رکھون مین اُسکے منہ کو طرف شہر کنیسہ دیر بالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اُسکا دیر بالیس رکھا
گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین منہ اُسکا
طرف اُس تصویر کے جو اس محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھر جائیگی ہر تصویر اپنے منہ کو اپنے مقابل کی طرف سے
اور جب مبعوث ہوئیگے نبی تو گر پڑیگی اپنے منہ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور یہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن
قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگے اور اُنمین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ اور شروع کیا اُنھون نے
بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر گیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور
گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منہ کے بل اور اب بجائے اُس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا
منہ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوئے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سنا لوگون نے
اُس تصویر سے ایک بڑی ہی آواز وہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور ڈر گئے
دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور یہ
یہی شخص کھو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا کہ جسوقت داخل
ہوئے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت
ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے

کر آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگا رنگ نگینوں سے تمام محل اُسکا پس پڑھا اُنھوں نے کلام اللہ تعالیٰ کا ولولا ان
یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیہا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیہا
یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین پھر کہا اُنھوں نے کہ اُٹھائے جاؤگے تم
ننگے بدن ننگے پاؤں پھر پڑھی یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہے خدا کی ہر آئینہ
ہر آئینہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمہاری بازگشت ہے
اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہے اور آخرت گھر بقا کا ہے آیا نہیں سنا تھے اس چیز کو جسپے تھے
تمہارے نبی عیسیٰ علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا پتھر کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب
تھا اور سنا ہی ہے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی
بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ نح علی نفسک فی الفلوات وعاتبھا فی الخلوات وسارع الی الصلوۃ استغل الجنات
وتجنب السیات وابک علی نفسک بکاء من ودع الاہل والاولاد واضح وحیدا فی البلاد وکن تیقظا اذا نامت العیون
خوفا من امر یاتی ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ نکلف
اور ضعیف کی کیا حقیقت ہے اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھوں نے گہوارے میں بات کی اور کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہون
پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب
اور بزرگ پاک ہے شرکت سے اور تنہا ہے ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہے ساتھ الوہیت کے اور کیا بزرگ ہے وہ شخص جسنے
یہ کلام کیا ہے ما اتخذ اللہ من ولد ولا شریک فی حکمہ احدا پاک ہے وہ دوستوں اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے
نہ دیکھ سکے کوئی ہمنشین ہے نہ کوئی اُسکا بیٹا ہے نہ کوئی اُسکا شریک ہے اور نہ کوئی وزیر ہے نہ اُسکے پہلے ہونے کی ابتدا ہے
اور نہ اسکے پیچھے ہونے کی انتہا ہے کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہیں گھیرے ہے لیکن وہ ہر جگہ اور مکان میں بغیر
حلول کے موجود ہے نہ اُسکا جسم ہے جو مس کیا جاوے اور نہ جوہر ہے جو حس کیا جاوے کوئی شخص اُسکی تعریف حرکت
اور سکون اور نفع اور نقصان سے نہیں کرسکتا ہے بعد اُسکے پڑھی اُنھوں نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض
الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس
بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمہارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارے میں بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا
ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیاء پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا
اور دو نے بھی کلام کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہے اُنھوں نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی
اخدود نے کلام کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل میں جریج نام ایک
شخص تھا ایکدن وہ اپنے صومعے میں نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار میں نماز

پڑھتا ہون اور مان بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا
دن ہوا پھر آئی مان اُسکی اور اُس دن بھی وہی حال گزرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے
نہ موت دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ ہائے منحوس کو راوی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے
لگا اور اُس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ شہرون مین تھا پس دیکھا اُسنے لوگون
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکی سامنے مگر
اُسنے کچھ التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کا ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور گرا دیا اُسکو اُسکے صومعے سے
مارتے ہوئے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہی انھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہی کہ اُسکے ایک
لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہرو اُسکو
تا اینکہ نماز پڑھلون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا
لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ اے لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا
میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارکباد دیا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیتے ہین
کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا انھون نے پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت و دار اُدھر ہو کر
نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور
کہا کہ اے میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اوپر اس حدیث
کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو آپکی
آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی بیچ کلمے کی انگلی کو کان مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو
صلی اللہ علیہ و آلہ قدر حسنہ و جمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ
بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ و نعم الوکیل جب
دیکھا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اُسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین
اور کہا کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس
دعا مانگی مین نے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ اے اللہ مجکو تو مثل اُسکے نکرنا بعد اُسکے نکلی
ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا

میں نے کہا کہ اے اللہ مجھکو قتل اسکا کرنا اور اس لڑکی نے تو زنا کی تھی اور یہ چوری میں تھے کہا کہ اے اللہ مجھکو قتل اسکے کرنا
آتی تھی ارسطولیس نے کہا کہ اے سید اور عربی آیا اللہ تعالی نے تمھارے نبی کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے بھی
گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہیں اور خبر دی ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ میں اسطرح وما ارسلنا من رسول
الا بلسان قومہ لیبین لہم تفصیل اس بشارت یہودی میں بشارت ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور
نبی عربی سوائے تمھارے نبی کے عمرو بن العاص نے کہا ہاں ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ
والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کیا کہتے ہو تم ستاروں اور انکی تاثیر کے بارے میں
اور وہ وزیر حکیم اور نام اسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہیں اور وہ راہب دیر عدس کا تھا جب ارسطولیس
تخت پر بیٹھا تھا بجائے مقوقس کے طلب کیا تھا اسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور یہ تھا وہ بڑا جاننے
علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستاروں کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی حکم ہے اسواسطے کہ
ہمکو حکم ہیں ان سے خدمت لی جاتی ہے کوئی حکم اور اختیار انکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور میں ہے ولیکن ضروری ہے ہمکو شناخت
اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضروری ہے ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہے اور تحقیق
خبر دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ میں والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم
اور منزلیں وہی بارہ برج ہیں حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب
اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہیں زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ
اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکل گیا وہ ہماری ملت سے اور معنی
قطع اور تاثیر کے یہ ہیں کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسیگا پس ہوگی گرانی اور ارزانی
اور یہ علم ایسا ہے کہ نہیں خاص کیا اسکے ساتھ اللہ تعالی نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک
دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق اور انعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انعکاس
پہونچیگا اور یہ بات ہوتی ہے اور نہیں بھی ہوتی ہے اور اسی واسطے فرمایا ہے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے من صدق کاہنا او منجما فقد کفر بما انزل علی ابی القاسم محمد اور بھی فرمایا ہے اذا انشات شامیۃ ثم سحابۃ فتلک غدیقۃ اور یہی حکم
برق بھی ہے جسوقت چمکیگی بجانب یمن کے تو کہتے ہیں ہذا برق خلب یعنی پانی نہ برسیگا اور اسواسطے فرمایا ہے ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن قال برحمۃ اللہ مطرنا فہو مومن باللہ کافر بالکوکب
ومن قال بالکوکب الفلانی مطرنا فہو کافر باللہ مومن بالکوکب بعد اسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان
اللہ علیم خبیر پس جب سنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا انکی فصاحت بیانی کو کہا اسنے

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ اے بادشاہ بتحقیق یہ بڑی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور بہیری
دانست مین یہی شخص بہتر عرب کا اور مالک اس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اسپر
تو بہاگ جاوینگے ساتھی اسکے اور چلے جاوینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے اور ی اتنا ہی کہ وردان غلام
عمرو بن العاص کا سنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو
کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اسی وقت وردان نے عمرو
بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو دہشتناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر
قبضہ کرنے کا ارادہ رکہتا ہی حالانکہ تم اسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سنا عمرو بن العاص نے کلام
وردان کا جان لیا انہون نے مطلب اسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی انکو تب بیدار اور ہوشیار کیا
انہون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے اور کیونکر ہمارے یہان
اگر اترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی
بادشاہ نے ہون سے مگر یہ کہ پھر اوسکے ساتھ زیادتی انکا ری کے اور نوبت اور بیجاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے انکو
بلایا ہی گویا کہ تم انکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین
ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی
ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب مین اور فرمایا کہ
ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور ہم بلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے
کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے
اور غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو
حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اسنے کہ اے برادر عربی جانو تم اس
بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوت خانہ مین
جو مقرر کیا ہی اسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذر یگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلیگا تو کلام کریگا وہ
اپنی راے سے لیکن اے برادر عربی میرے گمان مین تمہارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمہارے تیز زبان اور
مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بنسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض ان مین
ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اسسے تو جانے کہ قیاس میرا اسپر نہین ہو سکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات
محالات سے ہی کہ تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان اے بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی
تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو انمین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس

کام کو پھر اسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہمکو کہ اس شخص کو قید کرلین تو قید کرتا دس
شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم انکے پاس کسی کو تا کہ لے آوے انکو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ
لوگ قاصد کے بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن انکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی
کر دیس اٹھ کھڑے ہوے عمرو بن العاص و نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اس حالت مین کہ انکو اپنے
پیچھے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام انکا وردان آگے آگے تھا تا آنکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص
اور غلام انکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آویگا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو ہم
قتل کرینگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا انکو وردان نے اس
بات سے جو سنی تھی اسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے انکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی
مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی اے وردان مین تیرے ساتھ اسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی
اور روانہ ہوے وہ تا آنکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا انکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے
انکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکباد دی انکو انکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار تحقیق بری ہوے گمان بعضون کے
بہ نسبت تمھارے اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا انپر بادشاہ کی طرف سے
کیونکر ارادہ کیا تھا انکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا وردان کا انکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ
اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیو سے پس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا
انکی سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور رکاتی انھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص نے
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر اسی وقت ایلچی
ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمہارے ایلچی کا مع اسکے دس
ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی انھون نے سامنے آکر کہا کہ اے شخص بیشک غدر اور فریب اختیار کرتا ہی اسکو جو
کرتا ہی اور باغی پر گھومنے مین دائرہ ہزیمت کے برا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اسکے پاس چاہا اسنے
مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا برا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا
ولیکن ہم ایسا نکرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے
پاس اور کہہ اس سے کہ سنا مین نے جو کلام کیا اسنے اپنے وزیر سے درباره میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے
اسکے مکر سے اور اب کبھی مین اسکے پاس نہ جاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس ابن مقوقس
بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنا کہ تو کہتے تھے کہ قسم ہی
اسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے

اور بیان کیا اُس نے قول عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جہان گئے وہ اُس راے کو جبکہ بیان کیا تھا
وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہے وزیر نے
کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُسکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو تم
بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا راے ہے تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی حالتون مین
پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچیگا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہے مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا
دن ہے کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہے جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور مین تیری راے مین بہتر
کہ تکرار ٹھہراوُن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گا ان پر اور گھیر لیگا ان کو قوم
پس نہ بچیگا کوئی شخص اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی راے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ جائے
اُنکے واسطے گھاٹ کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا ہمارا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لائی پائی سردار عمرو بن
العاص نے بادشاہ بطلیوس کے ہاتھ سے اُسدن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے
کہ اے عبد اللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہے لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے رہین اور اب ہمارے
پاس نہ کھانا رہا ہے نہ دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے
بجانب دیہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین
یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہے پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار تھے
اور ساتھ لیا انھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطلب جوف کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو
جو مسلمانون نے آپسمین کیا تھا در باب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعہ کے
جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس
چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کرکے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے
جانورون اور خچرون کا جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جانورات کو اور گاڑے مین بٹھلا دے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے
اور کچھ لوگ بطور ہراول کا سپاہی کے سفر کرتا تاکہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین
آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمہارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو
دیکھکر شبہہ مین نہ پڑین تمہاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہے کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو

مع اپنے لشکر کے پہاڑ کی پشت میں مقطم کے چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا انکا سپاہیون کو پہاڑ پر سو واقدی راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا بادشاہ قبطی ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور جھلا یا اُسنے گاڑے کو تا حجرا سے شیلہ تو تک اور اب وہان مسجد ہی اور باقی رہے لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام مجرالجعما کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات گذرائی تو ہم نے گذاری اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چارپاے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور رکھے اوپر کیا انکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون نے سو جب فارغ ہوئے اذان سے چڑھ گئے عمرو بن العاص ان شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کیں اسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز مقرر کی ہی اللہ تعالی نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور

پڑھی یہ آیت یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون پھر بیان کیں بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلہ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعہ کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اسپر ہم لوگون نے کہا اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے انھون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ کہ یہ اس بادشاہ مقوقس اور اسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اسنے اپنے اسی خلوت خانے مین ہی چھپا یا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلیگا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجینگے ہم اسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھینگے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر لیکر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا انکو اور کہا کہ سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور پیام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اسکو جانتے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھیگا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست

کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر ہوتا بادشاہ اس حالت
مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور
نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو
اسوقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہوجاوین دل مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو چاہتا ہی واللہ اعلم
پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی موذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور
ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوچکے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے
حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ
حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل
پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا
جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت
پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسی وقت ظاہر ہوے
اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین چھپا رکھا تھا دشمن خدا ارسطولیس
نے اور وہ ہم عدد و ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا
اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیکے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آگئے یوقنا اور
ساتھی اُنکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ
ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے
اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا پہلا حملہ
اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھے اور اُنھین قوم مین اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القری اور طائف
اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن صعصعہ نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور
ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعتًہ آگئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے
مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے حال کو اور پھینک دیا
اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی عم مین اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی
ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ
کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے قریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ گھیر لیا اُنکو اور تنگ
پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنمین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے اُنمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے

اور اسی وقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے ساتھیون کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا ان سب قبطیون کا

ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا انکو پس جب دیکھا قبطیون نے ناگہان آتے مسلمانون کو اٹھا لیا انھون نے
تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب ابو قتادہ اور انکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے
عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوگئے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوگئے اور بہت سخت حملہ
کیا انھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا انکو اور حائل ہوگئے انکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا انھین تلوار کو پس قسم ہی انکی
کہ نہین نجات پائی انمین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ پھنسا دیکھا جال مین انکے پس بچھا دیا ہمنے انکو اور ڈالا ان سب کو
مردہ زمین پر اور کسی نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم
ہوچکی مبارکباد دی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا انھون نے اللہ تعالی کا اس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون
کو فتح سے اور تعریف کی ابو قتادہ اور انکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور انکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو سب اُس
لشکر کے جو وہ لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چار سو چھتیس تک پہنچی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالی نے شہادت
پر پس خاص لوگ انمین سے یہ تھے حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن عامر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن البلیکر
اور نصر الیشکری اور سالم بن شریک البجلی اور شبیب بن سعید الیشکری اور خزام بن عمرو البجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ بن
ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی غیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے جرأت والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناة السلمی
چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعید بن غانم التمیمی اور مقدام بن جاریة النجیمی اور سعید بن مرشد الخفر
اور رفاعہ بن مسروق اللہبی اور جعفر بن دانیہ جو اپنی مان کی نسبت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے
اور عروہ بن شامل الثقفی اور عمر بن طاعن التمیمی العامری اور عائش بن سمرة العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبید اللہ
بن قاہر الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور معمر بن خلیفہ الداری اور ماجد بن مرة الخزرجی اور حماد
ابن عوص بن سلم العجلی اور طارق بن علی السلمی اور لبابہ بن طاعن العبسی اور ہیاج بن عمرو التمیمی اور سالم بن فرح التمیمی اور احوص
بن یربوع التمیمی اور یاسر بن مفرح النبہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور مجاہد بن عتبة الغطفانی اور طارق بن حبیب الکلبی کل
ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے ساتھ جماعت
مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب مجبر المصاد کے اور قبرین اُنکی اُس جگہ مشہور ہین اور رہینگی دن
قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی
پس سخت گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ
کیا اُنسے اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے
تا کہ ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے رہے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن
لوگون کا نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین اور سنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردیس بن

هرمز بن کتیبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر
واسطے لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو انکے ساتھ لڑائی کو اور نہ ناامید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور
راہب اور شماسہ اور بطران تیرے واسطے دعا و مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر قوم
اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا انکو نکلنے کا واسطے پیش آنے
اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے اور خیمے انکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوئے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے
خط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاوہ کے بطلب کمک کے اور … کیا … باستظہار آنے کمک کے محمد بن
اسحاق نے بسلسلہ راویون کے عبدالرحمن بن … اور انھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عرب … کا نام
مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہے مقداد … ان … کو لکھا عمرو بن العاص نے طرف …
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبة للمتقین من عمرو بن العاص بن وائل السهمی
الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا هو واصلی علی نبیه اما بعد
فانی وصلت الی مصر سالما وجرى لنا على بلد بلبيس مع ابنة الملك المقوقس كذا وكذا … وسرت …
منها الى مصر ونزلت بحجر الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اهل القرى … الاطراف وهي ارض قليل لها
البحوث ليعينونا ويسيرونا بالزاد والعلوفة … من خيرات بلادهم … من المؤنة والعلوفة
فبعثنا ابو بختا وبني عمه وجنده الى تلك القرى … طعاما وسرت … رسولا … الى ملك …
ارسطوليس بن المقوقس فكلمني وجاوبته … الله تعالى ولكن لنا كيسنا واشتغلنا برسول
الى سنه مكرا وخديعة فلما كان يوم الجمعة واصطففنا للصلوة واخذنا في صلاتنا وركعنا وسجدنا فلم …
كبستنا ونحن في السجود … القبط السيوف ونحن مقبلون على ربنا في صلاتنا فقتلوا منا اربع مائة
رجل وستة وثلاثين رجلا وما قتينا من الواحي عن صلاة … الله عز وجل الجند بالفضل منه في تلك الساعة
يوقنا وجنده فاقبلوا علينا والسيوف … الى يوقنا في جنده وحمل على القبط واحاط بهم …
عنا واشتغلوا بيوقنا فبذل فيهم السيف فقتل القبط … فلم ينج منهم احد من سيفه وسيوف جنده وقتل مقدمهم
ماسيوس وهو ابن عم الملك ارسطوليس … الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال …

وحن الآن یا امیر المومنین فی بحر یلاطم امواجہ من کثرۃ العدو فالجدنا یا امیر المومنین وادرکنا بعسکر
من المسلمین لیعینا علی قتال المشرکین والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور
سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
پس سوار ہوئے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا آنکہ
وارد ہوئے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوئے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز
پڑھی پھر متوجہ ہوئے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے انکو پس جواب
سلام کا دیا انھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجھکو کہا کہ عبد اللہ ہو مین نے کہا ہان
یا امیر المومنین فرمایا شاباش ہو تمکو پس بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو عبد اللہ
مین نے کہا کہ یا امیر المومنین مصر سے آپکے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو اہی
بیٹھ فرما کے بعد اسکے کھول کر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا
من ترک الحزم وراء ظہرہ تباعدت عنہ فسیحات منہ الخطار قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص
کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابطہ اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے
حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اسکے لکھا اسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر
مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا
اور حکم کیا انکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ
بن الجراح کے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن
پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا انھون نے مجھکو
بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
وقد وصلنی کتابک وقراتہ وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وعذرہ لکم فذلک لما سبق فی ام الکتاب
وکان یجب علیک یا ابن العاص الا تطمئن الی عدوک والا تسمع لہ کلاما وما اعرفک یا ابن العاص
الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تتوان فی مصالح المسلمین
واعلم ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحذر فان امامک واللہ

مابات الا علی غدر ولا کذب خبرا والله یعیننا وایاک علی طاعته وقد نفذت الی امین الامة ابی عبیدة عامر بن الجراح
لیسیر الیک جیشا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین و رحمة الله و برکاته اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اسیر اور
حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور حکم کیا انکو روانگی کا عبد اللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پہ
اور روانہ ہوا اور اسیحالیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دنکے
اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کر کے دیا مین نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھول کر
پڑھا آہستہ اسکو اور خوش ہوے پھر پڑھا اسکو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے
اسلیے کہ اُسمین کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس سے راوی کہتا ہے کہ جب اوپر پڑی مار ہی لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے
دن جمعہ کے اور پھرا دائرہ لڑائی کا کافرون پر اور مارا گیا مایوس چچا زاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے
لشکر کے اور نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا
لونگا مین اس کا مسلمانون سے پس حکم کیا حاجب کو اپنے تا کہ جمع کرین سب امرا اور اکابر دولت و عظماء البطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین
جو قصر شمع مین تھا حاجب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اوپر اسکے بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بیچ
خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ اے لوگو تمہین نصرانیہ اور بنی ماسمودیہ کے ایک جانو تم بات کو کہ ملک تمہارا عظیم ہے اور شہر تمہارا عظیم
اور وہ شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمہارے تھے آل حمیر سے مثل نسبغان
اور بیسق اور جلبجان جو بنانے والا ان اہرام کا ہے اور مرند بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالقرنین
جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک ان سبکا انسے اور گذر گیا زمانہ انکا اور پھر البطرف غیر کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضرموت
اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوے ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمہارے اطلیس اور بیلوس اور ریان بن ولید
جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور قطیس تھا جسکی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے
موسیٰ ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اسکے طیماوس بعد اسکے دادا میرا طعیل بعد اسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی
کسی زمین کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ امید کی ہے ہم مین اور آئے ہین ہمارے
یہان بارادہ مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی انھون نے ملک
شام مین اور لے لیا اسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا انکے بہادرون کو اور لوٹ لیا انکے مالونکو اور لونڈی غلام بنایا انکی عورتون
اور لڑکونکو پس اگر تم بھی باز رہوگے انکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمہارے بہادرون کو لوٹینگے
مال تمہارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمہاری عورات اور لڑکونکو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانون اور ملکون مین
اور تمہارے معبد گاہون کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہے مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلے گا

وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ وہ بدیدہ معاملہ ہونگے تمھارے اور ان عرب کے بیچ میں جب کیا گفتگو تم اور کس بات پر
متفق ہوے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ آیا انھون نے ہم لوگ غلام اس سلطنت کے اسواسطے کہ دشمن دولت نے
اپنا مطیع کر لیا ہے ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے وہ تقین واسطے ہمیشہ ہین اور اب ہم انکی قتل سبب اپنی محبت کے
اس دولت سے پس شاید کہ تیغ ہماری ... سب ... تلوار پس ... کیا بادشاہ نے انکی باتون پر
اور خلعت دیے ان کو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمے تلوبا ہر شہر کے اور مشغول ہو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ
بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاہ کے پاس سے پس ان سبھون نے کہا کہ بہتر ہے جو بادشاہ کہتا ہے پس نکلے وہ سب تو
بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمو نکے نکالنے اور نصب کرنے کا تب نکلے لوا اور حصہ کئے پس ایسا ہی کیا
اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہے کہ اسی دن کہ باہر نکلے وہ دونو آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا
ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاہ کے لیے طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان
حاکم نوبہ اور بجاہ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس خوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر
اور فکر کیا قبطیون نے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نکالنے نکل کر خیمے
نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگہبان
مقرر کئے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تا کہ پورا ہوا نپر کوئی امر جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ
ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانو نکے
اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پہرہ کے اور نور چمکتا تھا
انکے لشکر پر اور آوازین انکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن یہانتک راوی کہتا ہے
کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا
ابو عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا اُنھون نے اسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اسی وقت آئے
ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے ابا سلیمان کیا ارادہ ہے تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہے
حکم کیا ہے اُنھون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تمکو بھیجنے کمک کا
پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی
سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہے پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُنکی ہلاکت کو خالد نے کہا
کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہے تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ
تمھارا ہے پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ
کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُنمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن

بن الصامت

یاسر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابو عبیدہؓ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمھاری مبارک ہی پس بُلایا اُن لوگونکو خالد نے
اور مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہمکو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالدؓ نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن
اور ہوئی رات اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس
اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس
سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمۂ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے
ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو
جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰؑ کی پس روانہ ہوے وہ بارادۂ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے
چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار
اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالدؓ اور اُنکے رفیقون نے اُنکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس
جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالدؓ نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے کہا
کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مراس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر کے
ہمراہ رفاعۂ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاص کے پس خوش ہوے خالد اُنکے
آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالدؓ اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوے اور سب
ایک ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے
پس تبرک دانست کی عرب نے خالدؓ کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی قدس نے بسلسلۂ راویونکے نضر
بن ثابت سے بیان کیا ہی کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ
بن الخطاب نے ہمراہ رفاعۂ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب
عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادۂ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا
ہمارے اور مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایکرات کو اور رات اندھیری
تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے
کہ دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہمنے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار
تھا مین اپنی اونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالے کر کے پیادہ چلا مین
بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین

ف
ذکر مڈبھیڑ مسلمانون کا تین ... راہ مین تین ہزار عرب متنصرہ سے جو واسطے کمک ارسطولیس بادشاہ مصر کیجانب جاتے تھے اور مار ڈالنا مسلمانون کا ایک ہزار متنصرہ کو اُن مین سے اور گرفتار کرلینا دو ہزار کا اور گردن مارنی اُنکی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بلباس اُنھین عرب ... بجانب مصر

کہ وہ ایک بڑا لشکر ہو گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے قوم کو
تو وہ لشکر عرب متنفرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تا کہ ثابت ہو جاوے
مجکو کام اُنکا پس نہاین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے
اللہ ہمارے دشمنون کو اے قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جبسدن سے کہ نکلے ہین ہم مدین سے اور نہین
پایا ہمنے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہے پس اُترو تم لوگ تا کہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے
اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اسواسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے
پس کہا ایک مرد نے اُنمین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین رنج پہونچا یا ہمنے اپنی جانون پر
مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تمنے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو
رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جسکو غور کہتے تھے اور متوجہ ہوئے وہ واسطے
جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تا کہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو
واسطے چرنے کے نصر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ
عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ
کیا مین نے خالدؓ کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُنکی باتون سے پس بہت خوش ہوئے
خالدؓ اور تعریف و شکر اللہ تعالیٰ کا بجالائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار
بن عوف خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری رائے یہ کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ
لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ
نجات پاویگا اُنمین سے کوئی خالدؓ نے اُنکی رائے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہے جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے
بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون
اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایساہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا
اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُنکے اور تاکید کی
بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین کا کوئی تا کہ
پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ
مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ
بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُنکا
اور پوشیدہ شکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُنکے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت

اُنہین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُنپر آکر گھیر لیا اُنکو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی سیاہی کو اور رکھا تلوارون کو اُنہین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگھونسے اُس حالت مین کہ سستی نیندکی اُنکی آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوار و نکو اور مارتا تھا بعض اُنہین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور خالدؓ بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیونسے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُنہین سے بارادے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُنہین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولونکا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالدؓ نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیونکو بعد اُسکے متوجہ ہوئے خالد بطرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمہارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالدؓ نے کہا کہ کہان جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطینہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سرزمین مین کا تمہارے خوف سے اور وہان پہونچ کر لکھا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمہارے ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمہارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم بارادۂ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمہاری تلوارون نے ہم مین پس سنتے ہی خالدؓ بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ من حفر لاخیہ المومن بیرا اوقعہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ و توشہ وغیرہ کے تھا اور لے لیا ہمنے اُن خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالدؓ اُن خلعتون کو لیکر رفاعہؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم بارادۂ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد آکر اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے ... ہم ... بادشاہ ...

قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادہ مدد دہی ارسطولیس
تمہارے حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا
اپنے یہان تاکہ مدد دین ہمکو اُسکو اِن عرب مجدیون پر پس وہ لوگ بہت خوش ہوئے دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے
بطرک نے جو شام کے قسوسین سے بڑا قسیس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا کیونکہ اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا
اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کردیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کیواسطے پس مالک کردیا تھا ایہم نے
اِس قس بولیس بن لوقا کو اُس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک و حمص کو بھاگا یہ قس بولیس
بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب
سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور
ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہوگیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم اور
دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک ہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ
وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس قلعے کے
گھر مین جسکو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُوسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اُسکا تھا
بعد اُسکے پس محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو
بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا
ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے اُن کلمون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے
اُس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس ہم وہان
تک اُسکے آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا
اُسنے ہمکو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور یہ بھی
حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو بطور ایلچی کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے
پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو
اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ تم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمہارے سردار کے لڑینگے ہم اُسکے دشمنون سے اور بہ تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ
خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر شاید ہو سکتا ہے
لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شرکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے لباس مین
اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس و ریشم کے اور سوار ہوتے تھے اوپر زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھتے سپید و
گھوڑے سے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ
اپنے قریب کے تاکہ بلاد اُلٹو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور ہلاک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ تنبیہ
کر لیویگا وہ تیرا عامرؓ بن ہبار نے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہے کچھ خبر نہین ہے اور
یہ تیرا خیال خام ہے آیا نہین جانتا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہے لوٹ لیا اور
صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد تونگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات
کہ آوین ہم اُسکے پاس اور ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس
خلعتون کو اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامرؓ کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان
کے زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہے جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہمنے
کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہے میرے دین کی کہ تم قوم
غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمدؐ سے ہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
پس کہا ہمنے کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہے تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر
ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ اُنکی
است کو تو نے اصحاب محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہے پھر چھوڑا اُسنے ہمکو اور نہین کلام کیا ہمسے
پس کہا اُس سے راہبان دیر نے کہ اصحاب ہمارے اگر قوم اُنھین سے ہوتی جنکا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو
دن کی روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہے اپنے دین کی مجھکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون
اور یہ قوم اصحاب محمدؐ سے ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُنکے واسطے
اور قریب تر مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ
لوگ اُنسے عامرؓ بن ہبار نے بیان کیا ہے کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر
کہ جب سنا راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہے

قس نے اُنکو پس ضرور ہی ہمکو یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُنسے پس ہو نگے ہم امن مین اُنکے قریب سے اپنے دیر مین
پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین
جانتے ہین ہم یہ امر کہکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور نہ یقین ہے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار واسطے
توڑتے ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالیگا وہ ہمکو اور
یہ لعین ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ مین
پس اگر قصد کیا ہی تمنے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُنسے امان کو پس قید کرلو تم اُس ملعون کو
اور سپرد کردو تم اُسکو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح
اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ
ہمارا حال نہ جانیگا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اُس حال میں
کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے
عمرو کے پاس اور کہا کہ قسم ہی تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدؐ ہو
یا نہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بہ تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے
اور صلح کرین ہم تمسے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تمسے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین
لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تمنے ہماری صلح کا
پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپا دین اپنے حال کو تمسے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک
جھوٹ بہت بری چیز ہی خصوصاً اسلام نے باز رکھا ہی ہمکو اُسکے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمدؐ رسول اللہ ہین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے
یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب بزرگ نے
سواے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کی اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈال دیا مجکو مسیح نے
تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ
پس مارہی خالدؓ نے گردن اُسکی عامرؓ بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے
پس کھایا ہمنے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا اُس راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالدؓ بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے کہا کہ مین خالد رضی بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہے
اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری
میرے نزدیک موجود ہے پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اسکے ایک جزدان تھا
پس کھولا اسکو اور نکالی اسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اور صورت انکی اور لباس انکا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالد رضی کی اور تلوار برہنہ انکے ہاتھ مین تھی پھر کہا
اسنے خالد رضی سے کہ ای سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک
شام مین اور فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرون کو اس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے
رضی اللہ عنہ اور حاکم کیا سوائے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح لکھا ہے کہ
کہ فتح کرنے والے شہرون کے تمھین ہو گے پس کیا سبب تھا اسکا خالد رضی نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر رضی بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین
اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجا لاتے ہین اسکو اور حکم انکا اطاعت کیا گیا ہے ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین
ہم اس سے اور ایسی بات کا حکم کیا ہے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس اطاعت انکی ہمپر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے
اور منع کرتے ہین برے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اس چیز کے جو کچھ کیا ہمنے انکے واسطے مالون سے
اور ہمیشہ حکم انکا تعریف کیا گیا ہے اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی اور لباس انکا
گدڑی ہے اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس انکا تقوی ہے
اور بنیاد انکی ذکر خدا ہے اور شعار انکا عدل ہے رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون
اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اس شخص پر جسنے
کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین جرئت باقی
کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت انکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالد رضی نے کہا ہان شنا ہے
مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایکدن عمر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ
آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمر رضی کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمر نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالے آپکے دندان مبارک کو ای رسول اللہ کے
آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمر رضی تعجب کیا ہمنے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمر رضی نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا ان عورتون سے عمر رضی نے کہ ای دشمن اپنی جانون کی

ڈرتی ہو تم مجھسے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے انھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجھکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اے عمر رضہ نہ ملیگا تمکو شیطان کسی دن
چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب شمنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت
اور برکت اور رسالت تمھاری نبی کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالد رضہ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہے
تجھکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالد رضہ نے کہا کہ چاہتا ہون مین
تجھسے یہ امر کہ نکال دے تو ہمکو صلبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب تدبیح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی
اور اور صلبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالد رضہ نے انکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا
مسلمانون نے انکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سو گئے رات بھر
دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالد رضہ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القری سے
تاکہ نہ نکلے انمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو انکے حال سے اور کوچ کیا خالد رضہ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے
بلباس متنصرہ کے اور مضبوط کرلیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے
بارادہ مصر کے اور انکے اور مصر کے بیچ مین ہی دن تھا راوی ثقہ نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوے خالد بن الولید نصر بن ثابت
کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نصر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین
تیری مدد ہی کے واسطے پس جلد گئے نصر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نصر کہتے ہین کہ جب
قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون
آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو لیکے عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا لوگون نے نصر کو اور لیگئے انکو
ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نصر رضہ بادشاہ کے پاس اُٹھا انکو حجاب نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نصر رضہ کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مین نے
بجانب انکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نہ کرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے
اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین
واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون للہ رب العالمین کے واسطے اور سنا تھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے
آپ انما الاعمال بالنیات ولکل امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدے
سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین
راوی کہتا ہے کہ جب شمنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہوے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رنگارنگ غلاموں نے گھوڑوں کو انکے سامنے ساتھ زیور زینت کے اور زین پوشوں زردوزی ساتھ
نگینوں جواہرات اور بنگھوں طلائی ہوئی ساتھ دستے لئے اور درپہ پہنے تھے جو سب ساتھ موتیوں کے اور سوار ہوا انکے
ساتھ اسلحہ حسن قبطی اور لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے اور تھا ایکے گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہیں اور نہیں جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ
حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیوں کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوئے وہ
تا اینکہ پہنچے جبل ... تک ابن اسحاق نے بسلسلہ راویوں کے نعیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا میں
منجملہ ان لوگوں کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست
رکھتے تھے مجھکو اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص اور وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا انکے واسطے مالوں کے
بصری کی بازار تک پھر جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطولیس کے انکے استقبال کے
واسطے نکلے ہیں ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش میں پڑینگے دل مسلمانوں کے اس حال سے جبکہ دیکھینگے مسلمان انکی طرف
اور ڈرے عمرو بن العاص بھی اس بات سے کہ سستی میں پڑینگے پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے ابن مرہ میں
چاہتا ہوں تمسے ایک بات کہ نہیں سمجھو تم اسکو مجھسے میں نے کہا کہ اے آیا سلیمان وہ کیا بات ہے انہوں نے کہا کہ
دیکھو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص ساتھی انکے جب دیکھینگے ہمکو کہ آئے ہیں ہم ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان ہمارے
سروں پر ہیں اور قبطی لوگ سوار ہوئے ہیں ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش میں پڑینگے دل انکے ہمارے حال سے
ولیکن میں چاہتا ہوں تمسے اس امر کو کہ اترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اسکو اپنے غلام کے اور چھپے ہو تم اس پتھر کی
آڑ میں پس جب دور چلے جاویں ہم لوگ تمسے اور تنہا ہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانوں کا اور جاو تم عمرو بن العاص کے
پاس اور بیان کرو انسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل انکا اور باساماں
رہیں وہ اپنے کام میں اسواسطے کہ وہ سوائے تمہارے اور کسی سے مطمئن نہونگے کیونکہ پہچانتے ہیں وہ تمکو اور کہو تم میری طرف
سے انکو سلام اور یہ بات کہ باساماں رہیں وہ اور لشکر انکا اپنے کام میں پس جب سنیں وہ تکبیر ہماری قبطیوں کے
لشکر میں بلند کریں وہ اپنی آوازوں کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کریں وہ قوم پر پس کہا میں نے خالد سے
کہ خوشی منظور ہے مجھکو پھر اترا میں اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا میں نے اپنے غلام وارد کے اور چھپا میں طرف پہاڑ کے
اور چھپ رہا میں پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیوں کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ
لباس عرب متنصرہ اور ان خلعتوں کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنیں رفاعہ بن قیس اور بشر بن
عوف نے وہ دونوں خلعتیں جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبوں کو اپنے سروں پر اور کھولدیا
نشان متنصرہ کے اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور پہنا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور اپنے

مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے قیصر کے سامنے ہوا انکے
لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسطاوس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا انسے کہ تبدیل ہوجاؤ اور جبکہ تم سامنے آنکے کہ سنیو تو اس امر سے تغیر بیری اور مدد عاقبت کی
قسم کھاؤ مسیح اور بیعہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
آگاہ ہوجاوین قوم [illegible] اور اگر تم اپنی ہمتون کو انچی کھینچ [illegible] آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالی پر اپنے کامون مین پس
ویسا ہی کیا تو مسلمانون نے جو حکم کیا انکے سردارون نے اور تبدیل ہوئے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب سردار لشکر ارسطاوس کے اور
دعا عمر دی انکو پس توجہ ہوئے حجاب انکی طرف اور بزرگداشت کیا انکی اور حکم کیا انکو سوار ہونے کا پس سوار ہوکر روانہ ہوئے
یہانتک کہ پہنچے سراپردے تک اور حکم کیا انکو حجاب نے اترنے کا پس اترے وہ [illegible] اور پہنچے سراپردے کے دروازے پر
اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس آئی اجازت انسے آئے سرداران لشکر اور [illegible] رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور
ٹھیر گئے کوئی سوائے انکے اور ٹھیرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک [illegible] رفاعہ اور بشار کے دروازے پر پس جب
داخل ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین سلام کیا اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
انکی طرف اور کہا انسے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے
کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہو وین ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیون پر پس اگر تم خیر خواہی کروگے
ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمہارے حکم کے اور تقسیم کرینگے ہم تمکو ملک
اپنا اور مالک کرینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم
تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکر ادا کیا انکا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین پہنائی رفاعہ بن
قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا انھون نے ان دونون خلعتون کو ان خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ انھین کو پہنکر وہ
بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اسی نے وہ خلعتین انکے واسطے بھیجی تھین لہذا
اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب آگئے خالد بن الولید
اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمر
بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ انکا اسطرح پر جیسا کہ بیان
کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطالیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین
پہنے تھے اور نشان اور صلیبان انکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے انکی طرف اور
تعجب کرتے تھے انکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہے خدا کی اے عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ
نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہے اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

ذکر پہونچنے خالد وغیرہ کا بادشاہ کے پاس [illegible] مسلمانون
اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے [illegible] خلعت [illegible]

ایک ایک کو اُنمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُنمین لباس عراوی نخلہ اور طائف اور وادی القری کے پس شرحبیل بن حسنہ نے کہا
کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہے اور ظاہر ہوا
مجھکو عمامہ اور وہ کپڑے انکے جو مشکر اہل بلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہے خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہے اور پہچانا مین نے انکو بسبب انکی درازی قد اور رکاب کے اور گھوڑے کی زین پر مثل
ہیچ کے پس عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب ہے تمکو حال معلوم ہوجاویگا اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی کہتا ہے کہ گذر گیا دن
اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید
بن زید بن نفیل اسلئے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ انکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان انکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام کیا
نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے انکو مرحبا کہی انکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے
انکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان انکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجھکو اور کہا کہ کون شخص ہے مین نے کہا کہ مین نعیم ہون
اُنھون نے کہا کہ مرحبا اے نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہے آگاہ کرو تم مجھکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاو تم
پس بیٹھ گیا مین انکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے انسے پس بہت خوش ہوے وہ اور
بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالی کا بجا لائے اور اسی وقت بلایا اُنھون نے معاذ بن
جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے انکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص انکی طرف اور کہا کہ
اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھسے بیان کرتے ہین
پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھسے پس نعیم نے ابتدا سے
انتہا تک انسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہے اللہ غالب اور بزرگ سے امید اس بات کی رکھتے ہین
کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم
اور حکم کرو سرداران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم
تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہے تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم
لشکر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہے اور معاملہ اُسکا
یون ہے کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سردارون کو اور کہا انسے کہ تنگی مین ہے اہل سینہ میرا ان
عرب کے سبب اور انکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہوگیا ہے کہ حاکم ہو گئے ہین
وہ لوگ دیہاتون اور زمین والون پر اور باز رکھا ہے اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین

دروازے پاس کسی چیز کو پیداوار شہروں کی اور اُنکے گرد بھی ہوتے ہیں رعیت اور صعید تک اس جانب سے اور اہل نوبہ اور
بجاوہ کسی نے بھی ہماری مخالفت نہیں کی اور اُنکے آپس میں فساد اور جھگڑا پڑ گیا تو سو میری رائے تو یہ ہے کہ شروع کروں میں
لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو یسوع مسیح جسکو چاہیں پس کہا اصحاب اور سرداروں نے کہ اے بادشاہ کر توجہ
چاہتا ہے کہ ہم لوگ کسی امر میں تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو
لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو انکو کہ پہنیں وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہوں واسطے لڑائی کے اور آفتاب
نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہنچ جاویں کہ شاید دفعتہ ڈر آویں ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے اصحاب موجب حکم
بادشاہ کے اور نہیں تھی بادشاہ کو آگہی اس معاملے سے جو پیدا ہو چکا تھا قصر شمع میں اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالیٰ کی اپنے
مسلمان بندوں کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو دوست
رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہیں کرتا تھا اور دونوں ساتھ ہی سوار ہوتے تھے اور ساتھ ہی اترتے تھے
اور نہیں جدا ہوتے تھے آپس میں بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے
خلوت کے گھر میں رمضان کے مہینے میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام
تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور برا جانا اُسکے معاملے
کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف اور تھا لیکہ پوچھتا تھا اُن لوگوں کو جو اُسکی خدمت میں مقرر تھے پس دیکھا
اُنمیں سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا اُنمیں سے کسی کو
اور شک کی کام میں اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے کے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور
حکم اُسکا جاری تھا ملک میں پس نہایت برا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے
حال اُسکے باپ کے سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو مقابلے ان عرب کے ضعیف دیکھا
اور حکم کیا مجھکو ٹھیرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ میں مصالحہ کر لیوں میں اُنسے
یا لڑوں میں اُنسے پس جب سنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہیں دیا اور چھپایا معاملے
کو اپنے دل میں اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہے کہ ارجانوس بھائی
مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت آنحضرت کی پہنچیگی زمین
مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانے میں اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہروں پر پس
نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہیں ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دل میں تھا اور ارسطولیس نے
ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع میں
اور دیکھا کیا اُسنے اُن لوگوں کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمیں چھوڑا تھا اور اُن لوگوں کو جنپر اُسکو اعتماد تھا اپنے کام

اور اپنی حفاظت مین پس جب داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری
بنی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا ہی آدمؑ کو ساتھ عقل کے سوائے اپنے اور سب مخلوقات کے اور
مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا
اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنیوالا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے
زیادہ تھا پس ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر
اسقدر کہ ٹھہر یا اور مقابل ہوان دونون لشکر پس اگر فتح پاوینگے تمپر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے
مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھارے عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون مین جسطرح کہ کیا اُنھون نے
تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا رائے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہی کہ ہوشیار ہوجاؤ تم
اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو اسواسطے
کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ
کو اور ہم بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہوجاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور
اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا بیعت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت
کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سنی اُن لوگون نے
یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہی پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا تحقیق
ایک پہر اسوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے
وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال کی
کچھ خبر نتھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے
چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سنا ارسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور
حیران ہوگیا اپنے کام مین پس قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا رات کو کہ اُسی وقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے
اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوئی ہی قبطیون کے لشکر مین سوار ہو چکے تھے وہ
اور سب لشکر اُنکا پس اُسی وقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے
اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب
جو آئے تھے بطور کمک کے لباس متغیرہ مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات قریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو
طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسی وقت اور سوار ہوئے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے
اور مال اور اسباب کو اور اسپ کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوئے وہ رات کو اور دور آئے وہ اور قطع کی مسافت

ف [illegible] حیلہ [illegible] عمرو بن العاص کا [illegible] بھاگنا بادشاہ کا مع اپنے [illegible] لشکر کے [illegible]
سکے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح کے ارجانوس اور مقوقس سے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور ساکنان مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اسپر سے عبور کرکے چلے بجانب مریوط کے پس چھوڑا مریان حاقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوئے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے **راوی کہتا ہے** کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا پس نہ ٹھیر سکا کوئی شخص اسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین پس مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ابن اسحاق** نے ثقات سے **روایت** کی ہے کہ مارے گئے اُس رات مین لشکر قبطیون سے پانچ ہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُنمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آگے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوئے عمروؓ بن العاص اُن سب کی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالدؓ بن الولید نے عمروؓ بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہو جانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل برادر اُنکے رہبان کی اور مارا جانا قس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلیبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس خوش ہوئے عمروؓ بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالدؓ اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجمع البحرین سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوئے تا اینکہ آگئے مصر مین اور مالک ہو گئے اُسکے درون کے اور اُترے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالک اشترؓ قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی زبان مین کہ اے جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوئے تم شہرون کے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکوخواہی سے ایسا کچھ کیا ہے اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی برائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہو گا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے معاذؓ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد و اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہے تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور برائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سردارون نے یہ کلام خوش ہوئے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس

ارجانوس اور کھول دیا اسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا انکے پاس کنجیان اور سپرد کیا انکو پس لیا خالد رضی اور انکے ساتھیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص رضی کے اور ٹھہرایا ان لوگون کو سامنے انکے اور بیان کیا انسے خالد نے حال صلح اور اس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوئے تھے پس خوش ہوئے عمرو رضی بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوئے انکی طرف اور کہا کہ ای قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا ہمکو تمپر اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہوگئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ ای سردار آیا نہین ہے یہ بات جو کہ پہنچی ہے ہمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور رحم اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اسکو جو ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم انکے ساتھ جنہون نے تمسے برائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو رضی بن العاص نے صحابہ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ای سردار کرو تم انکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم انکے ساتھ اور خوش کرو تم انکے دلون کو کہ مالک ہوجاؤ گے تم اور شہرون کے بھی ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سنینگے لوگ اور خبر پہنچیگی شہر والون کو اسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہ نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار بات وہی ہے جو شرحبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص رضی نے کہ ای لوگو مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کردیا ہمنے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اسکو پس جب سنا ارجانوس نے کلام عمرو رضی بن العاص کا کہا اسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے خدا کی اسی وجہ سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور ٹھہر گئی میرے دل مین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہبہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوئے بہت لوگ انکے دین اسلام مین راوی نے بیان کیا ہی کہ قصد کیا اور گئے عمرو رضی بن العاص بجانب انکے کنیسے کے پس بنایا اسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آج تک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور دیکھا کیا عمرو رضی بن العاص نے اس مال کو جو لیا تھا انھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا انمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمر رضی بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اسکا پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمر رضی بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علقمہ رضی بن سارہ کے اور ساتھ کیا انکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوئے وہ اور انکا لیکر کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علقم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے
پاس اور سلام کرکے دیا خط انکو پس جواب سلام کا دیا انکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آگئے ہو
علقم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمروؓ بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمہارا کیا نام ہے انھون نے کہا کہ یا امیر المومنین
مین علقم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو ای علقم پھر کھولا خط اور پڑھا اسکو ابتدا تا اینکہ پہونچے آخر تک
پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اٹھایا اپنے سرکو اور پڑھا خط کو باواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے
اور بلند کیا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر پڑھنے درود اوپر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے
پہونچانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ہے مجھکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے
علقمؓ بن ساریہ امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمروؓ بن العاص نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے
کہ کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی
ان لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اسکو دریاے
نیل مین پس آجاتا ہے پانی پس جب سنی یہ بات عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ فاذا
وصلک کتابی ہذا فاطلب احدا و اللہ حیث کانوا من البلاد و ایاک ان تلین جانبک لہم و انظر فی احوال الرعیۃ و اعدل فیہم
ما استطعت و اطلب العفو من اللہ یا لعفو من الناس و اجر المسلمین علی قوانینہم و قررہم و اجبانی حدوامتیہم و احی الرسوم
العافیہ بالعدل فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی و مدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل و اما خزی طویل و السلام پھر لکھا دوسرا خط
بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک
مخلوق لا تملک ضرا و لا نفعا فان کنت تجری بحولک و قوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک و ان کنت تجری بحول اللہ
و قوتہ فاجر کما کنت تجری و السلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علقمؓ ابن ساریہ کے اور کہا انسے کہ سلام
کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا انسے کہ ڈالدو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اسکے حکم کیا انکو روانگی کا
علقمؓ بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ
ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی
ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے
دونون خط انکو پس کھول کر پڑھا آہستہ اسکو اور مطلع ہوے اسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا انکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے
ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈالدیا اسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ نا امید ہو گئے تھے لوگ کھیتی سے
اس سال مین پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی سوجین بہیڑ یار تی ہقین راوی نے بسلسلہ راویون کے یحیی ابن عوف سے روایت کی ہو کہا یحیی نے کہ مجھکو روایت پہونچی ہو اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اُس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپ نے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہو راوی کہتا ہو کہ ہنسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے آیت ماکان ابراہیم یہودیاً و لا نصرانیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً و ماکان من المشرکین لیکن معاذ بن جبل نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یلقی ابراہیم ابوہ آذر یوم القیٰمۃ وعلی وجھہ قترۃ و غبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک و لا تعص فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ھذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ھو بالریح ملتطم فیوخذ بقوائم آزر فیلقی فی النار۔ راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسی وقت حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادۂ مرہوط کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردبان ساقی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ مرہوط مین اور کھڑے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مردبان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مردبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُنکو لیکر پاس مردبان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لے آئی ہو یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہو مجھکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین

تجکو اس امر کا کہ عمل اپنے آبائی پیشہ اور اپنی اور العیبین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے
تو یہ شہر ہمکو اور تیرے واسطے امان ہو گی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا اگر منظور ہوگا
تجکو یہان تحت حکومت اسلام کے رہنا پس کوئی تجکو مانع نہ ہوگا اور اگر جانا چاہیگا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم
پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جسجگہ کو تو جانا چاہے کہ ہم تجکو پہنچا دینگے والسلام پس جب شاہ وہان نے
یہ کلام سنا وہ تمسخر کر اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ یونانی عادت تمھاری ہے اور یہ لباس تمھارا ہے اور نہین فلاح پائی
اُسنے جسنے بنا دی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین ان لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون
بادشاہ کو اور سپرد کر دون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اُسکو
تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہے پھر
حکم کیا اُسنے ان لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح
اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہوگئے تم طریقہ حواریین سے اور داخل ہوئے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس
قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تمکو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب
تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے [illegible] لینے انکے ہتھیار اور انکے اور لے گئے لوگ اُنکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور بند کیا اُنکو ساتھ قید لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا واسطے غفلت
تا کہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اپنی ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام دنیا تھا بعد اسکے کہ اتارا اُنکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو نگہداشت حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس
ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقا ہے بدن اُنکا جو کھانے اور پینے سے پس بجالائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا
دشمن خدا اصطبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا دنیا لونڈی نے مرزبان ساقی کو
کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اُسکے لیے ڈر ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے
ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہے اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالا ہے یا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ
میرے دل مین اور مین بیٹی ہون قبطیہ کی ہون جسکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کر دون تم لوگون کو
تو مین تم سے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہنچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھوڑ دون
تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ
ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال سے پس پہنچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا
دنیا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہوگئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہے
کہ ڈرتا رہے خوف کی جگہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ بیگمان

تمھارا سولے دروازہ شہر سے اور سو گا نکلنا تمھارا اوسط دارالامارۃ سے باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہو کر طرف
مقابر کے ایک قبے تک جو اُسپر گنبد مضبوط بنا ہے اور دروازہ نکلنے کا قبر کے نیچے پوشیدہ ہے اُسمین جانیوالا اور نکلتا ہے اُسمین سے
نکلنے والا اور دروازہ شکل قبر کے ہے پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جب تم سیاہ کہ جسنے اُسکو
بنایا تھا وہ ایک عورت تھی بادشاہون کی اُن میں سے کہ نام اُسکا شمقامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جنکو تم بصورت مضبوط محکم
دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجھکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجھکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس
راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور سو پہنچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین
وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جب تک کہ مرزبان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین رنیا نے کہا کہ قریب تر
ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مرزبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامون کو کہ بیہوش ہین
وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس چلی پھری وہ طرف دروازے تہخانے کے تاکہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے
ایک آہٹ پائی تہخانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی دران حالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے
اوس بن ماجد سے روایت کی ہے اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے
حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص نے
بجانب اسکندریہ کے اور جب اترے ہم ومریوط پر صبح اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان
ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد رضہ انتظار
اُنکی واپسی کے پس دیر کی اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد رضہ نے کہ
شہر والون نے گرفتار کر لیا اُنکو پس ہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہیبت والے
کہ نہین سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوئے تھے اور صلح
کر دیا تھا اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تاکہ لاوین اُنکے واسطے خبرین سلاطین اور لشکرون کی پس اسی حال مین کہ خالد اُس رات کو
جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بے چین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل انکا اُنسے طرح طرح باتین کرتا تھا
کہ اُسی وقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیشک مرزبان ساقی کا آیا ہے بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ
خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچ سو سوار کے با ارادہ ومریوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اترنے کی شہر پر پس ڈرا وہ تمھاری
طرف سے اور اُترا ہے ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہے وہ پیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے
اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے ہوئے وہ
اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوئے وہ تا آنکہ نزدیک مقابر کے پہونچے
اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اُسی وقت پیادہ مرزبان کا

اور وہ خادم آسکے آگے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور وہ آئے اُسمین پس نکلے خالد اور
ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہوگئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُوپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب
ناگہان آئے خالد رضہ اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرزبان کا بیٹا اور خادم کانپتے تھے خوف سے پس کہا اُنسے خالد نے
کہ تمہارا احوال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھسے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹ بولوگے
تو مین پھینکدونگا کاٹ کر سر تمہارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مرزبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے
پاس تھا اور تحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین پہنچے مجکو جاسوس میرے
اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمہارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے
اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمہارے واسطے یہان کچھ مال ہے یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو
مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ ای سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہے
اگر سچ بولیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ ای سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے
جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمہارے سبکے واسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہے دروازہ
تہخانے کا ہے اور تہخانہ پہونچتا ہے میرے باپ کے دار الامارۃ تک جو دار الامارۃ بیچ شہر مین ہے پس جب سنا خالد رضہ نے یہ حال لڑکے سے
روشن ہوگیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور گرفتار کرلیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو اُنکی
نگہبانی کا اور متوجہ ہوئے خالد اور ہمام واسطے کھودنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہخانہ اور وہ بند تھا
پس داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس وہ کھلا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسی وقت متوجہ ہوئے
خالد رضہ اپنے غلام ہمام کی طرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر
شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بلایا دلیران مسلمین بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ
اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور عطیف اور ذو الغن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزیمہ ابن سلم اور عمرو بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن
زید اور مثل ان سردارون کے اور برابر ہمام بلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور نکالا لیا
اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور چلے روانہ ہوئے وہ دران حالیکہ چھپایا تھا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
شمعین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر
تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا تہخانے کے دروازے پر
اور داخل ہوئے خالد اور پسر مرزبان اور خدمتگار اُسکے تہخانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جوانی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اُس دروازے
پاس اُس حال مین کہ بیٹا خواہر مرزبان کی قصد اُسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سنا دربان نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے
سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنے والے کو اور کہہ اُس سے کہ کھول دیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے

کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اُس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی
لونڈی ہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا تھا
اُسکا اختیار بیچ کھولنے دروازے کے بسبب خوف کے پھر کھول دیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد پس پھر دربان اوس مکار
اور گرفتار کر لیا خالدؓ نے لونڈی کو راوی کہتا ہے کہ داخل ہوے مسلمان تھانے مین ایک بعد دوسرے کے تا انیکہ داخل ہوے تین سو مرد
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار کر لیا خالدؓ نے رمیا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد و مسلمانون سے کہ
نہ گرفتار کرو تم مجھکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمھارے ساتھیون کی رہائی مین اور کھولتی تھی مین اُنکے واسطے اُس دروازے کو
اور چھوڑتی تھی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس پھیر تے وہ تمکو ساتھ لیکر پھر تک تا انیکہ مالک ہو جاتے تم اس شہر کے اور مین تھی
خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سنا خالدؓ نے یہ کلام اُس سے خوش ہو
اور کہا کہ واسطے تیرے ہی امان ہے پس لیکئی وہ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر مین جہان لیونا اور اُسکے ساتھی تھے پس داخل ہوے
خالد اور مجاہدین اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور بشارت دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اُسنے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے
خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دار الامارۃ کے پس پایا مرزبان اور اُسکے ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا
اُنپر خالدؓ نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اُنھون نے اُن لوگون پر جو تھے
وہان نگہبانون اور پہیل لوگون سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو اُسپر جو دروازے تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کر دیا
زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالدؓ نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لانے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کے
اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو
اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے خالدؓ شہر مین تا انیکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مرزبان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ
شراب سے پس اُسی وقت حکم کیا خالدؓ بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر
اور نذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پس جب سنین مرزبان اور اُسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہو گئی ہین
ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرزبان اور غلام اُسکے وقت سُننے آواز مسلمانون کے شہر مین در انحالیکہ خوفناک ہو گئی تھین
عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرزبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دار الامارۃ سے تا کہ
دیکھے وہ کہ حال کیا ہے کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کانپنے لگا دل اُسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے
پس متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دے چکا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بُری طرح
ولیکن لے لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جس طرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سچ کہتے ہین اور جو عہد
کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسی وقت جانا مرزبان باقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہے پس نکلا
دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور پھیر پایا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالدؓ سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہے

کہ میں اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مارا جائیگا وہ اور اسطولیس بادشاہ مجھکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو واسطے تمہارے اور
ہیچ نہین دیتا ہون سوا امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالدؓ نے کہ ہر گاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہو جو کچھ تیرے
باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہو وہ تمہین اور عرض کیا خالدؓ نے اسلام کو اہل دمریوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین کے پھر آئے خالد
عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تجکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اس چیز کو
جو چاہتے تھے اللہ غالب ہو در بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور ہتھیار سے صبر کے سبب فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو
یوقنا نے کہا قسم ہے خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اسکے رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا
کہ درگذشت کی خالدؓ نے رنیا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا انکے کامون کا اور اچھی تعریف کی انکی اور مسلمان ہوئین وہ
ساتھ ان لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا انسے خالدؓ نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کر لیا انکو مسلمانون کی عورتون
اور لکھا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاصؓ کے خط فتح دمریوط کا اور عمرو بن العاصؓ مقیم تھے اسوقت تک مصر مین اور لکھا خالدؓ نے
بھیجی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ توقف کیا خالدؓ نے دمریوط مین بضرورت
علاج ذو الکلاع الحمیری کے کہ انکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالدؓ نے
انسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذو الکلاع الحمیری کے تھے پس مر گئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے
خالد اور مسلمان انکے مرنے سے اور تھے ذو الکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونے کے سوار ہوتے تھے انکی سواری مین
بارہ ہزار غلام حبشی جنکو انھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ دیکھا تھا مین نے ذو الکلاع الحمیری
کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
یہ امر اسوقت تھا جبکہ آگئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مر گئے ذو الکلاع الحمیری تو لیگئے انکی
لاش کو انکے بھتیجے عجدان بن میقان الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شیبہ مازنی
سے روایت کی ہے کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر دمریوط کو گذرا معاملہ موت ذو الکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالدؓ نے
مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اترے وہ مع ہم لوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے دمریوط کو پہونچین خبرین اسکی فتح کی اسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس
تنگی مین پڑا سینہ اسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اسکے پاس مرزبان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا
اسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے یوقنا اور انکے
ساتھیون کی وقت آنے انکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین پہنچانے کی
راہ سے بدون لڑائی جھگڑے اور کشت خون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مرزبان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اسنے کہ قسم ہے
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اسکی رکھتا ہون اور چھپایا اسنے اپنے دل مین جو امر جسکے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

راوی نے بیان کیا ہے کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور یہی شہر موسوم ہے مریوط تھا اور سبب تمام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکماے قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا یوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اسکے علم سے اور تصدیق جانتے تھے اسکے قول کو اور رکھا تھا اسنے شہر والون سے کہ قریب ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالی اُنپر نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت انکی پورب پچھم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنی یوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اڑسکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اسکو قوت اڑنے کی پھر بند کر دیا اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے اسکو مگر نہ پایا اسکو تب آئے وہ اُسکے گھر مین پس دیکھا اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری پردار ہے کہ ارادہ اڑنے کا رکھتی ہے پس کہا اُنکے عالمون نے کہ اُسنے مثال دی ہے تمھارے واسطے اور کہ گیا ہے اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانے کی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پردار کے جو اڑ سکتی ہے اور جو شخص صاحب بار اور اسباب لڑکے بالون کے پس چلا جاوے وہ آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور بار دار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہے جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہو جائیگا اور نہ طاقت ہوگی اسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے دران حالیکہ وہ کہتے تھے وہ مریوط فلسطین پس پھر گیا نام اُس شہر کا اسلاروس سے طرف وہ مریوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اُسی وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہو گئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح وہ مریوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت و خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی ہر آینہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہان تک مجکو قدرت ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیون کو دریا مین اور جنگی بٹھایا اُسنے اُسمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب ساحل پانی کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی مین جب تک کہ نہ بھیجے تو چار سو سوار کو کہ لے آوین تیرے واسطے خبر پڑاو عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑ دے تو اُنکو رات ہونے تک اور ملاوے تو کشتیون کو خشکی مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُنمین سے قتل کر اور لا تو اُنکو میرے پاس قید کرکے سردار نے کہا کہ بخوشی و اطاعت مجکو یہ امر منظور ہے قریب ترایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہے تو نے مجکو پھر کوچ کیا اُنھون نے اُسی دن اور کھول دے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لگگئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور ہے یافا تھا پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو دیکھا پڑاو عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو وہ پڑاو ملا دیا اُنھون نے اپنی کشتیون کو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا انھون نے آگ کی طرف راوی کہتا ہے کہ تھا وہ پڑاو جسکا قصد کیا
انھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبر گیری
کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اُن لوگون کو اس جگہ مین اترنے کا اور وہ لوگ مقیم تھے اُس مین اور نہین
بے ڈرتے تھے کسی دشمن سے جو درآوے اُنپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے برگشتہ ہو گئے تھے پس نہین خبردار ہوے
وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُنپر پس مارڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جنھے باز رکھا اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار
کیا انھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاو مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھے اور لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون اور عورتون
اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا انھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا مین اور چلے
وہ بارادہ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچھی معلوم
ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن اور دمشق
اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابی عبیدہ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے تھے
بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور اسی طرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ نے ابو ہریرہ سے
کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تاکہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا ابو ہریرہ نے
کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابو ہریرہ اور چلا اُنکے ساتھ
ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جسکا نام معاویہ بن الحق تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاو کی جگہ تک پس پایا انھون نے
گھرون کو گرے ہوے اور آدمیون کو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑا ہوا اور تھا آنا ابو ہریرہ اور اُنکے ہم عہد کا
اور پچھلی کے صبح کو پس پوچھا انھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا انھون نے کہ ہمکو
علم نہین ہے اُس قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو لے لیا اور لیا
انھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابو ہریرہ نے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شئی قدیر
پھر روانہ ہوے ابو ہریرہ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ اگر ٹھہرے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی انھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا انھون نے
پھرنے کا تو دیکھا اُسی وقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہے اور موجین اُسکو اچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایک ساعت
تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور مل گیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے ابو ہریرہ اور ہم عہد
اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان ابن عون چچازاد بھائی ابو ہریرہ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابو ہریرہ نے پا پیادہ
ہو گئے ابو ہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے چچا کے تمھارا کیا حال ہے انھون نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
تحقیق دشمن ناگہان آ لے ہمپر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین پس جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ تعالے اور
بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہو گئین وہ کشتیان مع اُن لوگون کے جو اُنمین تھے قیدیون سے سواے میرے اور غرق ہو گئے

ط ترجمہ نہین ہے طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ بزرگ اور برتر کے گواہی دیتا ہون مین
کہ اللہ ہر شئی پر قادر ہے

مشرکون اور وہ ایک جماعت کثیر تھی نیل مین غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی جو کشتیون کے سوارون سے کسی نے سوا میرے
اور احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ پایا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو
تم تا آنکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہے میرے پروردگار کا ابوہریرہ رضی نے کہا کہ اے بھتیجے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا
کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی
کہتا ہے کہ پھر ابوہریرہ رضی نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے ہم عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو بیچا کر نے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا
کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھا دین خیمون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور پہونچے ابوہریرہ رضی بحالت
جلدی کے تا آنکہ پہونچے ابی عبیدہ رضی کے پاس اور سامنے آئے اُنکے دران حالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا اُنپر اور
آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رضی نے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ
و انا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الردیہ قسم ہے اللہ کی اگر پہونچ گئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن
بھی اور مر جاینگے ضرار رضی اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسی وقت ابو عبیدہ رضی نے ایک خط عمرو بن عاص رضی کو
دران حالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھ سے اور یہ کہ گرفتار ہو گئی ایک جماعت مسلمانون کی
قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور درمیان اُنکے بسبب بیماری کے اور بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو
کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمہارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم
اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل بعض الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ با رادہ مصر کے اور تھے
زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے
اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا آنکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ رضی کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو
گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے وہ اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید رضی کو اور لکھا اُسمین حال
قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور ترغیب کرتے تھے اُنکو روانگی پر جانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی
مین راوی کہتا ہے کہ چلا قاصد عمرو بن العاص رضی کا مع اُنکے خط کے پاس خالد رضی کے پس پایا اُنکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے مرلوط سے
اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد رضی کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا
خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالد رضی نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین
پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے مسلمانون اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ
راویون کے روایت کی ہے کہ جب پکڑ گئی قوم دوس و بجیلہ و ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے
باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانے کا

لیس لائے گئے وہ سامنے اسکے اور قصد کیا بادشاہ نے انکے مار ڈالنے کا پس کہا اسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو انپر اور جان تو اس امر کو کہ
عرب متوجہ ہین تیری طرف کو اور ضرور ہے ہمکو انسے لڑنا پس اگر قید ہو جاویگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہین تو ہوگئے تو عوض کرینگے ہم اسکا
ان قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے انکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رائے ان لوگون کی اور روانہ کیا قیدیون کو بجانب
اس امیر کے جو بنام ہیرزجاج مشہور تھا اور روانہ کیا انکے ہمراہ دو ہزار سوار کو تبقیون سے کہ پہونچا دین انکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر
کیا تھا خالد بن الولید رض نے جاسوسون کو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے انکے جاتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے انکے پاس
اور ایک جماعت انہین کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا انہون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہے اسنے انکے جانیکا بجانب ہیرزجاج کے
نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلتے تھے وہ خالد بن الولید رض کو تاکہ آگاہ کرین انکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین خالد جاتے تھے
اسکندریہ کو پس آگاہ کیا انہون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہے انکو بجانب ہیرزجاج کے پس جب جانا خالد رض نے
حقیقت حال کو بہت خوش ہوئے وہ اور کہا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی انکی میرے ہاتھون پر پھر کہا
انہون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے بطلیون کے مع قیدیون کے اور تھا اس وجہ
سے تھا کہ خالد رض نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اس سے پس روانہ ہوئے وہ بحالت کوشش کے تا آنکہ قریب دیر کے پہونچے پس پہونچے
دیر تک اور پھرے گرد اسکے سامنے آیا انکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بوڑھاپے کا جسکا نام سیاح تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ راہب بحیرہ کا
شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد رض کے کہا اس سے خالد رض نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہے دنیا کو اسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بدن کو
اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو اور کاٹتی ہے آسایش کو خالد رض نے کہا کہ اسکے لوگون کا کیا حال ہے اسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا
اسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہے وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اسکی تو حسرت ہوتی ہے اسکو خالد رض نے کہا کہ کیا ہے اچھائی
لوگون کی دنیا مین اسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد رض نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگون کی دنیا مین اسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی
خالد رض نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المومن یاخذہا حیث وجدہا خالد رض نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہے
تنہائی تجکو اسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اسکو خالد رض نے کہا کہ آیا پہونچا تو اسمین کسی فائدے کو اسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب
تواضع آدمیون کے خالد رض نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون سوا اسکے اور کسی چیز کو
خالد رض نے کہا کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنے والے انبیاؤن
اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد رض نے کہا پس کیون نہین رہتا ہے تو شہر ہائے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس
مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہے دنیا کی محبت مین اور پڑھے اسنے اشعار اس مضمون کے خالد نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال ان عرب قیدیون کا
معلوم ہے جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہے اسنے کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق
اور ایک اسقف اور پانی پیا انہون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے ان دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا انہون نے
کہ وہ آئے تھے بطور ایلچی کے ازجانب ملک کیاوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور درخواست کی ہے کہ بھیجے ارسطولیس اسکے

پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے وہ قیدیون کا اور پھیر سے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور بیانی یا انہون نے میرے اس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی انھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالدؓ سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالدؓ نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایکدن تمھارے نبیؐ کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبیؐ تمھارے ایک قافلۂ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ اُسکے نیچے اور سبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسی وقت بعد اسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اس دیر مین اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس مین نہ ارض عقبیہ اور نہ ارض ربادہ مین کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھسے حال تمھارے نبیؐ کا اور کہا انہون نے کہ تھا تو اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو مجھسے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبیؐ کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجھسے نزدیک رہتا ہی ایک مینارہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰؑ بن مریمؑ نے دی ہی وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر اور کلام کرینگے اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سنی ہمنے یہ بات کہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ہان قسم ہی اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہی اسکی اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک

اور کہا خالدؓ نے کہ سنا ہی مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری بی الی المسجد الاقصی وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ہذا قال جبریل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لہا فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسودۃ وعن یسارہ اسودۃ فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل لجبریل من ہذا معک قال جبریل ہذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ہذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وہنانی بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل فما ہذا الاسودۃ الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من اولادہ والاسودۃ الذی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ المأوی فدخلتہا ورایت ما اعد اللہ فیہا من النعیم لاہلہا الی آخر ما ہی

کہ بیان کیا خالدؓ نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالدؓ اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ ای برادر

عربی تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جانو تم اس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہو جسمین
دیر مسیح اور اُسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید
کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجھکو معلوم ہوا یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا واسطے تجارت کے
مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور
دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض حجاز کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آیا یہ بطریق
مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال انکا اور مار ڈالا بعضی آدمی انکو اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا
اُسپر لباس عرب کا طمع کی اُسمین اور گرفتار کر لیا اُنکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور تحقیق لگی ہی گلے مین
اُنکے آنسو وان بہے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی
مگر یہ کہ پھیرو تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین مثل خلال کے اور بطریق نہین باز
رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللّٰہ قد بدلت جسمی من ابتلاء
فابدل رحمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر بنائے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینے پر لکھا ہی
ہذا النبی العربی محمد بیٹھتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کاسے کا تصویر پر اور کہتا ہی اُسسے کہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُنسے اپنے چھوڑنے کا
میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللّٰہ تعالیٰ سے بسبب کفر اس بطریق کے **راوی** کہتا ہی کہ جب سنا خالدؓ نے حال اُنکا گذرا اُنپر اور
سخت برہم ہوے پھر منتخب کر لیا انھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیلؓ بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن عتبہ اور
اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین مرد اور کہ جنکے نام پر مجھکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی انکو ہوشیار
رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالدؓ مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا انکو
وہ دیر اور درخت **راوی** کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُس دن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو
دیر مین پس آ پڑا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کا کھال اُس جانور کا پس جب
دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کی گئی آگ اور کاٹا تھا اُسنے ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر
کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہو گیا پھر چلایا اپنے غلامون پر اور کہا
کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لے گئے اُس مسلمان کو غلام اُسکے اور رہائی تھی اُنپر خواری اور اُنکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُسنے
بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو میرے اوپر مسلم بسبب اپنے محمد کے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پس قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے
عذاب کو تا اینکہ پھیرے تو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو
جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اے ملعون کہ تمام چیزین مقرون خدا کی خواہش اور ارادے پر اور بندے اُسکے اختیار مین ہین
اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی اُسکی خلق مین

اسکے علم مین ہی اور علم اسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظیر ہو اور انجام کار پر اسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی
اسکا کوئی وزیر نہین ہی پس سب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور تعجب کیا اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالی کے بہت [illegible] اور
لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر اُسی وقت آگئے اور پہنچے خالد اور ساتھی
اُنکے اسیر دوران حالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلائے خالد بن الولید اور دوڑانا اُسکو اور کہا کہ بازرہ تو اے دشمن خدا اللہ کے [illegible]
اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر و جاء ابا الظفر [illegible] سن رقابہ من کفر و در ناگہان آ
خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان در آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا اپنی
تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ
پار ہو کر چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور آخر سے خالد اور
ساتھی اُنکے کنوئین پر بارادہ محاصرہ دیر کے پس آگئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے
لوگ نہین ہین جیسے لوگ [illegible] تمہارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دے دو ہمکو جو کچھ اس بطریق
کا تمہارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہو گئے اور ہم تعرض نکرینگے تمسے اُنھون نے
کہا کہ ہم بخوشی و اطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لے لیا خالد نے اُس سب کو اور بڑا
وہ طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین اسید بن حاتم طائی ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین لیکن بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین
اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض [illegible] کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو اور چھوڑ دیا
تاجران قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوا میرے اسواسطے کہ اُنمین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا ہونے والا پس مبارکباد
دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ سلامتی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ نیکی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے
بارادہ دیر راہب کے اور ہمراہ اسباب بطریق کا اور اُسکے بال بچے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب
دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے اُنکے سامنے ہین خوش ہوے
مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر و نذیر پر صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم اور استقبال کیا
اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب رہائی
اسیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا بطریق کا اور بطریق سنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسی وقت آوازین
گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامون کی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالہ مردون کی معلوم ہوئین اور قبطی چلاتے تھے اُنپر جیسے اور
[illegible] گفتگو سوارون کی اور [illegible] صلیبون کی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین [illegible] ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خود بنت [illegible]
آگے قیدیون [illegible] بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے [illegible] قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

پھر دونوں نے کہ اور چلائی ہماری تلواروں کو کافروں کی گردنوں پر

حل المصاب بجسم الويل والحرب | والعين باكية والدمع منسكب | زادت الارض ما قد سيبت به
ہو گئی مصیبت بیس لے لیا سختی اور لڑائی نے | اور آنکھیں روتی ہیں اور آنسو جاری ہیں | اور ہو گئی زمین بسبب اس چیز کے جو دی الا ہیں اسکے

حتی توهمت ان الارض تنقلب | جار بنا القبط فينا عند غفلتنا | واستحكم القبط لما ذلت العرب
یہانتک گمان کیا میں نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی | ظلم کیا قبطیوں نے ہمپر بیچ وقت ہماری غفلت کے | اور مضبوطی کی قبطیوں نے اپنے کام میں جسوقت ذلیل ہوئے عرب

بقى على بطل قد كان عدتنا | فيه العفاف وفيه الدين والادب | قد كان ناصرنا في وقت شدتنا
ہے او پرسوا ایک دلیر ہے جو تھا سامان ہمارا | تھی اسمین پارسائی اور دینداری اور شائستگی | تھا وہ مدد کرنے والا ہمارا ہماری سختی کے وقت بیچ

اعني ضرار الذي للحرب يقتدب | فيه الحمية والاحسان عادته | فيه التعصب والاحسان والحسب
یعنی ضرار کہ جو واسطے لڑائی کے سختی کئے جاتے | تھی اسمین غیرت اور نیکی کرنا عادت انکی | تھی اسمین سختی اور نیکو کاری اور بزرگی

فلو كان يقدر ان يرقى ام كسب | كان العدو بنار الحرب يلتهب | او كان خالد اغيثنا حاضر الشفنا
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونے کی اپنی سواریوں پر | تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے | یا موجود ہوتا ہمارے ساتھ خالد تو ہمپر اپنا رحم ظاہر کرتی

وقال عنا الذي نشكوا ونكتئب | او كان يسمع صوتي وصاح بي عجلا | مهلا فقد زال عنك البؤس والعطب
اور دور ہوتی ہمسے جس چیز کی شکایت کرتے ہیں ہم اور | یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے مجھکو جلد اور کہتے | کہ ٹھہر وہ تحقیق جاتی رہی تجھ سے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہیں فارغ ہوئی تھیں جوکہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد رضی نے سنا شعر پڑھنا اور پکارنا انکا پس جواب دیا انکو خالد رضی نے ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاءک الفرج وذهب عنک البؤس والحرج انا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد رضی اور مسلمانوں نے قبطیوں پر اور جھکے اوپر ساتھ تلوار روشن اور نیزوں چمکنے والوں کے اور شور کیا عربی گھوڑوں نے پس پریشان ہو گئیں عقلیں قبطیوں کی اور کانپنے لگے دل انکے اور پکڑ لیا انکو لرزے نے اور ٹکڑے کیا انکے سروں کو صحابہ ابرار کی تلوار نے نہیں تھوڑی دیر میں مسلمانوں نے سات سو مرد کو قبطیوں سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانوں نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے انکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیوں نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب انکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد رضی کے پاس اور سلام کیا انکو اور شکریہ ادا کیا انکے کام کا پس مرحبا کہی انکو خالد نے اور بزرگداشت کی انکی اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد رضی نے ہر مرد کو مسلمان قیدیوں سے ایک گھوڑا قبطیوں کے گھوڑوں سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑوں پر سوار کر لیا عورتوں اور لڑکوں کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالد نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اسکو ایک سند آوے واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے اسکو اور اس شخص کو جو ہے اسکے پاس اسکے دیر میں اور یہ کہ پہنچیگا اسکو سب خیریں اسکندریہ سے جب تک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوئے خالد مع اپنے لشکر اور قیدیوں کے اور چالیس کہ وہ بندھے ہوئے تھے سامنے آنکے رسیوں میں تا انکہ پہنچے اسکندریہ میں اور اترے اسیر مع اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اترے خالد رضی مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی ہوئی ارسطولیس بادشاہ کا اس سبب سے

اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکاردین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب السدیرہ کی
طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے
سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے معاملے مین کہا کہ نہیں
قریب ہے کہ تجویز کرون مین کوئی رائے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہے خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہے اُنکے ڈر نے تمھارے
دلون مین اور طمع کی ہے اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہے اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہے اُنھون نے یہ امر کہ
نہیں حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور
رائین تمھاری غیر متفق لہذا ان لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین ڈرتے تم سے لڑنے کو اور اب وہ
اُترے ہین تمھارے میدان بلوی شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہے کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک
ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجا یامین نے بجانب یزدجرد کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے
اور بچا رکھتا مین اُنکے حد سے آنے شہر کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر
عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ اے بادشاہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے
بارے مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین پاس حال پر
کہ بے ڈر ہو وین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُنپر اور وہ اُترے تھے مقام مجر الھما کے
وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہے تجکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین
اپنے دل سے کہ اُسی وقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے
پچھم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا حال کیا ہے اور وہ کہان سے آئی ہے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا
اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کمیادس
کی ہے پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قسّ خوبصورت رو دار
سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ کسے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے
آئے اُنکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کا مدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگام مین اُنکی سنہری تھی
پس سوار ہو وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کے واسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے
سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایک دن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے
اور رات گذاری اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہو وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس
بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو
اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقوقس نے

بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیباوش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین میقا کا تھا حد و قرطاجنہ تک اور یہ سب چیزیں بھیجیں ہرقل نے کیباوش ان
سب کا بادشاہ تھا اور بھیجا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاغورس کو قرطاجنہ کے خزائن پر اور تھا
لشکر اسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے ہیں جب بھیجی اسطولیس نے اُن دونوں باپ بیٹوں کے واسطے تحفہ تو بھیجا انکو خط بھی جسمیں درج تھا انکو عرب
اور خط کا مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہے اور نہیں ہے دنیا کے لئے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اسکو اور نہیں خوش کیا اُسنے کسی کو
مگر یہ کہ زیان کار کیا اسکو پس مغرور وہ ہے جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور میں اور مطمئن ہوا اسپر اور بدبخت وہ ہے جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا
واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہیں دیکھا تو نے اے بادشاہ بزرگ قلیطس یعنی ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سور کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک
کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہو گئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اُس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور حیلہ اُس وقت ہوا کہ جب
ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے مصائب میں اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیروں اپنے رنج رسانی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اُسکے چہرے پر شادمان و چمکنے والی اور راستی
کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا آنکہ روندا اسکو دشمنوں نے اور اُتری اُسپر چاہ حسدی اور بلا کی بلائیں مگر وہی کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی
اور ہوئے ایسے ویسے کہ آراستہ تھیں ساتھ اُسکے خوبیوں کی خصلتیں تحقیق ملتی تھی زمین اُسکے قدموں کے نیچے اور ہوتے تھے آسمان مطیع اُسکے پس
جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی اُسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک ہوئی گیاہ ہو گئی وہ ہر آئینہ تھے اراد
اور اولیا مر لشکر اُسکے اور رات دن مددگار اُسکے تھے پس کون ہے ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجوں کو اپنے بندوں کے واسطے
اور موجود کیا اُسنے ستاروں کو واسطے اپنی ایسی ہمت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو اور سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب
آسمان کو اور الفت دیوے درمیان آگ پانی میں اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونوں کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو
بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیوں کو اور کھول دیوے میان برقوں چمکنے والی کے اور اگا دیوے ترگھانس کو دریاؤں پر اور
پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہیں یہ مثالیں دین میں نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حلم کے اس بات پر کہ
دنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہے اور یہ محمدی لوگ غالب ہو گئے ہیں شہروں پر اور ذلیل کیا ہے انھوں نے اپنی تلواروں کے سبب سے بندوں کو اور
شکست دی انھوں نے لشکروں اور فوجوں کو اور برپا کیا انھوں نے اپنے دین کو ساتھ تلواروں تیز کے اور مالک ہو گئے اور لے لیا انھوں نے شام کو اور قیاصرہ
اور آیا ہے ایک گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہو گئے ہیں بعض ہمارے شہروں کے اور حکومت حاصل کی ہے انہوں نے اور جھگڑتے ہیں ہم سے باقی ہمارے ملک میں اور
کوشش کرتے ہیں ہمارے نکالنے میں اس ملک سے پس عنقریب بادشاہ ہونگے وہ تم سے تو نہ بے پروائی ہوگی انکو تم سے اور بہتر یہ ہے کہ ارادہ ہو تو انکے واسطے بھیج تو ان
پانوں ہیں اور مدد دے تو ہم اپنے لوگوں سے اوپر جھوٹے سرکشی اور ظلم کیا ہے اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہیں اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے
مددگار ہیں اور وہی نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا یہ خط بادشاہ کیباوش کے پاس پڑھکر سنایا تھا اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ
اس میں جو سنا تم نے اسطولیس کے خط میں جو کیا رائے ہے تمہاری لیکن کہا انھوں نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد لیا کرتے ہیں بادشاہوں سے اور
جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہے وہ بہتر ہے اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہو جاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہروں
کی طرف پس مناسب ہے تو قبطیوں کے واسطے کمک ہم لوگوں کی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو اُنکے دشمنوں پر اور مدد دیوینگے ہمکو پس جب سنا ملک

کیماؤش نے کلام اپنے سرداروں کا بہتر جانا اُسنے رائے اُنکی اور خلوت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور
حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت دینے حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤش نے اپنے خادم کو پاس بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور برپا
رکھنے والا اُنکی شرع کا اور نام اُسکا سیطلس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر میں جو مشہور ہے دیر کتالیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایک سو بیس برس
کی تھی اور تھا وہ شاگرد نیروشا کا اور نیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحیٰ کا اور یحیٰ وہی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم تھا
اور بطرک سیطلس پڑھا تھا علموں کو اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا
آپ کی نعت نبیوں اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئیں نشانیاں اور معجزات آپکے
تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپ کی حضوری کا لیکن نہیں مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس رویا وہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہیں ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل
اور اگر ہوتا وہ مشغول عبادت میں تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی
طرف تو پوچھتا وہ اُس سے حال لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں ہیں اور یہ پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور
خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو
بادشاہ کیماؤش حاکم ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ اسطولیس کے پاس واسطے بشارت دینے آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماؤش
کے بجمعیت چار ہزار سوار اور قریب تر پہونچے اُنکے نزدیک اسطولیس کے پیش حاضر ہوا اسطلس سامنے بادشاہ اسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو
اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اُس سے کہ اے باپ ہمارے میں چاہتا ہوں تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری
طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اُس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہے اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہیں اور یہ کہ غرض اُنکی
لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہیں اور وہ ایک بڑی جماعت ہیں کہ بھیجا ہے میں نے اُنکو بجانب جزیرہ جاج
اگر مصالحہ کرینگے مجھ سے تو میں پھیر دونگا قیدیوں کو اُنکے اور دونگا میں اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھونگا میں اُنکے ساتھ عہد اس بات کا
کہ پھیر دیں منہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کریں ہم سے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم ترا ہے اُسکو میں کرونگا ولیکن اے بادشاہ جان تو اس امر کو کہ تحقیق دیکھی ہے
میں نے کتابوں میں اور سنی ہیں اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ غالب اور بزرگ ہے بھیجیگا آخر زمانے میں ایک نبی عربی کو نہیں ہے بعد اسکے نبی اور
عطا کئے جائینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب آپکے بھی بیعت کرینگے
اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور میں جانتا ہوں اے بادشاہ کہ امتحان کروں میں اُنکے حال کا بیشتر اپنے جانے کے اُنکی طرف بادشاہ نے کہا
کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک اچھے گھوڑے پر تری
سواریوں کے ساتھ اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے میں ڈالے اُسکے حمیلیں انواع جواہرات اور یاقوتوں کی اور چھوڑ دے اُسکو مسلمانوں کے

لشکر کی طرف پس اگر لے لیوینگے وہ اسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہیں اور لڑائی انکی دنیا کے واسطے ہے اور نہیں چاہتے ہیں آخرت کو
اور اگر وہ پھیر دیوینگے اسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہیں جو اللہ غالب و بزرگ کے نزدیک ہے
پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کریں وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریوں سے ساتھ زین اپنی
سُنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگا دیں اُسکے اور لٹکا دیں اُسکے گلے میں ہمیلیں موتیوں کی اور چھوڑ دیں اُسکو بجانب لشکر
مسلمانوں کے پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے راوی کہتا ہے کہ تھے مسلمانوں کی نگہبانی پر اُس دن شرحبیل بن حسنہ رضہ کاتب رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانوں کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن
حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہیں اُسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات سے کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہیں یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی
نہیں ہے ہم میں کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونے والی ہے اور نہیں ہے خواہش ہماری مگر اُس چیز میں جو باقی اور پایدار ہے
پھر پڑھی اُنھوں نے یہ آیت اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب ولہو وزینة وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑی باگ
خچر کی اور لائے اُسکو بطلیوں کے لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہو گیا یہ اُسپر
اور کہا قسم ہے اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور بادشاہ پیر اور انا اور نگاہ تھا اُسکے حال پر پھر حکم کیا اُسنے
بطارک سطیس کو جانے کا مسلمانوں کی طرف پس چلا بطارک پیادہ بجانب لشکر مسلمانوں کے پس جب نزدیک ہوا اُنسے متوجہ ہوئے شرحبیل
بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ میں ایلچی ہوں ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیجا کر اسکو شرحبیل نے
اور لیگئے اسکو لشکر میں یہاں تک کہ خیمہ خالد بن الولید کے جب داخل ہوا بطارک سطیس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانوں کے لشکر میں دیکھتا تھا
وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے مسجد میں دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہے اُنھوں نے دنیا کو بعض اُنمیں سے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور
بعض اُنمیں سے ذکر خدا میں مشغول ہیں اور بعض نماز میں مصروف ہیں اور دیکھا اُسنے اُنکی آرام و سکون کو اور نور روشن جو نکلتا ہے اُنسے پس جب
پہونچا وہ خالد بن الولید رضہ کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد رضہ نے داخل ہونے کی پس جب داخل ہوا
وہ خالد رضہ کے پاس اُنکے خیمے میں پایا اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب و دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس
سلام کیا اُنکو سطیس نے اور کہا کہ کون تم میں کا سردار ہے پس جواب سلام کا دیا اُنھوں نے اور اشارہ کیا خالد رضہ کی طرف پس کہا بطارک نے کہ آیا تم سردار
اس قوم کے ہو خالد رضہ نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہیں یہ لوگ مجھکو کہ میں اُنکا سردار ہوں جبتک رہوں میں حق پر اور رعیت کروں میں عدل کی کہ اور
انصاف میں اور ڈروں میں اللہ تعالی سے نیکی کرنے والا ہوں میں واسطے نیکوں کے اُنمیں سے اور سختی کرنے والا بدوں پر جبکہ بدل جاؤں میں ان چیزوں سے تو
نہیں سرداری ہے مجھکو اُنپر پس کہا بطارک نے کہ تم قسم ہے اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہے تمھارے نبی کی عیسے پیغمبر نے اور حق تمھارے ساتھ ہے پھر کہا
اُسنے راوی کہتا ہے کہ حکم کیا اُسکو خالد رضہ نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجھکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب و نسب سے خالد رضہ نے کہا
اللہ غالب و بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو
اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد رضہ نے کہ

سلہ ترجمہ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور زینت اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی ۱۲

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما رفع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک فقال بحرمۃ الولد ارحم الوالد فقال اللہ عز وجل یا آدم لو شفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام کے اور ذکر کیا آپ کا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپ کا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپ کے حق میں بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے آپ کے حق میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور دیا امر انتہا بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا وتذکر ولا اعرف ومن سبک فقد سبنی ومن جحدک فقد جحدنی ومن انکر نبوتک فما عرفنی وانا اقسم بحیاتک ان جحدتہ خالفوک عیاما اور فرمایا ہے اللہ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اس نے قسم ہے اللہ کی یہ تحقیق نجات پائی اس نے جس نے تبعیت کی اُنکی اور زیادہ نکالا وہ جو جدا ہوا اُن سے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا اُس نے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوئے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کس واسطے آیا ہے تو ارسطولیس شاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُس نے خالد سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُس نے سردار برقا کے پاس بطلب امان کے تمھارے خوف سے اور بھیجا اُسکے واسطے ملک کیاوش نے اپنے بھائی وطفانوس کو بجمعیت چار ہزار سوار بطور کمک کے اور بیچ سفت کی اسیر یا میں بادشاہ ارسطولیس کی طرف تاکہ خبر دے ان میں اُنکو اس حال سے اور بھیجا مجھکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہے وہ صلح کرنا اور نہیں خواہش رکھتا ہے تم سے لڑنے کی اور کہا ہے اُس نے کہ صلح کرو تم اُس سے اس امر پر کہ دیگا وہ تمکو کسی قدر اپنے مال سے اور سپرد کر دیگا تمہاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کیا ہے اُس نے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھ تحقیق کے سپرد کر دیا اللہ تعالی نے اُنکی قید کو اور رہائی کر دیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہمکو قبطی ہراسیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہم نے اُنمیں سے سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہم نے تین سو مرد کو پھر حکم کیا خالد نے سامنے بطرک کے لانے کا اُن قیدیوں کو پس سامنے اُسکے لائے گئے وہ عرض کیا پس خالد نے اسلام کو پیش کیا اُن پر اور جس نے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور نیکی کی ساتھ اُسکے اور جس نے انکار کیا اسلام سے حکم کیا خالد نے اُسکی گردن مارنے کا راوی کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانوں کو اور پھرا وہ طرف ارسطولیس شاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ قوم ہیں کہ نہیں ملوک ہو سکتی ہے برگزیدگی اُنکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنے والے ہیں پھیر

آگاہ کیا اُسکو حال اُسکے ساتھیوں کی رہائی اُن مسلمان قیدیوں سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب بیرجاج کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال

بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ میں تھی اور یقین ہو گیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار

ہو جاؤ تم اپنی جانوں پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے ان عربوں کے پس گویا لشکر ایک کیساتھ حاکم برقا کا آگیا ہے تمہارے پاس پس تم ساتھ

دونوں مضبوط اور اسرار یاک اور لطیف کے اور ہیچ مدد دینگے تمکو راوی کہتا ہے کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا

اُسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات دران حالیکہ

وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریائے خواب میں اور بند ہوئیں آنکھیں اُسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب میں کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سُرخ و سپید

خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہے ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت فورد الآنکھیں صورت نیک پیدا ہیں نورانی صاحب ہیبت

و بزرگی پس کہا اُس مرد سرخ و سپید نے ارسطولیس سے کہ اے بادشاہ میں مسیح ہوں عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں نبی عربی ہیں جنکی

بشارت دی تھی میں نے قبل اُنکے مبعوث ہونے کے محمد عربی سردار پیغمبران کے اور پورے کرنے والے انبیاؤں کے ہیں پس جو ایمان لاویگا

اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور تحقیق آئے ہیں ہم واسطے مدد دینے اُنکے اصحاب کے اور

مقام ہمارا اس قبہ میں ہے جو برج پر ہے راوی کہتا ہے کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازہ خضر کے پس اگر تو میری امت سے

تو ایمان لا تو اُنکا اور اُنکی نبوت کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا

اُس برج کو تو رکھا تھا اُسپر اس قبے کو پس رہتے تھے اُسمیں خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الخضر

جیسا کہ تھا وہ اصل برج میں اور خضر رہتے تھے وہاں اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہے کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ

یہ حال تو چلے گئے وہ دونوں شخص ایک ہی ساتھ اور جاگا بادشاہ اپنی خواب سے دران حالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ

نے متوجہ ہوا وہ اپنے امرا اور حجابوں اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُنسے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے

بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہیں اور نہیں ہو سکتے ہیں مسیح اُن لوگوں سے جو چلیں ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن

مسیح کے ہیں پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتوں کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤں نے اور بلند کیے گئے

نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوئے وہ صفوں میں اپنی پس جب دیکھا مسلمانوں نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہے وہ اور صف بندی

کی ہے لیا اُنھوں نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوئے اور آراستہ ہوئے صفوں میں اور خالد پھرتے تھے بیچ اُنکے آراستہ کرتے تھے اُنکو اور

نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور بعض صفیں اُنکی قریب دروازہ خضر اور دریا کے اور پھر ارسطولیس بادشاہ اپنی نظر کے نیچے

اور دیکھا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا وہم بادشاہ کے دل میں اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے

قسم ہے اللہ کی جو میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے وہ سچ ہے اُسمیں شک نہیں ہے محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ راویوں کے اخوص سکاسکی سے روایت کی ہے کہ کہا عوص نے

کہ تھا میں عثمان بن الولید کے لشکر میں بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم اللہ کی جگہ میں برابر ہوئیں صفیں دونوں لشکروں کی اور ہمنے عزم کیا تھا

حملے کا کہ اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کی کام کی تھی جسمیں طرح طرح کے

جو اسپر کہ بیٹھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر تھا ستارون مین چھپا تھا اور سیاہی لونون کی جگہ اسنے ساتھ زبان فصیح
عربی کے اور کہا اسنے کہ اے گروہ عرب کے کیا چاہتے تم ہماری طرف سے کس واسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہین چاہتے ہین پس تحقیق مالک ہوگئے تم ہمارے
ملک سے مصر اور صعید اور اکثر مقامات لیلیے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہوگئے تم اکثر اسکے اور ہم
جھگڑا کرینگے تمسے اس چیز مین جو لے لی ہے تمنے ہم سے اور ہم تبعیت کرینگے تمہاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے
ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم
اس امر سے تو پشیمان ہوگے تم ہمسے ساتھ جیسے دن آیا اور دالیگا تو کے اور پھر پہونچینگے ہم تمکو تمہاری بستیون کی طرف مدد ان لیلیک بیٹھے اٹھیا ترسے
ہوگے تم اور پہونچینگے سواون کو ذلت کے کیونکہ گئے وہ ہوگے اس واسطے کہ نہین نشان کسی نے اس بات کے لوگو سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ
اور شکست اٹھائی اسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہین کہ جنکے واسطے کتب اور صومعے اور [illegible] رہبان اور انجیلین اور تسبیح اور صلبان ہین پس کیا ہے
پاس تمہارے جواب پھر راوی کہتا ہے کہ نہین گفتگو کرنے والا بادشاہ اسطلیس ہے اور وہ قتل کیا گیا تھا ایسی حالت مین کہ فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے پس اٹھا کے
اسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سخت ہو تجھپر اے اللہ کے دشمن کیا تو
ساتھ ایسی چیز کے ہے کہ نہین لیجاتی تجکو طرف بلاکی اور عذاب مین اور البتہ ہے تجھکو ہم سے شک نہین کہ ہو تجھپر آیا برائی کا کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر
اور نافرمانی اور عبادت صلبان اور شرک کے ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور بندگی اور خوشنودی خدا اور
قبلہ قرآن اور حج اور حرم اور نماز اور روزہ ہین اور ہمارا دشمن اور بزرگ دینون کا ہے اور جو ہمارے ساتھ ہو وہ ساتھ عزت کے
بیان اور آیات اور برہان کے ہے جو کہ قرآن آیا اسنے تحقیت کی انکی موجود ہو وہ بخشش کرنا اور جو پھر انکی حجت اور دلیل سے پھر اوسکا ساتھ
غضب کے ایسے بادشاہ کے ہے والے جسکے کہ ہے وہ اور نہین ہے مکان اسکے واسطے اور نہ وہ ہر زمان ہے اسکے واسطے گواہی دی اسنے اپنی
ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور گواہی دی اپنے مالک کی غالب ہے وہ ظاہر ہے اور تدبیر اسکی
استوار ہے اور علم اسکا محیط ہے عرش اسکا بلند ہے صفت اسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اسکی ذات کے واسطے کوئی
حد مقرر ہے اور نہ اسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ
بمقابلہ اسکی قوت کے نہیں ٹھیرایا جاسکتا ہے کمال اسکا اور نہین نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اسکی اور نہین دم ہوتی ہے بزرگی اسکی سختی ہے
تیری کیونکہ خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ اسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے
بیٹے کو اسکی وحدانیت مین پھر پڑھی انہون نے یہ آیت یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے لیے بھی بندے ہین
کہ جس وقت قسم دلادین وہ اسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کردیوے اللہ انکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرحبیل نے
اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھائی دیئے گھر اور عمارتین شہر کی اور [illegible] ہو گئے
کھلے [illegible] اور جب بادشاہ نے وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اترنے لگے [illegible]
قبطیون کے اس حال کے دیکھنے سے اور رو گئے قبطی برائی اس معاملے سے جو دیکھا انہون نے اور متحیر ہوئے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیمون کے

اور نہ ارادہ کیا اُنھوں نے لڑائی کا اور اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیموں کی طرف گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور
وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل و عیال اور لونڈیاں اپنی اور سوار ہوا کشتیوں میں روانہ ہوا اُسی رات سے بارادہ جزیرہ اندلس کے پس
جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر میں بادشاہ کے بھاگ جانے کا اور اکٹھا ہوئے رئیس لوگ قبطیوں کے بعض اُن میں سے بعض کے پاس کہا انھوں
نے کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہاں سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہیں ہے جو مدافعت کرے ہمسے بتحقیق باز رہے ہیں تم مسلمان
ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو انکے دلوں میں
پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ انکے پاس تاکہ لیویں ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کریں ہم اُنسے اپنے شہر کے واسطے اور بچاویں ہم اپنے
لڑکے بالوں کو اُس چیز سے جسکا ڈر ہے اور اُنکے اتفاق واقع ہوا راوی کہتا ہے کہ متفق ہوئی رائے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانوں کے
اور چاہی اُنھوں نے حضوری میں سردار خالد بن الولید کے اور آئے انکے پاس اجازت لے کر پس جب پہنچے انکے سامنے سلام کیا انکو جو شخص جانتا تھا
زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا انکو خالد نے اور پوچھا سبب انکے آنے کا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس کہے ترجمے اکابر نے وہ لوگ جو زبان عربی
جانتے تھے اور کہا انھوں نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلوں اور نیتوں کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو
کہ ٹھہرایا ہے اللہ نے رحمت کو تمھارے دلوں میں اور ہم چاہتے ہیں تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو
مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم میں ساتھ عدالت کے ان لوگوں کے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہاں ہم وہ
قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلوں میں اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیوں ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنوں پر اور ہم کرینگے
تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہے چال دین ہماری ساتھ تمام اُن لوگوں کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر ہم چاہیں داخل ہونے کو تمھارے
شہر میں بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہیں اور یہ آسان ہے ہمپر لیکن بہتر آدمیوں کا وہ ہے جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا اور اب ہم چاہتے ہیں
تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے بچوں اور بیٹیوں کے اور صلح کے تمھاری جانوں اور اہل و عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام کی
توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم میں سے کہ قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکساں ہوگا اور
جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آئندہ سے ہر کس تم میں سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطیں کہ قبول کروگے تم انکو
اور وہ شرطیں یہ ہونگی کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو مسلمانوں پر
اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور رہبانہ کرو اُس چیز کو جو پرانے ہو گئے رسومات تمھارے دین شریعت سے اور ملاقات کرو مسلمانوں سے
ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا انکی حاجتوں اور اُس چیز کے جو چاہیں اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اسکے لوگوں
کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور باندھو تم زنار اپنی کمروں میں
واسطے اظہار اپنے دین شناخت اپنی عبادت کے اور نہ بجاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین
اور کفر کی باتوں سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسوں میں تو پست کرو تم اپنی آوازوں کو اپنی انجیل کے پڑھنے میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر
چھوڑنا اپنے دین کا اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس ہنسے خالد انکی باتوں سے اور پڑھی اُنھوں نے یہ آیت سلہ واذا قیل لھم

اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا او لو کان الشیطان یدعوھم الی عذاب السعیر پس کہا انہون نے کہ اے سردار بہ تحقیق منظور کیا ہمنے
جو کچھ تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا اسکے یکجا ہو جاوے وہ مال
جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالدؓ نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمہارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ انمین سے صاحب مقدور
کون ہے اور ضعیف و غریب کون ہے پس یکجا ہو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حاکم مقرر
کرو تم اسکو ان لوگون پر اور اسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اسکو اس کام پر ان لوگون نے کہا کہ
اچھا پھر اشارہ کیا ان لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شاس اور وہ رئیس اور بشیر تھا قبطیون مین پس
حاکم مقرر کیا اسکو ان لوگون پر بحکم خالدؓ کے اور مقرر کیا خالدؓ نے ساتھ اسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا ان دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا انسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا
وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے
کہ داخل ہوے وہ شہرون مین متوجہ ہو مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا
اسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے ماذن بن شیث سے بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ جو مجھ
تھا مین جبکہ داخل ہوے شعیا بن شاس اور قیس بن سعد شہر مین تا کہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایک جا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب الیون کے
اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا بن شاس نے اپنے غلامون کو دراں حالیکہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور جو انکے پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے انہون نے
مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار انمین کا تھا اسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط الدار کا حصہ قیراط کا اسی وقت
آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کس قدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ
بڑا انجیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اسسے رئیس قوم شعیا بن شاس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ بتحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصے سے
ایک دینار اسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مر جاؤن مین صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہے میرے دینے سے
عرب کو پس کہا اسسے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھسے حلال ہے نہ حرام ہے برا ہو تیرا جان تو کہ بتحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمہارے
شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شعیا بن شاس نے اس بطریق سے کہ زبان نکالتا ہے تجکو اللہ تعالی لعنت کرے
تجھے سب لوگ اسکندریہ کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی
اور کشائش دیا تجھپر اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ اپنے سے پھر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی
نہین ہے پس برہم ہوے قیس بن سعد اسکے کلام سے اور اٹھ کھڑے ہوے اسکی طرف اور ماری اسکو ایک لکڑی جو انکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ تو ہووے
تو اے دشمن خدا اور دشمن اسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری
اور فراخ کیا اسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گھیر سکوگے اسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللھم انہ جحد
نعمتک وکفر بہا فانزل بہا عنہ راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن انکا تا اینکہ آئی غرق کہ املاک اسکی گر پڑی اور سب کاروبار اسکی گر گئین

انکار کی بڑی نعمت سے اور نا سپاسی کی [illegible] ۱۲

اور باتیں اسکے سوا کئے اور سب مال اسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اگر یہ بات تھی ظاہر کی ہو جو حدیث مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہ رضی سے حدیث پہنچی تھی پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے
ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزمائش کرے انکی پس بھیجا انکے پاس ایک
فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہے تجھکو اسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مسح کیا فرشتے نے اسکے
بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اسکا اور اچھی کردی جلد اسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال بہت دوست ہے تجھکو اسنے کہا کہ اونٹ پس دی
اسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمیں اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پھر کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہے تجھکو
اسنے کہا کہ اچھے بال پس مسح کیا فرشتے نے اسکو اور جاتا رہا مرض اسکا اور اچھا کر دیا اسکے بالوں کو پھر کہا کہ کس مال کو دوست رکھتا ہے اسنے کہا
مادہ گائے پس دی اسکو مادہ گائے حاملہ پھر کہا اس سے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمیں اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اس سے کہ کونسی چیز تجھکو بہت پیاری ہے
اسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالی میری بصارت کو تاکہ دیکھوں میں اسکے سبب لوگوں کو پس مسح کیا اسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالی
نے بصارت اسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجھکو بہت دوست ہے اسنے کہا کہ بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے
اللہ تجھکو اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر انکے بچے ہوگئے وہ تینوں آپس میں بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے
اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت ولباس فقیر کے اور کہا کہ میں اللہ کی راہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں اس
شخص کے واسطے جسنے دیا تجھکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہنچ جاؤں میں اسپر اپنے سفر میں پس کہا اسنے کہ مجھپر
حقوق حقداروں کے بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھکو پہچانتا ہوں آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور خبیث جانتے تھے لوگ تجھکو اور محتاج تھا
تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالی نے پس کہا اسنے کہ نہیں وارث ہوا ہوں میں اس مال کا مگر اپنے بزرگوں سے دریافت ہوا ہے فرشتے نے کہا کہ اگر
تو جھوٹا ہے تو کر دیگا اللہ تعالی تجھکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالی نے اسکو طرف اس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے
کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا اسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا
فرشتے نے کہ پھیر دیگا تیرے اگر تو جھوٹا ہے تو کر دے اسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گیا وہ طرف اس چیز کے جسپر تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے
کے پاس لباس فقیری کے اور کہا کہ میں مرد غریب مسافر ہوں قطع کیا ہے میرے سہار کو اپنے سفر میں پس نہیں ہے آج کوئی چیز میری پہونچانے والی
مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھسے سوال کرتا ہوں میں اسکے واسطے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجھکو مال سوال کرتا ہوں میں تجھسے ایک بکری کا
کہ پہنچ جاؤں میں اسکے سبب اپنے سفر کو اسنے کہا کہ تھا میں اندھا پس پھیری اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اسنے مال پس لے تو جو چیز تجھکو
منظور ہو قسم ہے خدا کی نہ انکار کرونگا میں تجھسے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ میں لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہیں ہوں میں
مگر آزمایش کی نے تیری الا بہ تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور غصہ ہوا تیرے دونوں ساتھیوں پر راوی نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوا مال اور نکلے اور آگئے
وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوئے وہ شہر میں اور لے لیا انکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اسکو جامع مسجد اور
چھوڑا انکے واسطے چار کنیسوں کو واسطے ادائے رسوم انکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط واسطے فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو

اور پھر جب اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد بیچ بین اور
وہ مسجد ابتک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور فوہ اور
محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپہ
پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرموع اور نوفل
بن طامن اور رافع بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور قدار بن سمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل و صعصعہ بن عدی
اور عمیر الحبشی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عمران
اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور ضرروع بن ثابت اور یاسر بن الاخرس اور تمیم بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم
اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی و غانم بن
الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن حرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس آدمی تھے اور چار شخص اور تھے
جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود
الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرک نامون مقوقس کا اور وہ
سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچ سو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ
لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا ہامرک نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا
اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مرد ان کو تاکہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست رای ور اندک ہین کم عقل ہین
راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرک کا شہسوار مشہور تھا قبیل کے شہرون مین اور اُسکا نام ہربر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور
دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے
ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور
صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف
کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کی صف سے ہربر بڑا بیٹا ہامرک کا اور گردا دیا اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی
پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرک کے لشکر پر اور پھیر دیا
اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرک نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اپنے
بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھر ا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرک پیچھے [illegible]
بلایا کیا اُسنے اپنے پاس [illegible] دولت کو اور [illegible] اور [illegible] [illegible]

ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور آ رہے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے
ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ راے وہی درست ہی جو تجھکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو راے اور تدبیر سے راوی
کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اُسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور
شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ
اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے
روشنی حاصل کی اُس سے پہونچا دے اُسکو بجانب راہ اُسکی نجات کے اور تحقیق ہی اُسکو ذات نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے
ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی اُنسے کوئی مطلب کو اور بہ تحقیق فتح کیا ہی انھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور
ہوگیا ہی کام اُنکا اور بلند ہوگیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور بھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس
کوئی اُنپر قادر نہین ہوسکتا ہی اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی قوم سے مضبوطی مین اور نہ بہ نسبت شام کے
ہین اور نہ مضبوطی شہر مین اور یہ قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوے ہین ساتھ دباؤ کے اور مہربانی اُنکے دلون مین ہی اور
نہین کوئی ایسا عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم
ہو چکا ہی تجھکو وہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری راے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم
لوگون کے پس پہونچیگا تو اُسکے سبب سے بے خوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کرینگے ہم قوم سے اور
دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے ہم اُنکو بسبب اُسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ جب سنا ہامرک نے
یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجھکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے
حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللّٰھم انی بری مما یشرکون لا
شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ راوی کہتا ہی کہ
جب سنا ہامرک نے یہ کلام اُس سے جست کر کے کھڑا ہوگیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر
پھینک دیا اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے
نہین جرأت کی کسی نے اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرک اُنکی
طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے
اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ
رات کو اور تھا حکیم ریحان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر
تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرک نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجھکو بادشاہ نے
اُس سے اور اُسکی برائی سے ہو واسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجھکو راوی کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اُسکو

ف اے میرے اللہ مین بیزار ہون اُس چیز سے جسمین شریک گردانتے ہین وہ نہین ہی کوئی شریک تیرا اور نہ کوئی زن ہمنشین تیری اور نہین ہی کوئی بیٹا تیرا گواہی

اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین آگاہ
ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے آلئے اُسکے پاس اور
کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ
سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہو تم
اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا
ہی اُسنے تیرا مار ڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی راوی کہتا ہی کہ قصد
کیا اُسکا ضرار نے پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی
خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ
لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی
طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو اس وقت ہی اور
دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمر بند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو
پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمر بند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ پس سامنے آئے
مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار او
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس
شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر
بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا
اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُسمین ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ خبر
پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اسّی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ
گھر کی طرف اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا
اور نکلے لوگ دمیاط کے واسطے توت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سواے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا ہامرک مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر
اُنکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسّی مرد یگانے اُسکے
بجانب دروازہ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے

نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور مالک ہوگئے
وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے نگہبانون کے اور نکلے صحابہ اُس دروازے سے جسکو باب الترانیم یعنی باب العجائب
کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ ابتک مشہور ہے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ
شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ
ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہے کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ
ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرک اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرک نے اپنے ہمراہیون کو
لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا
اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوائے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور
اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا
تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا نہین پی تھی شراب
اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور بنایا تھا اُسنے یہ
کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے
بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہے کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد اُسکے مالک ہوگئے اُسکے اور
ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرک نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھا تھا
شطا صحابہ کی طرف پس کھول دیا اللہ تعالی نے اُسکی بینائی کو بسبب اُسکے کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا
کہ حکایت ہے اُسپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس
چلایا وہ شور کرکے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو اوپر زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور
حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا
وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجکو قسم ہے خدا کی امر حق
اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے
اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ
پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاو کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین
کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا
ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھا تھا

مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوینگے
وہ اُسکے شوق مین اور وہان تو اسی باب میرے کہ بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے
جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس خواب کے کہ رہون مین گمراہی پر اور تعجب ہی کہ تم
اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر بخشش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے
غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی مجھکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم نے ایکبارگی اور جا ملے صحابہ مین
راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیار دن کو اور ظاہر کیا کلمہ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب و بزرگ کی پس متوجہ ہوئے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوئے اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے
ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور نہین
شبہ شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی راے مین پس ظاہر کیا ہامرک نے کلمہ شہادت کو اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی کہ
جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر
ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور جا ملے اپنے بادشاہ ہامرک سے پس خوش ہوئے صحابہ اس معاملے سے اور
متوجہ ہوئے اور آئے ہامرک کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے اُمراء کے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تعجب کی
اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوئے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا ہو رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو
اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اس گھر کو جسمین سے داخل
ہوئے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی
کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جسکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھا دین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور
روانہ ہوئے مقداد دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرک
اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا
اُسکو ساتھ عامر بن لوی کے راوی نے سلسلہ راویون کے نضر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا اُنھون نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا
معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت
کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ ہمیشہ لکھی گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس دیکھتا ہی تو جسمین
اور وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابا ثوب کو اور بلاوین اُسکو

ذکر فتح جزیرہ تنیس

بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اسکی طرف اور لڑین اس سے اور اللہ تعالی
مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے
قصد کر تو اللہ کی برکت اور اسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے
شطا سے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تجھسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے
جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور
ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کس واسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہی جو نزدیک
کر دیوے ہمکو اللہ غالب و بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اسکے اور
یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آگئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تعین
پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اسکے چارون غلام اور انکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا انھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا
کہ مین شطا بیٹا بادشاہ بزرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر
ہم تمہارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور
دریا اور اسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے انکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد انکے پاس ساتھ اجازت کے
اور پیش کیا ان لوگون نے واسطے شطا اور اسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوئے وہ لوگ اسمین
اور پھر چلے وہ لوگ انکو تا اینکہ آگئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اسی وقت بادشاہ ابو ثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سواری کے پس اترے
وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید انکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اسکی
شطا اور اسکے غلامون نے اس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اس سے پس
اجازت دی اسنے انکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آگئے وہ پایا انھون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبہ اور دولت اور زینت مین اور
حجاب اسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اسکے سامنے خدمت گزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور
ٹھہرے سامنے اسکے تو جلدی کی ابو ثوب نے انپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الھدی انا قد اوحی الینا ان العذاب
علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابو ثوب ان عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب
متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور جمال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان
ملک شام کے اور ذلیل کیا انھون نے رومیون کو اور شکست اٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن
الایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا انھون نے جزائر کو
بھاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور ارادہ خشکی مین
درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس

ط ترجمہ سلامتی ہو اسکی جو مانے راہ کی بات

نکلا تھا ایکدن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے
سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب بن کامل بن مسعود تک
پس ماندا ہو گیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ
متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اٹھ کر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو
پس جانا اُسنے یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو
اور اتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ
کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ ابھی تھے
لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے تا پہونچے پس اتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے
بڑے کاسے بھرے ہوئے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے
تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا سوار ہوا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ
مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے
بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل
ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت
تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان
بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون
اور یگانون کے بجانب فرسہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت
مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے
بھائی ابا سبیبا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اُسنے دوسرے بھائی ابو شقا کو جزیرہ تاجیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مفاص کو زبیر پر
اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو ابالاجج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور مغرور ہو گیا
وہ اور گذری مدت اسی حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا حال
بادشاہ کا اس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک
ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو رد کیا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا
اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین
رکھا اپنے تئین اسی جزیرے مین پس جب مالک ہوگئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دیہاتون کے
اور مسلمان ہو گیا ہر ایک اور اولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوئے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے

پس جب داخل ہوئے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہ
نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرات اِس امر کی ہوئی کہ اِن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی
دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا اِنَّ الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ
والعاقبة للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شیطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور
اُسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اِس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسیٰ اُنکی گود مین تھے پس
پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع
النخلة تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید اِن آیات کو اِس آیت تک انی
عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰة والزکوٰة ما دمت حیا وبرا بوالدتی
ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو
یہ آیات پڑھتے ہوئے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوئے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا
ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ
کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین مٹینگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل
ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور
بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پاس طرح کے
کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰة والزکوٰة تو اور مطلب اُنکا
یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار
اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنی اُنکے اِس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین
کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگون کو اِس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مر گیا اُسکے واسطے
کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اِس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اِس امر سے کہ عیسیٰ اور وہ سب
اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین اُن دونون کے
واسطے خواہشین اور پڑ جاتا اختلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اِس امر مین کہ دیکھتا ہی تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہی
اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بتحقیق تمنے چنگل مارا
اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو
جو سرگردان ہی چنگل مارا اور برائی مین شریک کرنے والا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان
اُسپر سایہ کر سکتا ہی اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہی اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہی

ترجمہ زمین ہی اللہ کی اُسکا وارث کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہی ڈر والون کا ۱۲

ترجمہ پھر آواز دی اُسکو اُسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اُس سے گرینگی تجھ پر پکی کھجورین کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ۱۲

ترجمہ مین بندہ ہون اللہ کا مجھکو اُسنے کتاب دی اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰة کی جب تک مین رہون جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہین بنایا مجھکو زبردست بدبخت اور سلام ہی مجھ پر جس دن مین پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس دن اُٹھ کھڑا ہون جیتا ہو کر

اور نہ کوئی روشنی اسپر غالب ہو سکتی ہو اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہو اور نہ کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہو
اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہو اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہو آیا نہین ہو تمکو سوجھ آیا نہین ہو تم مین کوئی
ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہو کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت
کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہو جسے کہ واحد جانو تم اللہ کو
اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم
لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے
اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قبل آپکے مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا
تمنے آپکے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی آنسے سوسمار اور تیھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین تو اچھے گھروالے
قبیلہ مضر مین راوی کہتا ہو کہ چپ رہگیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ بیشک پہنچے ہین ہمکو وہ سب کلام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ
جادو قدیم سے چلا آتا اور اگرچہ گفتگو تمھاری سچ ہو پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
بات پر کہ برساوے اللہ پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہو اُسمین کوئی شک نہین ہو اور ایمان لاوینگے
ہم ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ
قادر ہو اس بات پر جو تو نے کہی وانّ اللّٰہ علی کل شیٔ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہو اللہ تعالیٰ سے تو اللہ
قبول کرتا ہو اُسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہو جو چاہتا ہو پھر اُٹھ کھڑے ہوئے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُسنے
ابو ثوب نے کہ کہان تک جاوگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے
اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من
اضل اللہ وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہو کہ نہین
طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر
دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین
سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ
نکلجا ہوتا تھا اُنمین پانی باران کا اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب
موقوف ہو جاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو

... اپنی چاہ پر بے سمجھے سو کون سوجھاوے جسکو اللہ نے بہکایا اور کوئی نہین اُنکا مددگار ۲

قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے اُسمین درخت سب پھلون کے اور اُس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس
روکا تھا اللہ تعالی نے پانی کو چار دن کے دنون مین اور خشک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین کہجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور
قریب تہ خشکی پہونچی تھی گہیون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور
گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا
پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللہم انک قد

امرتنا بالدعاء ووعدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع

اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یا ذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدا

استغثنا فغثنا بحق محمد المصطفی وآلہ الشرفا واصحابہ اہل الوفا انک علی کل شئی قدیر وقاص بن جبیر نے
بیان کیا ہی کہ مجھکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین
آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے
والے تیز کے اور پھیل گئی اور آپسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد
اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے
چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو دران حالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین
پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے
ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوئے تھی بازو اطاعت کے موافق منطوق یسبح
الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے
والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق
یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور باردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی
زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے
اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہواسے قدرت اللہ کی دران حالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون
اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُتر گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ
آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانے پر اور پڑ دیدہ ہو ران گیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین قوت
اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے اُسی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

ترجمہ اے میرے اللہ بتحقیق تو نے حکم کیا ہمکو دعا کا اور وعدہ کیا تو نے قبول کرنے کا اور تو بڑا سچا ہے کلام کرنے والون میں جس جگہ کہتا ہے ترجمہ آیت اور جب تجھسے پوچھیں بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنے کی پکار کو جسوقت مجھکو پکارتا ہے

جمع کی ہوئی سبزے کی از روے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت نے یہ فَانْظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا راوی نے بیان کیا ہے کہ برسا پانی دران حالیکہ برستا رہا وہ باقی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو دوسرا ہے بندگی روزہ کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمہارا عظیم ہے اور مکر تمہارا بڑا ہے اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہے پس کہا اس سے یزید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس چپ رہ گیا ابو ثوب پھر نے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ تعالیٰ اور بزرگی کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجھکو حق اور ثابت ہوگئی مجھکو یہ بات کہ دین تمہارا حق اور کلام تمہارا راست ہے اور مین ایمان لایا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل و عیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہے پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہے خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمہارے ساتھ اور چلایا تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ راوی نے بیان کیا ہے کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہے لشکرون کو تمام جزیرون سمینہ اور ابی مینا اور ابی سلو سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اسپر اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے دران حالیکہ بلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہے جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہے پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایکہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القریٰ سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہے کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر

ترجمہ اور فریب کیا اُن کافرون نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤن سب سے بہتر ہے ۱۲

کشتیون مین اور چلے وہ تا آنکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کرکے
ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامر تھے پس نکلے وہ
اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرادیا دلیرون کو اسواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا
ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور
یہ امر اسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر رہے
وہ باقی دن تک تا آنکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے
رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور
شرمندگی اپنے سر جھکائے ہوے حالت مین پروردگار غالب اور بزرگ کے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے
نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی
بیدار ہوے شطا اور ظاہر تھا اُنکے چہرہ سے خوشی تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے تمکو لایا ہے تمکو اُنھون نے کہا
کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سنی تھی اور دنیا مجھسے چھوٹتی ہے
پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کہا شطا نے
قسم ہے خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہے و لیکن یہ قرب اور نزدیکی ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا
قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا نبی سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے
دیکھا خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا مین نے
فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض اُنمین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین
ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض اُنمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین
کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین
آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین
ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین
کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن
نور اُنکا ماند کرتا ہے سورج کے نور کو اور اُنکے پانوون مین یاقوت سرخ کی نعلین ہین کہ لٹپٹتی اور چلتی ہین وہ اسکو پہنے ہوے فرش
ریشمین اور زنگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجھکو ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا اللہ مفتون

بدار الغرور ما لك ان تذكرنا و ترغب في قربنا اما علمت ان من اجلك خلقنا ربنا و جعل مهرنا منك الجهاد فما هذا الهجر و
البعاد الفت الجفان فما هكذا صنع اهل الوفا و الآن فقد نفذت الميقات و انقضت الساعات فستيقظ

من المقام وبادر الی الرحیل واقصد دار السلام وارفع راسک ترى ما اعد اللہ تعالى القوام اللیل وصیام
النہار والمجاہدین الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین
موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل انکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ
اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور انکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور انمین سے کہ اگر ظاہر ہو
وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہوجاوین اہل دنیا بسبب اسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی شعر

انت یا مفتون بارح فی بحر المنام
تو اى مبتلاء فریفتہ کب تک کوشش کریگا دریاى خواب غفلت مین
وابل ولا تلو علی عدل الملام
اور ہمیشہ مشغول رہ اور نہ پہونچ طرف اعراض ملامت سے
فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہمیشہ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین
ولما صدع علی اخذ کنون تحت لام
اور جبکہ ہوا مین اسکے رخسارے پر مثل دائرہ حرف نون کے
یا امانی ورجائی وعمادی ومرام
اى آرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے
فانت یاسیدی تجدنی بعد رحال الظلام
پس تو اى سردار میرے پاوے گا مجکو بعد دور ہونے تاریکی کے

فدع السہو وبادر مثل فعل المستہام
پس چھوڑ تو آرام راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند کام آرزو مند
ایہا اللائم دعنی لست اصغی للملام
اور کہ تو کہ اى ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا ملامت کو
وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین اس خواستہ یعنی حور بہشتی کی
احسن الاتراب قدا فی اعتدال وقوام
بہت اچھی ہمعمر ہمسرون مین از روے قد کے اعتدال اور قامت
فاستمع منی کلامی وتفکر فی انتظام
پس سن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

واشبع الدمع علی ما اسلفت
اور بہا تو آنسو اسپر جو گذارا تو نے پہلے
اننی اطلب ملکا نیلہ صعب المرام
سو واسطے کہ مین خواہش کرتا ہون ایسے ملک کی کہ پہونچنا
طرفہا یشرق بالخط مضیا بالسہام
آنکھ اسکی روشن ہو ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر
فہو من تام لیلا وہو یبکی فی الظلام
پھر اسکا وہ جو شب بیداری کرے اور روے تاریکی مین عبادت کے
وغدا بادر الی الحرب باضرب الحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عامر نے وہ امر جو بیان کیا اس سے
اسکے بیٹے شطاط نے کیفیت خواب سے کہا اسنے کہ اى میرے بیٹے جان تو کہ بعض
خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اس چیز مین جو دیکھا تو نے
خواب سے شطاط نے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی اى باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ
غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اى میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطاط
پھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور دوستی کے قدمون کے بل اور آنسو انکے جاری تھے پروردگار کے
خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطاط نے
اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا انھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے
گھوڑے پر پس لپٹ گئے انسے باپ انکے اور کہا کہ اى میرے بیٹے قسم ہی تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی
مین پس کہا شطاط نے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اسی وقت برپا ہوا ماتم اور

جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **راوی** کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی کے اور بجاے نیزہ بازی و شمشیر زنی کے اور گرداوا دیا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا انکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا آنکہ مار ڈالا انھون نے بارہ سوارون کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اس معاملے کو جو شطا نے اسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اسکو صبر کی بغیر ازینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین راست کو اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو انکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزاوار خشم اور ملامت کا ہوا پھر کو بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اسپر اور کہا کہ اے مردود ظلم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسی تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی مجکو وہ چیز جو چھپا کی ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سنا ابو ثوب نے کلام انکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو انکی طرف پس پیش آئے شطا اسکے سامنے ساتھ دل مضبوط اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونو اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا آنکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا ان دونون کے غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب کی رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال انکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے شطا کا اور دکھلا دے انکو وہ چیزین کہ جو چھپا رکھی تھین انکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا انکی بینائی کو پس دیکھا شطا نے اس گنبد کو جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اسکے ہاتھ مین ایک کاسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شربہ مایسقی ولایہرم ولایسقم ولایموت ولایبلی والساعۃ تنصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جسکا وعدہ کیا تھا مجسے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری ہوے آنسو انکے اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہی رونا تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہی پس ہنسا ابو ثوب انکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی پہلے مرنے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اسنے اپنے چھوٹے نیزے کو انکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا انکی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہو کر اور جلد لے گیا اللہ انکی روح کو طرف بہشت کے **راوی** کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا انکو صبر سواے اسکے کہ حملہ کیا انھون نے اور انکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر دران حالیکہ لڑنے لگین دونون جماعتیں آپس مین اور بلند ہوا شور تا آنکہ ہو گیا دن مثل

ترجمہ اے شطا یہ شراب ہی جو کوئی پیتا ہی اسکو نہ پیاس ہوگی اور نہ بوڑھا ہوگا اور نہ بیمار

تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرگ کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہرپناہ دمیاط کے اور امید کی
انہین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اسنے کہ مسلمان اسکے قبضے مین ہین کہ اسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشائش
اور آگے انکی طرف نشان مسلمین کے اور انکے پیچھے دلیران موحدین اور پیشرو انکے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ تھے اور
بلند کیا تھا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا
ہامرگ نے کہ آئے مسلمان قوی ہوگیا دل انکا اور انکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی انکی اور بڑا حملہ کیا انھون نے
ابو ثوب اور اسکے ہمراہیون پر اور کہا انھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے
لوگ اور در آئی ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے
مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا انھین شمشیر ہاے بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان
در آئے اسپر عرب نیک متحیر ہوگیا وہ پس اسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اسکو یزید بن
عامر پس کہا یزید نے اس سے کہ اے دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ
آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اسکی اور سنی
تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات انکے ہین پھر جا پڑے یزید اسپر ساتھ
اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور
لیچلے اسکو حالت ذلت مین اور پڑگیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہوگیا پس گردن رکھی اسکی قوم نے
واسطے قضا و قدر کے پس بعض انمین سے لڑتے تا اینکہ مارے گئے اور بعض انمین کے گرفتار ہوگئے اور کچھ بھاگ گئے
شکست اٹھا کر اور گرفتار ہوگیا حاکم ابو بینا اور ابو شفا اور حاکم درنا اور سمنیا کا اور غلبہ اور عزو دیا اللہ غالب اور
بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا انکو اور مبارکباد دی بسبب
سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی انکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکھتا ہون مین
اسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا انسے یزید بن عامر نے
کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین ان تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ بزرگ کا

اسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک

علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو
انھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور ان مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اترے مسلمان
اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی انھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین
اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اس گے جنت مین

انھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اُنکے سامنے ہے پس کہا مین نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ
کیا معاملہ کیا اُنھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھپر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے
اور اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوئے شطا شب نصف شعبان کو
پس کیا اللہ تعالی نے اُس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی
راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بلایا ہلال بن اوس نے ابا ثوب کو اور عرض کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح
سب قیدیون کو بلاکر اسلام عرض کیا اُنپر پس جنے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اُسکی اور دعا دی اُنکو اور جنے انکار کی مسلمان
ہونے سے ٹھہرایا اُسکو ادای جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جا بجا مسجد
بنایا اُنکے کنیسون کی اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُنکو
تحائف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہے کہ اُترے ہلال بن اوس ایک
سُرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرۂ تنیس کے تھا بعد اسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اُترے ہلال بن
اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر ہارگ نے کہا کہ اے سردار بے ڈر ہو گئے ہم طرف سے لیکن ایک جگہہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہے پس کہا
ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہے
وہ لوگ قلعہ مدنیہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا اُنکے قریب مین گندگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت
بن مرہ تھا آل مردا سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس
شہر مین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے
محاصرے کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اُس قلعہ مین ایک ہزار
تیرانداز تھے پس چلایا اُنھون نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اُس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس
اُسپر بحالت محاصرے کے تین دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُسنے پس
روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بہ جمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار آن قبطیون کے جو مسلمان ہوگئے تھے
پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا اُنھون نے محاصرۂ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے
ان لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنے والا اُسکا باقی نہین ہے پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے
مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اِس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے
وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُسسے
اور لیا اُس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ
لشکر کے اور اُترے وہ بلقاء پر اور تھا وہان ایک شخص عرب تنعرہ سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے

جو اُسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا مسلمانوں نے بجانب قصر شید کے اور اسکو بھی صلح سے فتح کیا
اور کوچ کیا انھوں نے طرف وارده کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہاں کے لوگوں نے جس چیز پر
کہ متفق ہوئے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانوں نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید
اور تمام صحابہ کے ہاتھوں پر اور فتح کیا اللہ تعالے نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونوں کے
شہروں اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اُنکے یگانوں اور ہمراہیوں کے ہاتھوں پر
اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر رض بن الخطاب کو ایک خط
مشتمل خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالی نے مسلمانوں پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس
جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھوں نے اُسکو بہت حمد و ثنا کی برتر کی اور شکر کیا اُسکا
غالب ہونے مسلمانوں اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ رض بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجوں
کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ رض کو کھولا اور پڑھا اُنھوں نے خط کو اور جب
سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمان برداری کی اُنھوں نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا
لشکروں کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمہ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام عن مرویات علامہ
واقدی علیہ الرحمہ مترجمہ عالم نبیل فاضل جلیل البحر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن
مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدنپوری - و ترجمہ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع و اصول
آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی الداری السیدنپوری ابن منشی محمد حسین
برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بہ اصرار شائقین و استبداد مسلمین سابق ازین تین مرتبہ مطبع اودھ اخبار
واقع لکھنؤ مملوکہ و مقبوضہ عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ مین چھپکر مطبع سے
آراستہ ہوا اب خواہش شائقین سے شاخ مطبع موصوف واقع کانپور ماہ اگست سنہ ۱۸۹۴ع مین پہلی مرتبہ چھپی

اعلان